e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 63 Tuesday , December 03 2024 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۶۳) لکھنؤ، بروز منگل ۳-دسمبر ۲۰۲۴ء، مطابق ۳۰/جمادی الاول -۱۴۴۶ھ صفحات-۸

بی جے پی کی پالیسیاں کسان مخالف: اکھلیش

لکھنو:(یواین آئی) مغربی اتر پردیش میں کسانوں کو ایک بار پھر حکومت مخالف سروں کو ہوا دیتے ہوئے سماج وادی پارٹی (ایس پی) صدر اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت کی پالیسیاں کسان مخالف اور پونجی گھرانوں کی محافظ ہیں۔ یادو نے پیر کو کہا کہ بی جے پی حکومت نے کسانوں کی زمین اور فصلوں کو لوٹا ہے۔ کسانوں کی آمدنی دوگنی نہیں ہوئی ہے۔ فصلوں کی صحیح قیمت بھی نہیں مل رہی ہے۔ ملک کے مختلف حصوں میں تمام اسکیمات کے لئے کسانوں کی زمین کو حاصل کیا جاتا ہے لیکن حکومت انہیں بازار کے مطابق نفع بخش قیمت نہیں دیتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کسانوں کی زمین چھین کر صنعتی گھرانوں کو کم قیمتوں پر دے دیتی ہے۔ یہی حالت کسانوں کی فصلوں کا ہے۔ کسانوں کی فصل سستے داموں میں خرید کر منافع میں اونچی قیمت پر فروخت کیا جاتا ہے۔ بی جے پی حکومت اپنے نزدیکی کاروباریوں اور صنعت کاروں کو منافع کمارنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ اتر پردیش میں کسانوں کا برا حال ہے۔ لگاتار بڑھتی مہنگائی سے کھیتی کے اخراجات بڑھ گئے ہیں۔

ملک کی معیشت کے حوالے سے حکومت پر راہل کا سخت حملہ

نئی دہلی، 02 دسمبر (یواین آئی) کانگریس لیڈر اور قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے حکومت پر قومی معیشت کی حالت خستہ کرنے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ عوام بگڑتی ہوئی معیشت کا بوجھ سے بے حال ہیں۔ مسٹر راہل گاندھی نے کہا، ملک کی معیشت کی حالت خراب ہے، لوگوں کی حالت دگرگوں ہو رہی ہے اس صورت حال کو بہتر بنانے کے لیے نئی سوچ اور کوئی وقت ضائع کیے بغیر کاروبار کے لیے نئی ڈیل کی ضرورت ہے۔" اس کے ساتھ، انہوں نے چارٹ بھی پوسٹ کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جی ڈی پی 5.4 فیصد ہے جو دو سالوں میں سب سے کم ہے اور روپیہ 84.50 روپے فی ڈالر کی سطح پر پہنچ گیا ہے جو ریکارڈ کم ترین سطح ہے۔ اسی طرح ملک میں خوردہ افراط زر کی شرح 6.21 فیصد ہے جو کہ 14 ماہ میں سب سے زیادہ ہے۔ بے روزگاری کی شرح 45 سالوں میں سب سے زیادہ ہے۔

کسانوں کا 'پارلیمنٹ گھیراؤ' ایک ہفتہ کے لیے ملتوی

کسان لیڈران اور افسران کے درمیان طویل بات چیت کے بعد فیصلہ، کسان بیریکیڈنگ توڑ کر نوئیڈا سے آگے بڑھنے پر بضد تھے

نئی دہلی۔ نوئیڈا کے کسانوں کی طرف سے اتوار کو 'دہلی کوچ' کا اعلان کیا گیا تھا اور ان کا ارادہ پیر کے روز 'پارلیمنٹ گھیراؤ' کا تھا، لیکن اب اسے ایک ہفتہ کے لیے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ 2 دسمبر کو صبح سے ہی کسان بڑی تعداد میں اپنے مطالبات کو لے کر دہلی-نوئیڈا بارڈر پر جمع ہو گئے اور بریکیڈس توڑ کر دہلی کی طرف قدم بڑھا بھی دیا تھا، لیکن آر اے ایف و پولیس افسران نے انھیں زیادہ آگے نہیں بڑھنے دیا۔ پھر ہزاروں کی تعداد میں موجود کسان مظاہرین ایک مقام پر بیٹھ گئے تھے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق پولیس نے کسانوں کو روکنے کے لیے کئی مقامات پر بیریکیڈس لگائے تھے اور سکیورٹی کے سخت انتظامات بھی کیے گئے تھے۔ کسانوں کی تحریک کے سبب دہلی-نوئیڈا چیلا بارڈر پر گھنٹوں جام لگا رہا۔ حالانکہ افسران کے ساتھ کسان لیڈران کی طویل بات چیت کے بعد کسان دہلی کوچ نہ کرنے پر راضی ہو گئے ہیں۔

بھارتیہ کسان پریشد (بی کے پی)، کسان مزدور مورچہ (کے ایم ایم) اور سنیوکت کسان مورچہ (ایس کے ایم) سمیت دیگر کسان تنظیموں کے بینر تلے نوئیڈا کے کسان یہ مظاہرہ کر رہے ہیں۔ یہ سبھی نئے قوانین کے تحت گزشتہ ایک ہفتہ سے معاوضے کا مطالبہ کرتے ہوئے مظاہرہ کر رہے تھے۔ مطالبات پورا نہ ہوتے دیکھ کسان تنظیموں نے پارلیمنٹ گھیرنے کا عزم ظاہر کیا تھا۔ آج اس کوشش کے درمیان کسان اور اتھارٹی افسران کی طویل بات چیت ہوئی۔ نوئیڈا اتھارٹی نے کسانوں سے ایک ہفتہ کا وقت طلب کیا، جس پر کسان تنظیمیں راضی ہو گئیں اور اپنی تحریک کو ایک ہفتہ کے لیے ملتوی کر دیا۔

قابل ذکر ہے کہ نوئیڈا کے کسان گزشتہ 27 نومبر سے ہی اپنے مطالبات کو لے کر مظاہرہ کر رہے ہیں۔ 27 نومبر کو گریٹر نوئیڈا اتھارٹی، 28 نومبر سے یکم دسمبر تک یمنا ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے باہر کسانوں نے مظاہرہ کیا۔ اس دوران کسانوں اور اتھارٹی کے درمیان کئی میٹنگیں بھی ہوئیں، لیکن بات نہیں بن پائی۔ اس کے بعد ہی کسانوں نے 2 دسمبر کو 'دہلی کوچ' کرنے کا اعلان کیا۔ بہرحال، کسان تنظیموں اور تھارٹی کے درمیان کئی گھنٹوں تک ہوئی میٹنگ میں مسئلہ کا حل نکالنے پر غور وخوض ہوا۔ گریٹر نوئیڈا، نوئیڈا اور یمنا اتھارٹی نے کسانوں سے ایک ہفتہ کا وقت طلب کیا۔ انھوں نے کسانوں کو یقین دلایا کہ ایک ہفتہ کے اندر ان کے مسائل کا حل تلاش کر لیا جائے گا۔ افسران کی یقین دہانی کو دیکھتے ہوئے کسانوں نے دہلی کی طرف بڑھتے قدم کو روک لیا، حالانکہ وہ گھر واپس نہیں ہوں گے۔ انھوں نے ایکسپریس وے پر ہی ٹھہرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اتھارٹی افسران سے ہوئی گفتگو کے بعد کسانوں نے طے کیا ہے کہ وہ فی الحال 'دلت پریرنا استھل' کے اندر اپنا دھرنا و مظاہرہ جاری رکھیں گے۔ سبھی کسان مظاہرین ایک ہفتہ تک 'دلت پریرنا استھل' پر ہی مسئلہ کے حل کا انتظار کریں گے۔ کسانوں کا کہنا ہے کہ اگر ایک ہفتہ میں بات نہیں مانی گئی تو پھر سبھی کسان دہلی کوچ کریں گے۔ کسانوں کے اس فیصلے کے بعد دہلی-نوئیڈا بارڈر پر لگے سبھی بیریکیڈس ہٹا لیے گئے۔ گریٹر نوئیڈا سے دہلی جانے والے سبھی راستوں کو پوری طرح کھول دیا گیا ہے۔

پارلیمنٹ سرمائی اجلاس

تعطل ختم کرنے کے لیے حکومت اور اپوزیشن متفق

آئین پر بحث کے لیے حکومت نے دی منظوری، آج سے پارلیمنٹ کا کام بخوبی چلنے کی توقع، لوک سبھا میں 13 اور راجیہ سبھا میں 16 دسمبر کو ہوگی بحث

نئی دہلی۔ پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس کی شروعات ہو چکی ہے، لیکن پارلیمانی کارروائی بہتر طور پر نہیں ہو پا رہی ہے۔ اپوزیشن اہم ایشوز کو لے کر حکومت پر بحث کا دباؤ بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اپوزیشن پارٹیاں حکومت پر الزام عائد کر رہی ہیں کہ حکومت ان کے مطالبات پورے نہیں کر رہی ہے، جس وجہ سے پارلیمنٹ کی کارروائی بہتر طریقے سے نہیں ہو پا رہی۔ سرمائی اجلاس کے 6 اہم دن پارلیمنٹ میں ہنگاموں کی وجہ سے برباد ہو گئے۔ پارلیمنٹ کی کارروائی کو بہتر طریقے سے چلانے کے تعلق سے لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے تمام سیاسی جماعتوں کے ساتھ آج ایک انتہائی اہم میٹنگ کی۔ اس میٹنگ میں ٹی ڈی پی لیڈر کرشنا دیورایالو، کانگریس لیڈر گورو گگوئی، ڈی ایم کے لیڈر ٹی آر بالو، این سی پی-ایس پی لیڈر سپریا سولے، آر جے ڈی لیڈر ابھے کشواہا، ٹی ایم سی لیڈر کلیان بنرجی، شیوسینا (یو بی ٹی) لیڈر اروند ساونت اور سی پی آئی (ایم) لیڈر رادھا کرشنن وغیرہ شامل ہوئے۔

میٹنگ میں حکومت اور اپوزیشن دونوں تعطل ختم کرنے کے ساتھ آئین پر بحث کرنے کو راضی ہو گئے ہیں۔ میٹنگ کے بعد اس سلسلے میں جانکاری دیتے ہوئے پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے کہا کہ "آج لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا کے ساتھ تمام پارٹی کے فلور لیڈران کی میٹنگ ہوئی۔ کچھ دنوں سے پارلیمنٹ کی کارروائی تعطل کا شکار ہے، سبھی نے اس پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ ہم نے بھی کہا کہ سبھی رکن پارلیمنٹ ایوان زیریں میں اپنی باتیں رکھنے آتے ہیں۔ ایسے میں گزشتہ کچھ دنوں سے پارلیمنٹ کی کارروائی کا آگے نہ بڑھنا ٹھیک نہیں ہے۔ اپوزیشن کی جانب سے کئی مطالبات کیے گئے ہیں۔ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کے سامنے آئین پر بحث کرنے کی تجویز پیش کی گئی۔ حکومت نے اس کی منظوری دے دی ہے۔"

'سنبھل' اور 'اڈانی' معاملے پر دونوں ایوانوں میں زوردار ہنگامہ

نئی دہلی۔ آج ایک بار پھر پارلیمنٹ میں سنبھل تشدد اور اڈانی رشوت ستانی سمیت کئی اہم ایشوز پر بحث کرانے کا مطالبہ کانگریس سمیت دیگر اپوزیشن پارٹیاں کرتی رہیں، لیکن اس کو منظوری نہیں مل سکی۔ نتیجہ کار اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ لوک سبھا و راجیہ سبھا دونوں میں شور مچاتے رہے، اور پھر اس ہنگامہ کی وجہ سے دونوں ہی ایوانوں کی کارروائی دن بھر کے لیے ملتوی کر دی گئی۔ پیر کے روز لوک سبھا کی کارروائی شروع تو ہوئی، لیکن شروع سے ہی ہنگامہ والے حالات دیکھنے کو ملے۔ جیسے ہی دوپہر 12 بجے ایوان کا اجلاس دوبارہ شروع ہوا، سماجوادی پارٹی، کانگریس، نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد پوار) کے اراکین لوک سبھا کے وسط میں آ گئے اور سنبھل تشدد کیس کو لے کر نعرے بازی کرنے لگے۔ اپوزیشن ارکان کے شور شرابے کے درمیان پریزائیڈنگ آفیسر سندھیا رائے نے ضروری دستاویزات ایوان کے میز پر رکھوائے۔ انہوں نے اپوزیشن ارکان سے اپیل کی کہ وہ اپنی اپنی سیٹ پر چلے جائیں۔

کرن رجیجو نے اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے مزید کہا کہ "13-14 دسمبر کو ہم آئین پر بحث کریں گے۔ سب سے پہلے لوک سبھا میں بحث ہوگی۔ سب نے اس تجویز کو قبول کر لیا ہے۔ راجیہ سبھا میں 16-17 دسمبر کو بحث ہوگی۔ اوم برلا نے یہ بھی کہا کہ اگر کوئی ایشو اٹھانا چاہتا ہے تو اس کے بھی اصول وضوابط ہیں۔ آپ اس کے لیے نوٹس دے سکتے ہیں، لیکن پارلیمنٹ میں ہنگامہ کرنا اور کارروائی میں رکاوٹ ڈالنا کسی بھی اعتبار سے مناسب نہیں ہے۔ اس بات پر بھی سب راضی ہو گئے ہیں۔" ان کا کہنا ہے کہ "یہ اچھی بات ہے سب نے اس کو قبول کر لیا ہے کہ کل سے بحث ہوگی۔ ہم کل لوک سبھا میں بحث کے بعد پہلا بل پاس کریں گے۔ راجیہ سبھا میں بھی اسے پاس کیا جائے گا۔ میں ایک بار پھر سبھی اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ سے اپیل کرتا ہوں کہ آج میٹنگ میں جو بھی معاہدے ہوئے ہیں اس پر قائم رہیں۔ ہمیں پارلیمنٹ کو بہتر طریقے سے چلانا چاہیے۔ کل سے پارلیمنٹ بہتر طور سے چلے گا۔ مجھے قوی امید ہے کہ ایسا ہی ہوگا۔"

کانگریس نے کہا ہے کہ حکومت نے اب وہ کام کر دیا ہے جو اسے چھ دن پہلے کرنا چاہیے تھا، جس کی وجہ سے گزشتہ ہفتے پارلیمنٹ کام نہیں کر سکی۔ کانگریس کمیونیکیشن ڈپارٹمنٹ کے انچارج جے رام رمیش نے کہا کہ انڈیا گروپ نے پارلیمنٹ کے شروع میں ہی ایک خط لکھ کر پارلیمنٹ میں آئین پر بحث کا مطالبہ کیا تھا، لیکن حکومت اس مطالبے کو تسلیم نہ کرنے پر بضد رہی اور اب وہی مطالبہ مان لیا جس کی وجہ سے پارلیمنٹ کے اجلاس میں ہنگامہ آرائی کا کوئی امکان نہیں۔ حکومت نے پارلیمنٹ میں آئین پر بحث کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر نے 26 نومبر کو اسپیکر کو خط لکھ کر آئین پر دو روزہ خصوصی بحث کی درخواست کی تھی۔ راجیہ سبھا میں اپوزیشن لیڈر نے بھی اس دن چیئرمین کو ایسا ہی خط لکھا تھا۔ "چھ دن کے بعد مودی حکومت نے اس درخواست کو قبول کر لیا ہے۔" ترجمان نے کہا کہ کانگریس اور انڈیا گروپ کی اتحادی جماعتوں کی درخواست کے مطابق حکومت نے اس معاملے پر بات چیت کے لیے رضامندی ظاہر کی ہے اور اب بات چیت کی تاریخوں کا اعلان ہونا باقی ہے۔

گنی: فٹبال میچ میں ریفری کا متنازع فیصلہ، ہنگاموں میں 100 سے زائد ہلاک

ناظرین کے مابین زبردست تصادم، بڑی تعداد میں لوگ ہوئے زخمی

این زیریکور۔(ایجنسی) گنی کے دوسرے سب سے بڑے شہر این زیریکور میں ایک فٹ بال میچ کے دوران ناظرین کے درمیان زبردست تصادم ہو گیا۔ اس تصادم میں درجنوں افراد ہلاک ہوئے ہیں اور بڑی تعداد میں لوگ زخمی بھی ہوئے ہیں۔ اس حادثہ کی جانکاری اسپتال مختلف ذرائع سے سامنے آئی ہے۔ ایک اسپتال کے ڈاکٹروں نے بتایا کہ اسپتال میں جہاں تک نظر جاتی ہے، لاشوں کی قطاریں پڑی ہوئی ہیں۔ کچھ لوگ گیلری میں فرش پر پڑے ہوئے ہیں اور مردہ گھر بھی بھرا ہوا ہے۔ ڈاکٹروں نے یہ بھی جانکاری دی کہ تقریباً 100 افراد ہلاک ہوئے ہیں جس کی وجہ سے مقامی اسپتال اور مردہ گھر لاشوں کے ڈھیر سے بھر گیا ہے۔ کچھ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ ہلاکتیں درجنوں کی تعداد میں ہیں۔ حالانکہ ابھی تک حتمی تعداد سامنے نہیں آئی ہے۔ یہ حادثہ اتوار کا بتایا جا رہا ہے۔ سوشل میڈیا پر سامنے آئی ویڈیوز میں میدان کے باہر سڑک پر افراتفری کا ماحول اور زمین پر بڑی تعداد میں گرے ہوئے لوگ دکھائی دے رہے ہیں۔ خبر رساں ایجنسی اے ایف پی نے اس تعلق سے خبر شائع کی ہے، لیکن اس نے فوری طور پر اس کی تصدیق نہیں کی ہے۔

جل جیون مشن اسکیم میں معیار سے سمجھوتہ نہیں: سی ایم یوگی

لکھنو: وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے ہر گھر جل اسکیم کی پیش رفت کا جائزہ لیتے ہوئے پیر کو کہا کہ جل جیون مشن اسکیم میں معیار سے کوئی سمجھوتہ نہیں ہونا چاہئے۔ انہوں نے جل جیون مشن کے تحت ہر گھر نل سے جل پہنچانے کی اسکیم کے کاموں کے تھرڈ پارٹی آڈٹ کرانے کا حکم دیا اور کہا کہ ہر اسکیم کے لئے نوڈل افسر نامزد کئے جائیں جو مقامی نمائندوں کے ساتھ رابطہ کر کے سبھی کام وقت سے پورا کرائیں۔ یوگی نے کہا کہ پانی کی سپلائی کے کاموں کی وجہ سے تباہ شدہ سڑکوں کی بحالی کا کام وقت پر ہونا چاہئے اور عوامی نمائندوں سے ضروری رہنمائی بھی لی جانی چاہئے۔ اسی بنیاد پر محکمہ افسران کی جوابدہی طے ہوگی۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اسکیموں میں ہر قیمت پر معیار کو یقینی بنائیں۔ اس کی تھرڈ پارٹی ویریفکیشن بھی کرائی جائے۔ نیز، ہر پروجیکٹ پر نوڈل آفیسرز کا تقرر کیا جانا چاہئے، جو کاموں کے معیار اور بروقت کو یقینی بنائیں گے۔

جل جیون مشن کے تحت پروجیکٹ کا مقصد لوگوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنا ہے، اس طرح کی تمام اسکیمیں بغیر کسی رکاوٹ کے جاری رہنی چاہئیں۔ میٹنگ میں وزیر اعلیٰ نے بندیل کھنڈ اور وندھیا خطہ سمیت پوری ریاست میں جل جیون مشن کے کام کے بارے میں جانکاری لی۔ جل جیون مشن کے تحت کمیونٹی کے تعاون کے بارے میں وزیر اعلیٰ کو بتایا گیا کہ جل جیون مشن کے تحت 40951 اسکیمیں منظور کی گئی ہیں۔ ان کے کام کی کل لاگت 152521.82 کروڑ روپے ہے۔ یوگی کو بتایا گیا کہ اتر پردیش میں 33229 اسکیمیں شمسی توانائی پر مبنی ہیں۔ ان پر تقریباً 900 میگاواٹ کے سولر پینل لگائے گئے ہیں۔ اس اختراع کو مرکزی حکومت نے بہترین طریقوں کے طور پر نشان زد کیا ہے۔ شمسی توانائی پر مبنی اسکیموں کی تعمیر کی وجہ سے ہر سال تقریباً 13 لاکھ میٹرک ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج میں کمی آئے گی۔

یوپی میں 13 آئی پی ایس افسروں کا تبادلہ

لکھنؤ۔ یوپی کی یوگی حکومت نے اتوار کو دیر رات بڑے پیمانے پر انتظامی پھیر بدل کرتے ہوئے 13 سینئر آئی پی ایس افسروں کا تبادلہ کر دیا۔ سبھی افسروں کو فوری اثر سے نئی تعیناتی پر جانے کی ہدایت دی گئی ہے۔ تبادلے کی فہرست میں اے ڈی جی، آئی جی اور ڈی آئی جی سطح کے افسروں کا نام بھی شامل ہے۔ تبادلہ کی فہرست کے مطابق داخلہ سکریٹری اے ڈی جی ڈاکٹر سنجیو گپتا کو اے ڈی جی اسٹیبلشمنٹ کے ساتھ ساتھ پولیس ڈائریکٹر جنرل کے جی ایس او کا اضافی چارج دیا گیا ہے۔ آئی جی میرٹھ نچیکیتا جھا کو لکھنؤ تبادلہ کرتے ہوئے داخلہ سکریٹری بنایا گیا ہے۔

پولنگ مرکز اور ووٹرس سے متعلق ایک اہم عرضی پر سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن سے مانگا جواب

لکھنؤ۔ سپریم کورٹ نے پیر کے روز الیکشن کمیشن سے اس مفاد عامہ عرضی پر جواب طلب کیا ہے جس میں ہر پولنگ مرکز پر ووٹرس کی زیادہ سے زیادہ تعداد 1200 سے بڑھا کر 1500 کرنے کے فیصلے کو چیلنج کیا گیا ہے۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ وہ اس معاملے میں فکرمند ہے۔ چیف جسٹس سنجیو کھنہ اور جسٹس سنجے کمار کی بنچ نے الیکشن کمیشن کی طرف سے پیش سینئر وکیل منندر سنگھ کو اس فیصلے کی دلیل کو واضح کرتے ہوئے ایک مختصر حلف نامہ داخل کرنے کو کہا ہے۔ بنچ کا کہنا ہے کہ "الیکشن کمیشن کی طرف سے پیش سینئر وکیل منندر سنگھ نے کہا ہے کہ وہ ایک مختصر حلف نامہ کے ذریعہ صورت حال واضح کریں گے۔ حلف نامہ 3 ہفتہ کے اندر داخل کیا جائے۔" بنچ نے یہ بھی کہا کہ وہ اس معاملے میں 'فکرمند' ہے اور کسی بھی ووٹر کو اس سے محروم نہیں رکھا جانا چاہیے۔ الیکشن کمیشن نے کہا کہ ہر انتخابی حلقہ میں ای وی ایم (الیکٹرانک ووٹنگ مشین) میں ووٹرس کی مجموعی تعداد بڑھاتے وقت سیاسی پارٹیوں سے مشورہ کیا جاتا ہے۔ منندر سنگھ نے یہ بھی کہا کہ ووٹرس کو مقررہ وقت کے بعد بھی ووٹ ڈالنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ بہرحال، بنچ نے اب اس مفاد عامہ عرضی کو سماعت کے لیے 27 جنوری 2025 سے شروع ہونے والے ہفتہ میں فہرست بند کیا ہے اور الیکشن کمیشن کو سماعت کی اگلی تاریخ سے پہلے عرضی دہندہ کو اپنے حلف نامہ کی ایک کاپی دستیاب کرانے کو بھی کہا ہے۔

لوک سبھا کے سکریٹری جنرل اُتپل کمار سنگھ کی مدت کار میں توسیع

نئی دہلی، (یواین آئی) لوک سبھا کے سکریٹری جنرل اتپل کمار سنگھ کی میعاد میں ایک سال کی توسیع کر دی گئی ہے اسپیکر اوم برلا نے موجودہ شرائط پر کابینہ سکریٹری کے عہدے کی سطح پر ان کی مدت کار کی توسیع کو منظوری دی ہے اور ان کی مدت کار 30 نومبر 2025 تک موثر رہے گی مسٹر سنگھ انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس کے اتراکھنڈ کیڈر کے 1986 بیچ کے افسر ہیں اور اتراکھنڈ حکومت میں چیف سکریٹری کے طور پر خدمات انجام دینے کے بعد، انہوں نے یکم دسمبر 2020 کو لوک سبھا کے سکریٹری جنرل کا عہدہ سنبھالا۔ انہوں نے مرکزی وزارت زراعت اور کسانوں کی بہبود میں ایڈیشنل سکریٹری کے طور پر بھی خدمات انجام دیں۔ مسٹر سنگھ انتہائی سادہ طبیعت کے ہیں اور انہیں پارلیمانی معاملات کا گہرا علم ہے۔

ایک اور مسلم مقام تنازعہ کی زد میں

کرناٹک واقع 'پیر پاشا بنگلہ درگاہ' کو بی جے پی رکن اسمبلی نے 'انوبھو منڈپم' قرار دیا

بنگلور۔ ان دنوں ہندوستان کی کئی مساجد اور درگاہوں سے متعلق تنازعات چل رہے ہیں۔ کچھ دنوں قبل سنبھل جامع مسجد کے سروے میں جو تنازعہ کھڑا ہوا تھا وہ ختم بھی نہیں ہوا کہ اجمیر درگاہ کا معاملہ سامنے آ گیا۔ ان دونوں حالیہ تنازعات سے ابھی لوگ باہر بھی نہیں نکلے ہیں، اور اب مزید ایک تنازعہ کی خبر کرناٹک سے آئی ہے۔ ریاست کرناٹک کے بیدر ضلع میں واقع 'پیر پاشا بنگلہ درگاہ' کے حوالے سے بی جے پی رکن اسمبلی بسن گوڑا نے کہا ہے کہ "ہماری تحریک تب تک ختم نہیں ہوگی جب تک 'انوبھو منڈپم' پھر سے اپنی جگہ پر کھڑا نہیں ہو جاتا۔" رکن اسمبلی کا دعویٰ ہے کہ جہاں پر درگاہ ہے وہاں پر اصل میں 'انوبھو منڈپم' تھا۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کی تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ نئے پارلیمنٹ ہاؤس کی افتتاح کے وقت 'انوبھو منڈپم' کے بارے میں انھوں نے بات کی تھی۔ مودی نے اسے دنیا کا سب سے پہلا پارلیمنٹ قرار دیا تھا۔ 'انوبھو منڈپم' کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس کی تعمیر 12 ویں صدی میں بھگوان بسویشور نے کی تھی۔ بھگوان بسویشور وہاں پر وزیر اعظم کے طور پر کام کرتے تھے۔ وہیں ایک عظیم یوگی صدر ہوا کرتے تھے جن کا نام پربھو دیوا تھا۔ منڈپم کے لیے سب لوگ برابر تھے، جنس یا پیشہ

ماہر تعلیم اور موٹیویشنل اسپیکر اودھ اوجھا عآپ میں شامل

اوجھا نے تعلیمی ترقی کے لیے کام کرنے کا عزم ظاہر کیا

نئی دہلی: ماہر تعلیم اور موٹیویشنل اسپیکر اودھ اوجھا، جو اتر پردیش کے گونڈا ضلع میں پیدا ہوئے، عام آدمی پارٹی (عآپ) میں شامل ہو گئے ہیں۔ پارٹی کے ساتھ اپنے سفر کا آغاز کرتے ہوئے انہوں نے پارٹی کے پروگراموں اور پالیسیوں سے وابستہ ہونے کا فیصلہ کیا۔ غور طلب ہے کہ اوجھا کا یہ اعلان ان کے حامیوں اور تعلیمی دنیا میں موضوع بحث بن گیا ہے۔ عام آدمی پارٹی کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے پارٹی ہیڈکوارٹر میں اودھ اوجھا کو پارٹی کی رکنیت دلائی۔ پارٹی کی رکنیت میں شامل ہونے پر اودھ اوجھا نے کہا کہ سیاست میں آنے کے بعد وہ تعلیم کی ترقی کے لیے کام کریں گے۔ انہوں نے عآپ کے قومی کوآرڈینیٹر اروند کیجریوال کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اودھ اوجھا کے عآپ میں شامل ہونے کے بعد اروند کیجریوال نے کہا کہ اودھ اوجھا کے پارٹی میں شامل ہونے سے ملک کی تعلیم مزید مضبوط ہوگی۔ اودھ اوجھا جس طرح اپنے موٹیویشنل ویڈیو میں اپنا خطاب جئے ہند فرینڈز سے شروع کرتے تھے، اسی طرح پیر کو عام آدمی پارٹی میں شامل ہونے کے بعد انہوں نے اپنے خطاب کی شروعات جئے ہند فرینڈز سے کی۔ انہوں نے کہا کہ میں تہہ دل سے عام آدمی پارٹی، اروند کیجریوال اور منیش سسودیا کا شکریہ ادا کرتا ہوں، کہ انہوں نے مجھے سیاست میں آنے اور تعلیم کے لیے کام کرنے کا موقع دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ تعلیم ایک ایسا ذریعہ ہے جو خاندان، معاشرے اور قوم کی روح ہے۔ دنیا کے جتنے بھی عظیم ممالک بن چکے ہیں ان کا اپنے پس منظر میں کسی نہ کسی حد تک حصہ رہا ہے۔

شام بڑے تصادم کی دہلیز پر

داعش سب سے بڑا خطرہ بن سکتی ہے: ماہرین

شام میں تازہ کشیدگی کے پیچھے خطے کو تقسیم کرنے کی مغربی سازش کارفرما ہے: بشار الاسد

حلب (ایجنسی)۔ حلب، ادلب اور حماۃ کے دیہی علاقوں میں مسلح دھڑوں کے اچانک حملے اور ھیئۃ تحریر الشام کی جانب سے ان پر کنٹرول کے بعد پوری دنیا کی توجہ اس وقت شام کی داخلی صورت حال پر مرکوز ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ شام کا تنازعہ پیچیدہ علاقائی اور بین الاقوامی جہتوں کا حامل ہے جس سے سب سے بڑے خطرے سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ شام کے سیاسی محقق خورشید دلی نے خبردار کیا کہ معاملات جھڑپوں تک نہیں رکیں گے بلکہ جنگ عملی شکل میں شام کی سرزمین پر واپس آگئی ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ ادلب اور حلب کو کنٹرول کرنے اور حماۃ کی طرف بڑھنے کے بعد دھڑوں کی طرف سے بہت بڑا اچانک اور بڑا حملہ اب بھی پھیل رہا ہے اور آگے بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ شام ایک بہت بڑے تنازع کی طرف بڑھ رہا ہے اور اس بحران پر قابو پانے کے امکانات بہت مشکل ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 'داعش' کی واپسی کے خدشات بڑھنے لگے ہیں کیونکہ موجودہ حالات داعش جیسے شدت پسند گروپوں کے لیے سازگار ماحول بن سکتا ہے۔ انہوں نے اس بات کی بھی نشاندہی کی کہ شام میں جاری کشیدگی کے کئی منظرنامے ہیں۔ اگر حملے کی حمایت کرنے والے ممالک شام میں ایک نئی حقیقت مسلط کرنے کے اپنے ایجنڈے پر اصرار کرتے ہیں تو میدانی پیش رفت سفارتی کوششوں کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑے گی۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ جب ھیئۃ تحریر الشام (سابقہ النصرہ فرنٹ) کا رہنما الجولانی منظر عام پر سب سے آگے ہے جو دہشت گردوں کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے کا مطلب ہے کہ شام میں تمام دہشت گرد تنظیمیں دوبارہ زندہ ہو جائیں گی، جن میں سب سے پہلے داعش ہے۔ انہوں نے ان مغربی رپورٹوں کی طرف بھی اشارہ کیا جن میں بتایا گیا تھا کہ تنظیم کے سیل پہلے ہی ملک کے مشرق کی طرف بڑھنا شروع ہو چکے ہیں۔ ان سے نہ صرف شام بلکہ تمام پڑوسی ممالک کو خطرہ ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے کہا کہ شامی فائل میں تمام متعلقہ فریقوں نے بحران کے حل کے لیے خاطر خواہ کوششیں نہیں کیں۔ اس وقت شام کئی قوتوں کے درمیان بٹ چکا ہے۔ اس المیے کا صرف سیاسی حل ہے۔ قابل ذکر ہے کہ تنظیم کے معدوم ہونے اور اس پر فتح کے اعلان کے برسوں گذر جانے کے باوجود اقوام متحدہ نے گذشتہ موسم گرما میں سلامتی کونسل کو خبردار کیا تھا کہ دہشت گردی کا خطرہ پھر سے ابھر رہا ہے۔ اقوام متحدہ نے کہا تھا کہ داعش کے حملے حالیہ پیش رفت سے پہلے اس سال دوگنا ہو جائیں گے۔ اقوام متحدہ نے گذشتہ جولائی میں مزید کہا تھا کہ داعش کی واپسی ممکن ہے، خاص طور پر چونکہ شام مسلح جماعتوں، دہشت گرد گروہوں، غیر ملکی فوجوں اور اگلے مورچوں پر موجود عسکریت پسندوں سے بھرا ہوا ہے۔ یہ پیش رفت شمال مغربی شام میں گذشتہ بدھ کو مسلح دھڑوں کی جانب سے اچانک حملے کے بعد سامنے آئی جس کے نتیجے میں وہ ادلب اور حماۃ کے درجنوں شہروں اور دیہاتوں کے علاوہ حلب شہر اور بین الاقوامی ہوائی اڈے پر مکمل کنٹرول حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ جبکہ سیرین آبزرویٹری فار ہیومن رائٹس کے مطابق فضائی بمباری سے مرنے والوں کی تعداد 445 سے زائد ہو گئی ہے۔ ایران اور روس دونوں نے صورت حال پر اپنی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے دمشق کی حمایت کا وعدہ کیا ہے۔ انہوں نے گذشتہ برسوں میں جنگ کے دوران شام کی مدد کی تھی۔ عراق جو برسوں سے 'داعش' کے کنٹرول کا شکار رہا ہے، نے بھی اپنی سرحدوں کو محفوظ بنانے اور کسی بھی حملے کو پسپا کرنے کے لیے اپنی تیاری بڑھا دی ہے۔

شام کے صدر بشار الاسد نے اپنے ایرانی ہم منصب مسعود پیزشکیان کے ساتھ فون پر بات چیت کے دوران کہا ہے کہ شام میں دہشت گردی میں اضافہ مشرق وسطیٰ کے خطے کو تقسیم کرنے اور مغربی مفادات کے مطابق دوبارہ نقشے تیار کرنے کی کوششوں کی عکاسی کرتا ہے۔ شامی ایوان صدر کی طرف سے ٹیلی گرام پیج پر شائع ہونے والے بیان میں کہا گیا ہے کہ شامی صدر اور ان کے ایرانی ہم منصب کے درمیان فون کال کے دوران صدر الاسد نے اس بات پر زور دیا کہ شام میں "دہشت گردی میں اضافہ" ایک مخصوص منصوبے کے تحت کیا گیا ہے تاکہ خطے کو تقسیم کر کے اس کا نیا نقشہ جاری کیا جا سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پیشرفت اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ یہ خطے کے ممالک کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے اور امریکہ اور مغرب کے مفادات اور اہداف کے مطابق دوبارہ نقشے بنانے کی کوششیں ہیں۔ دوسری جانب ایرانی صدر مسعود پیزشکیان نے اپنے ملک کی جانب سے شام کے اتحاد اور استحکام کو نقصان پہنچانے کی تمام کوششوں کو مکمل طور پر مسترد کیا۔ انہوں نے کہا کہ شام کے اتحاد کو نقصان پہنچانا خطے، اس کے استحکام اور اس کے ممالک کے اتحاد کے لیے ایک دھچکا ہو گا۔ انہوں نے زور دیا کہ ایران شام کو ہر قسم کی مدد فراہم کرنے کے لیے تیار ہے۔ ایرانی اور شامی صدور کے درمیان یہ ٹیلیفون کال ایک ایسے وقت میں کی گئی ہے جب شام اندرونی خانہ جنگی کی ایک نئی لہر کا سامنا کر رہا ہے۔ پچھلے چند روز سے شام میں اپوزیشن کے مسلح گروپوں نے حلب اور ادلب جیسے بڑے شہروں میں شامی فوج اور اس کی وفادار فورسز کو نکال باہر کیا ہے اور ان شہروں کے ایک بڑے حصے پر اپنا کنٹرول قائم کر لیا ہے۔

بنگلہ دیش: عبوری حکومت کا ایک اور بڑا فیصلہ

15 اگست کی تعطیل پر لگائی روک، سپریم کورٹ نے بھی لگائی مہر

ڈھاکہ (ایجنسی) بنگلہ دیش میں شیخ حسینہ کے تختہ پلٹ کے بعد سے ہی قائم عبوری حکومت نے گزشتہ حکومت کے کئی فیصلے بدل دیے ہیں۔ بنگلہ دیش کی سپریم کورٹ نے ایک تازہ حکم نامہ جاری کرتے ہوئے 15 اگست کی عوامی تعطیل پر روک لگا دی ہے۔ سپریم کورٹ کے اپیلیٹ ڈویژن نے ہائی کورٹ کے اس فیصلے پر روک لگا دی ہے جس میں 15 اگست کو قومی یوم سوگ کے طور پر عام تعطیل کا اعلان کیا گیا تھا۔ چیف جسٹس سید احمد رفعت احمد نے ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف اپیل کی سماعت کے بعد پیر کو یہ حکم نامہ جاری کیا۔ 1996 میں جب عوامی لیگ پارٹی اقتدار میں آئی تھی تو 15 اگست کو یوم سوگ کے طور پر منانے کا اعلان کیا تھا۔ 15 اگست کو یوم سوگ کے اعلان کے بعد سے ہی ہر سال اس دن کو یوم سوگ کے طور پر منایا جاتا رہا ہے اور اس دن ملک میں عام تعطیل ہوا کرتی تھی۔ 15 اگست کو یوم سوگ منانے کی اصل وجہ یہ ہے کہ اسی دن بنگلہ دیش کے بانی شیخ مجیب الرحمٰن اور ان کے کچھ رشتہ داروں کو قتل کر دیا گیا تھا۔ ان کی قربانی کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے شیخ حسینہ کی حکومت نے اس دن کو عام تعطیل کا دن قرار دیا تھا اور اس دن کو 'اے' کیٹیگری کے قومی دن کے طور پر منایا جانے لگا۔ حالانکہ سال 2002 میں جب بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) کی زیر قیادت مخلوط حکومت اقتدار میں آئی تھی تو 15 اگست کی تعطیل کو منسوخ کر دیا تھا۔ 6 سال بعد 27 جولائی 2008 کو ہائی کورٹ نے 15 اگست کی منسوخی کے فیصلے کو رد کر کے پھر سے یوم سوگ کے طور پر اس دن کو بحال کر دیا جو سلسلہ اب تک باقی تھا۔ رواں سال 5 اگست کو جب عوامی لیگ کو ملکی سطح پر مظاہرے کا سامنا کرنا پڑا اور عوامی لیگ حکومت کا تختہ پلٹ ہو گیا تو وزیر اعظم شیخ حسینہ کو ملک چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ تختہ پلٹ کے بعد قائم عبوری حکومت نے 15 اگست کی تعطیل کو منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا۔ 13 اگست کو عبوری حکومت کے سربراہ ڈاکٹر محمد یونس کی زیر صدارت والے مشاورتی کونسل کی میٹنگ میں 15 اگست کی تعطیل کو منسوخ کرنے کے فیصلے کو منظوری دے دی گئی۔ اس وقت تعطیل کی منسوخی کے حوالے سے گزٹ نوٹیفکیشن بھی جاری کیا گیا تھا۔

بنگلہ دیش درست پاسپورٹ اور ویزا کے باوجود اسکون کے اراکین کو اجازت نہیں دے رہا!

ڈھاکہ (ایجنسی) بنگلہ دیشی امیگریشن حکام نے اتوار کو اسکون کے 54 ارکان کو بنگلہ دیش۔ہندوستان سرحد پر بیناپول سرحدی چوکی پر روکا، حالانکہ ان کے پاس درست پاسپورٹ اور ویزا تھے۔ امیگریشن پولیس نے اس کے سفر کو روکنے کی وجہ حکومت کی طرف سے خصوصی اجازت کی کمی کو بتایا۔ عہدیدار نے کہا کہ اگرچہ ان عقیدت مندوں کے پاس درست پاسپورٹ اور ویزے تھے لیکن ان کے پاس خصوصی حکومتی اجازت نہیں تھی۔ اس گروپ میں بنگلہ دیش کے کئی اضلاع کے عقیدت مند شامل تھے، جو ہفتہ کی رات سے اتوار کی صبح تک چیک پوسٹ پر انتظار کرتے رہے۔ وہ گھنٹوں اجازت کا انتظار کرتے رہے لیکن آخرکار انہیں بتایا گیا کہ ان کے سفر کی منظوری نہیں دی گئی۔ ڈیلی اسٹار نیوز کے مطابق، اسکون کے رکن سوربھ چندر چیری نے کہا، ہمیں ایک مذہبی تقریب میں شرکت کے لیے ہندوستان جانا تھا، لیکن امیگریشن حکام نے حکومتی اجازت نہ ہونے کا حوالہ دیتے ہوئے ہمیں روک دیا۔ یہ واقعہ بنگلہ دیش میں اسکون کے خلاف بڑھتی ہوئی جانچ کے درمیان سامنے آیا ہے۔

ایرانی وزیر خارجہ: ایران اور مزاحمتی محاذ شام کی حمایت کرتے ہیں

ترکیہ اور ہمارے مشترکہ تحفظات ہیں

تہران (ایجنسی) انہوں نے کہا کہ ہم امید کرتے ہیں کہ باہمی افہام و تفہیم سے علاقائی استحکام حاصل کر لیں گے۔ 2 دسمبر 2024 بروز پیر، ایران کے وزیر خارجہ سید عباس عراقچی نے صحافیوں کے ساتھ ایک انٹرویو میں کہا کہ دمشق کا دورہ بہت اچھا رہا اور شام کے صدر بشار اسد سے بہت تفصیلی ملاقات کی جس میں شام اور موجودہ علاقائی پیش رفت کے حوالے سے بہت سے امور پر تبادلہ خیال ہوا۔ عراقچی نے کہا کہ حالات مشکل ہیں لیکن جو بات باعث اطمینان ہے وہ تکفیری دہشت گردوں کی اس تازہ ترین سازش کے خلاف شام کی حکومت کا ولولہ، مزاحمت اور پائیداری ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے واضح طور پر جناب بشار اسد، شامی حکومت، شامی فوج اور شامی عوام کے لیے اسلامی جمہوریہ ایران کی مکمل حمایت کا اعلان کیا ہے۔ ماضی میں اس سے بھی زیادہ مشکل وقت آئے جب داعش اور دیگر مختلف گروہوں نے شام کو خانہ جنگی میں گھسیٹا لیکن ان کا مقابلہ کیا گیا اور اب انہیں ایک بار پھر موقع مل گیا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ لبنان اور فلسطین پر صیہونی حکومت کی جارحیت کی وجہ سے پیدا ہونے والے حالات کے نتیجے میں دوبارہ سر اٹھا سکتے ہیں۔ ایران کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ

شام میں دہشت گردانہ حملوں کا لبنان میں اسرائیل کی شکست سے براہ راست تعلق ہے: ایرانی سفیر

تہران (ایجنسی) ایرانی سفیر حسین اکبری کا کہنا تھا کہ شام میں دہشت گردانہ حملے عین وقت شروع ہوئے جب جنوبی لبنان میں جنگ بندی کا اعلان کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات سب کہہ رہے ہیں کہ جنوبی لبنان میں جنگ بندی صیہونی حکومت کی شکست اور حزب اللہ کی فتح ہے۔ ایرانی سفیر نے کہا کہ جنوبی لبنان میں اسرائیل کی اس شکست کے ساتھ ہی دہشت گردوں نے شام میں کارروائیاں شروع کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ تحریر الشام کے کرائے کے دہشت گردون کے پاس جدید ترین ہتھیاروں کی موجودگی مغربی ممالک سے رابطوں اور حمایت کی نشاندہی کرتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا: امریکہ بھی جنوبی صوبوں کے ذریعے شامی حکومت پر سیکورٹی دباؤ ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے۔

بانی پی ٹی آئی کی 7 مزید مقدمات میں گرفتاری ڈال دی گئی

راولپنڈی، 2 دسمبر (یو این آئی) بانی پی ٹی آئی کی احتجاج کے دوران جلاؤ گھیراؤ کے مزید 7 مقدمات میں گرفتاری ڈال دی گئی، جس کے بعد عدالت نے 14 دن کا جوڈیشل ریمانڈ دے دیا۔ تفصیلات کے مطابق تھانہ نیوٹاؤن میں درج جلاؤ گھیراؤ اور کار سرکار میں مداخلت کے مقدمہ میں جسمانی ریمانڈ مکمل ہونے پر بانی پی ٹی آئی کو اڈیالہ جیل کے کمرہ عدالت میں پیش کیا گیا۔ انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت کے جج امجد علی شاہ نے سماعت اڈیالہ جیل میں کی، پولیس نے مزید جسمانی ریمانڈ کی استدعا نہیں کی۔ پولیس کی استدعا پر عدالت نے اس مقدمہ میں بھی عمران خان کو چودہ دن کے جوڈیشل ریمانڈ پر جیل بھیج دیا گیا۔ جس کے بعد بانی عمران خان کی مزید سات مقدمات میں گرفتاری ڈال دی گئی، ان کے خلاف مزید مقدمات تھانہ وارث خان، تھانہ سٹی تھانہ، سول لائن تھانہ ٹیکسلا، تھانہ صادق آباد، تھانہ نصیر آباد اور تھانہ نیوٹاؤن میں درج کیے گئے ہیں۔ مقدمات میں گھیراؤ جلاؤ، کار سرکار میں مداخلت اور دہشت گردی کی دفعات شامل کی گئی ہیں، پولیس کی استدعا پر بانی پی ٹی آئی کا 7 کیسز میں 14 روزہ جوڈیشل ریمانڈ منظور کر لیا۔

جرمن چانسلر اولاف شولس کا اچانک دورۂ یوکرین

کیف (ایجنسی) جرمن چانسلر اولاف شولس نے یوکرین کو اپنی طرف سے مسلسل حمایت کی تجدید کے لیے آج بروز پیر کیف کا دورہ کیا۔ ان کا یہ دورہ اس جنگ زدہ ریاست کے پہلے بڑے اتحادی ملک کے سربراہ کے طور پر سالوں بعد روسی صدر ولادیمیر پوٹن سے بات چیت کے بعد عمل میں آیا ہے۔ اس بات چیت میں شولس نے پوٹن پر جنگ کے خاتمے کے لیے مذاکرات کرنے پر زور دیا تھا۔ جرمن چانسلر یہ اچانک دورہ ایک ایسے وقت پر بھی کر رہے ہیں، جب یوکرینی افواج کو روس کے خلاف مشرقی محاذ پر مشکلات کا سامنا ہے اور نومنتخب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے آئندہ جنوری میں وائٹ ہاؤس میں واپس آنے کے بعد مستقبل کی امریکی حمایت سے متعلق خدشات بھی لاحق ہیں۔ روس نے پیر کے روز شولس کے کیف پہنچنے سے چند گھنٹے قبل سینکڑوں ڈرونز کے ساتھ ایک اور بڑا فضائی حملہ کیا، جس سے یوکرین کے مغربی شہر ترنوپل میں ایک شخص ہلاک اور تین زخمی ہو گئے۔ گزشتہ ماہ جرمنی میں حکمران حکومتی اتحاد ٹوٹنے کے بعد آئندہ فروری میں نئے قومی انتخابات کا سامنا کرنے والے اولاف شولس نے کہا میں یہاں یہ واضح کرنا چاہوں گا کہ جرمنی یورپ میں یوکرین کا سب سے مضبوط حامی رہے گا۔" انہوں نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں مزید کہا یوکرین جرمنی پر بھروسہ کر سکتا ہے، ہم جو کہتے ہیں وہ ہم کرتے ہیں، اور ہم وہی کرتے ہیں جو ہم کہتے ہیں۔" شولس نے نومبر کے وسط میں روسی صدر ولادیمیر پوٹن کے ساتھ ٹیلی فون پر بات کرنے والے برسوں میں پہلے مغربی رہنما بن کر یوکرین میں تنازعے اور تشویش کو جنم دیا تھا۔ صدر زیلنسکی نے تب اس فون کال پر تنقید کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس عمل نے ولادیمیر پوٹن کی بین الاقوامی تنہائی کو کمزور کر کے ایک پنڈورا باکس" کھول دیا ہے۔ جرمن چانسلر کے دفتر نے کہا تھا کہ اس کال میں شولس نے جنگ کی مذمت کی اور روس پر زور دیا کہ وہ یوکرین کے ساتھ منصفانہ اور دیرپا امن کے حصول کی خاطر بات چیت کے لیے آمادگی ظاہر کرے۔" کریملن نے پیر کے روز کہا کہ اسے شولس کے دورہ یوکرین سے کوئی توقعات نہیں ہیں۔ کریملن کے ترجمان دمتری پیسکوف نے کہا، میں یہ نہیں کہوں گا کہ ہمیں اس دورے سے کوئی توقعات ہیں۔ جرمنی یوکرین کے لیے اپنی غیر مشروط حمایت جاری رکھے ہوئے ہے۔" ان کا مزید کہنا تھا کہ صدر پوٹن نے شولس کے ذریعے زیلنسکی کو کوئی پیغام نہیں بھجوایا۔ اولاف شولس کا یہ دورہ 20 جنوری کو ڈونلڈ ٹرمپ کے بطور نئے امریکی صدر حلف برداری کی تقریب کے انعقاد قبل ہوا ہے۔ ٹرمپ نے یوکرین کی جنگ کو جلد از جلد ختم کرانے کا وعدہ کر رکھا ہے، جس سے ان خدشات میں اضافہ ہوا ہے کہ وہ یوکرین کو ماسکو کی شرائط پر معاہدہ قبول کرنے پر مجبور کرنے کی کوشش کریں گے۔ امریکی صدر جو بائیڈن کی جانب سے یوکرین کو پہلی بار روس پر حملوں کے لیے طویل فاصلے تک مار کرنے والے امریکی ATACMS میزائل استعمال کرنے کی اجازت دیے جانے کے باوجود برلن حکومت اپنے اس نقطہ نظر پر قائم ہے کہ وہ کیف کو طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائل مہیا نہیں کرے گی۔ ہفتے کے روز برلن میں اپنی سیاسی انتخابی مہم کے دوران ایک تقریر میں شولس نے اپنے سیاسی حریفوں پر تنقید کی، جو طویل فاصلے تک مار کرنے والے جرمن ٹورس میزائل سسٹم یوکرین کو فراہم کرنے پر زور دے رہے ہیں۔ اپنی سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے اولاف شولس نے کہا کہ ماسکو جیسی ایٹمی طاقت کے ساتھ اس طرح کی محاذ آرائی جرمن سلامتی کو داؤ پر لگانے کے مترادف ہے۔

ٹرمپ کے سمدھی کی فرانس میں بطور امریکی سفیر تقرری

واشنگٹن، 2 دسمبر (یو این آئی) امریکہ کے نومنتخب صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے داماد جیرڈ کشنر کے والد چارلس کشنر کو فرانس میں امریکی سفیر مقرر کر دیا۔ برطانوی نشریاتی ادارے بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ نے گزشتہ روز اعلان کیا کہ انہوں نے چارلس کشنر کو فرانس میں سفیر کے لیے منتخب کر لیا ہے۔ چارلس کشنر ایک ریئل اسٹیٹ ڈویلپر اور جیرڈ کشنر کے والد ہیں جو ان کی بیٹی ایوانکا ٹرمپ کے شوہر ہیں، چارلس کشنر نے ٹیکس چوری کے الزام میں ایک سال جیل کاٹی بعد ازاں ٹرمپ نے اپنی پہلی مدت صدارت کے آخری ایام میں انہیں معاف کر دیا تھا۔ امریکی نومنتخب صدر ٹرمپ نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ ٹروتھ سوشل پر ایک پیغام میں مسٹر کشنر کو ایک زبردست تاجر، انسان دوست رہنما اور ڈیل میکر قرار دیا انہوں نے امید ظاہر کی کہ مسٹر کشنر مستقبل میں ملکی مفادات کی نمائندگی کرنے والے ایک مضبوط وکیل ہوں گے۔" انہوں نے کہا کہ انہیں پیرس بھیجا جائے گا تاکہ امریکہ اور فرانس کے درمیان شراکت داری کو مضبوط کیا جا سکے، جو ہمارے سب سے پرانے اور دیرینہ اتحادی ہیں۔ واضح رہے کہ چارلس کشنر کے بیٹے جیرڈ کشنر صدر کی سب سے بڑی بیٹی ایوانکا ٹرمپ کے شوہر ہیں، جیرڈ گزشتہ صدارتی مدت میں ٹرمپ کے مشرق وسطیٰ کے امور کے مشیر تھے۔ اس سے قبل ٹرمپ نے اہم عہدوں کیلئے دو شخصیات کا انتخاب کیا جس میں ٹرمپ نے اپنے قریبی معتمد کاش پٹیل کو فیڈرل بیورو آف انویسٹی گیشن کے ڈائریکٹر کے عہدے کے لیے نامزد کیا۔ اس کے علاوہ ٹرمپ نے مساد بولوس کو عرب اور مشرق وسطیٰ کے امور کا مشیر بنانے کا اعلان کیا لبنانی امریکی تاجر مساد بولوس سینئر مشیر کے طور پر کام کریں گے۔

پلاسٹک آلودگی سے متعلق بین الاقوامی معاہدے پر اتفاق نہیں

بوسان (ایجنسی) بوسان میں پلاسٹک پر بین الاقوامی معاہدے کی کوششیں ناکام ہو گئیں۔ گہرے اختلافات کی وجہ سے ممالک کے درمیان اتفاق رائے نہیں ہو سکا۔ پلاسٹک آلودگی پر عالمی معاہدے کی کوششیں ناکام ہو گئی ہیں۔ جنوبی کوریا کے شہر بوسان میں ایک ہفتے تک مذاکرات کے بعد بھی تقریباً دو سو ممالک کے نمائندے کسی معاہدے پر نہیں پہنچ سکے۔ اہم معاملات پر شدید اختلاف کے باعث فیصلہ موخر کر دیا گیا۔ اور اب مذاکرات اگلے مرحلے میں ہوں گے۔ اس میٹنگ کو پلاسٹک کی آلودگی سے نمٹنے کے لیے ایک بڑا قدم قرار دیا گیا تھا۔ لیکن کئی ممالک کے درمیان بنیادی مسائل پر اتفاق نہیں ہو سکا۔ اقوام متحدہ کے ماحولیاتی پروگرام کے ڈائریکٹر انگر اینڈرسن نے کہا کہ واضح طور پر اب بھی سنگین اختلافات موجود ہیں۔" پانامہ کی قیادت میں 100 سے زائد ممالک چاہتے ہیں کہ پلاسٹک کی پیداوار پر پابندی لگائی جائے پانامہ کی قیادت میں 100 سے زائد ممالک چاہتے ہیں کہ پلاسٹک کی پیداوار پر پابندی لگائی جائے۔ پانامہ کی قیادت میں 100 سے زائد ممالک چاہتے ہیں کہ پلاسٹک کی پیداوار پر پابندی لگائی جائے۔ ان کا کہنا ہے کہ پیداوار میں کمی کے بغیر آلودگی کو روکنا ممکن نہیں۔ جیسا کہ یورپی یونین کے خصوصی ایلچی انتھونی اگوتھا نے کہا، "اگر نل کھلا ہے تو فرش کو صاف کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔" لیکن سعودی عرب، ایران اور روس جیسے تیل پیدا کرنے والے ممالک اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اس معاہدے کا مقصد پلاسٹک کو ختم کرنا نہیں بلکہ اس کے فضلے کا انتظام کرنا ہے۔ کویت کے نمائندے نے کہا کہ "پلاسٹک نے معاشروں کو بہت فائدہ پہنچایا ہے اسے مکمل طور پر ختم کرنا درست نہیں ہے۔" روانڈا اور ناروے کی قیادت میں ہائی ایمبیشن کولیشن خطرناک کیمیکلز پر پابندی چاہتا ہے۔ فجی کے نمائندے نے اسے انتہائی اہم قرار دیا۔ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق پلاسٹک میں 3,200 سے زیادہ خطرناک کیمیکل ہوتے ہیں، جو خاص طور پر خواتین اور بچوں کے لیے نقصان دہ ہیں۔ لیکن کچھ ممالک نے اسے مسترد کر دیا۔ ان کا کہنا ہے کہ پہلے سے موجود بین الاقوامی معاہدے اور قومی قوانین کافی ہیں۔ اس معاہدے پر عمل درآمد کے لیے ترقی پذیر ممالک نے مالی امداد مانگی۔ لیکن امیر ممالک نے اس پر اتفاق نہیں کیا۔ مالیاتی معاملات پر مسودے میں بہت سے متضاد آپشنز ہیں۔

روسی لڑاکا طیاروں کی حلب کے وسط پر بمباری

دمشق، 2 دسمبر (یو این آئی) روسی لڑاکا طیاروں نے شام کے شہر حلب کے وسط میں واقع سعد اللہ الجابری چوک پر فضائی حملہ کیا۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا ہے کہ اس حملے میں کوئی ہلاک یا زخمی ہوا ہے۔ دوسری جانب حلب یونیورسٹی ہسپتال پر روسی جنگی طیاروں کے حملے میں 9 افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ 27 نومبر کو صوبہ حلب کے مغربی دیہی علاقوں میں حکومتی افواج اور مسلح گروہوں کے درمیان جھڑپیں شروع ہوئیں۔ 27-28 نومبر کو حکومت مخالف مسلح گروہوں نے حلب کے مغربی دیہی علاقوں سے مرکز کی طرف تیزی سے پیش قدمی کی اور 30 نومبر کو زیادہ تر علاقے پر قبضہ کر لیا۔

رومانیہ میں پارلیمانی انتخابات میں سوشل ڈیموکریٹس کو برتری حاصل

چیسیناؤ، 2 دسمبر (یو این آئی) رومانیہ میں ہونے والے پارلیمانی انتخابات میں سوشل ڈیموکریٹس 24 فیصد سے زیادہ ووٹوں کے ساتھ آگے ہیں۔ مرکزی الیکشن کمیشن کے اعداد و شمار کے مطابق یہ نتائج پولنگ اسٹیشنوں سے 50 فیصد ووٹوں کی گنتی کے بعد سامنے آئے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ رومانیہ میں اتوار کو پارلیمانی انتخابات کے لیے ووٹنگ ہوئی۔ یہاں کے رہائشی اگلے چار سالوں کے لیے چیمبر آف ڈپٹیز اور سینیٹ کے اراکین کو منتخب کرنے کے لیے ووٹ دیتے ہیں۔ سی ای سی کے اعداد و شمار کے مطابق سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کو دونوں ایوانوں میں برتری حاصل ہے۔ پارٹی کو سینیٹ میں 14.24 فیصد اور چیمبر آف ڈپٹیز میں 58.23 فیصد ووٹ مل رہے ہیں۔ رومانیہ یونیفیکیشن کولیشن (اے یو آر) بھی 93.17 فیصد کے ساتھ سینیٹ میں داخل ہو رہا ہے۔ اسی دوران سینیٹ میں نیشنل لبرل پارٹی (این ایل پی) کو 14 فیصد، ڈیموکریٹک یونین آف ہنگری ان رومانیہ (یو ڈی ایم آر) کو 02.10 فیصد، یونین آف لبریشن آف رومانیہ (یو ایس آر) کو 49.9 فیصد، سیو رومانیہ کو 49.9 فیصد ووٹ ملے۔ ایس او ایس او آر پارٹی کو 15.7 فیصد، اور پارٹی آف ینگ پیپل (پی او ٹی) کو 48.5 فیصد ووٹ ملے۔ چیمبر آف ڈپوٹیز میں، اے یو آر نے 45.17 فیصد، این ایل پی نے 54.13 فیصد، یو ڈی ایم آر نے 95.9 فیصد، یو ایس آر 41.9 فیصد، ایس او ایس آر او نے 71.6 فیصد اور پی او ٹی نے 68.5 فیصد ووٹ حاصل کیے ہیں۔ رومانیہ میں دونوں ایوانوں کے لیے تقریباً 000,10 امیدوار اپنی قسمت آزما رہے ہیں۔

برطانیہ کا غزہ کے لیے 24 ملین ڈالر کی امداد کا اعلان

لندن، 2 دسمبر (یو این آئی) برطانیہ نے غزہ کے لیے 24 ملین ڈالر کی امداد کا اعلان کر دیا ہے۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق برطانیہ نے آج پیر کو، مصر میں انسانی ہمدردی کی کانفرنس سے قبل غزہ کے لیے 19 ملین پاؤنڈ (24 ملین ڈالر) کی فنڈنگ فراہم کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ برطانیہ کی جانب سے کانفرنس میں شرکت کرنے والی بین الاقوامی ترقی کی برطانوی وزیر اینیلیز ڈوڈز نے غزہ کی صورت حال کو 'تباہ کن' قرار دیتے ہوئے اسرائیل پر زور دیا کہ وہ غزہ تک بلا تعطل امداد کی رسائی کو یقینی بنائے۔ انھوں نے مزید کہا کہ غزہ کے باشندوں کو سردیوں کے آغاز کے ساتھ ہی خوراک، اور پناہ گاہ کی اشد ضرورت ہے، میں اسرائیل اور مقبوضہ فلسطینی سرزمین دونوں میں ہم منصبوں سے ملاقات کروں گی، تاکہ رکاوٹوں کو دور کرنے، جنگ بندی کرنے، اور یرغمالیوں کی رہائی کے ساتھ ساتھ اس تنازعے کا دیرپا حل تلاش کیا جا سکے۔

سعودی عرب میں 164 سرکاری ملازمین گرفتار

ریاض، 2 دسمبر (یو این آئی) سعودی عرب میں رشوت اور منصب کے ناجائز استعمال کے الزام میں محکمہ انسداد کرپشن نے 164 سرکاری ملازمین کو گرفتار کر لیا۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق محکمہ انسداد کرپشن کا کہنا ہے کہ گرفتار کیے گئے افراد کا تعلق وزارت داخلہ، وزارت تعلیم، وزارت صحت اور وزارت بلدیات سے ہے۔ کرپشن کے الزام میں نومبر میں 370 افراد سے تفتیش کی گئی تھی جس کے بعد بعض کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا تھا۔ واضح رہے کہ سعودی عرب میں رواں سال ستمبر میں بھی انسداد بدعنوانی اتھارٹی نے زکوٰۃ، ٹیکس، کسٹم اتھارٹی کے 3 ملازمین کو رشوت لینے کے الزام میں حراست میں لے لیا تھا۔ وزارت داخلہ کے تعاون سے کی گئی کارروائی میں 3 ملازمین کو 6 مقیم غیر ملکیوں سے رشوت لینے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ سعودی انسداد بدعنوانی اتھارٹی کے مطابق رشوت میں وصول کی گئی رقم 234.2 ملین ریال تھی۔ دوسری جانب مملکت میں رواں سال 100 سے زائد غیر ملکیوں کو تختہ دار پر لٹکایا جا چکا ہے، رواں سال سزائے موت پانے والے غیر ملکیوں کی مجموعی تعداد 101 ہو گئی، جس میں 21 پاکستانی بھی شامل ہیں۔ رپورٹ کے مطابق انسانی حقوق کی ایک تنظیم کے حوالے سے اے ایف پی نے کہا ہے کہ اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ 16 نومبر کو ایک یمنی شہری کو جنوب مغربی علاقے نجران میں منشیات کی اسمگلنگ کے الزام میں سزائے موت دی گئی۔

ہر زمانے میں خواتین کیلئے نمونہ عمل ہیں جناب فاطمہ زہراؑ: مولانا حیدر عباس

لکھنؤ۔ راجہ جی پورم کے تکیت رائے تالاب واقع شبیہ روضہ زینبیہ میں ثانی زہرا کمیٹی کے زیر اہتمام خاتون جنت، شہزادی کونینؑ، مادر حسنین، دل بند مصطفیٰؐ، زوجہ مرتضیٰؑ، حضرت فاطمہ زہراؑ کی دلسوز شہادت کے سلسلہ میں سات روزہ مجالس بعنوان '46واں روح پرور اجتماع' کا اہتمام 2 دسمبر سے 8 دسمبر تک روضہ کے طاہر جرولی ہال میں صبح 10 بجے سے شروع ہوگیا ہے۔ مجالس کا آغاز تلاوت ربانی سے ہو رہا ہے جس کے بعد شعرا بارگاہ معصومہ کونینؑ میں منظوم نذرانہ عقیدت پیش کر رہے ہیں۔ اس کے بعد مقامی و بیرونی علما، ذاکرین وخطیب اہل بیت مجالس کو خطاب کر رہے ہیں۔ دوران مجلس نذر مولیٰ کا اہتمام رکھا گیا ہے اور پروگرام میں تعاون کرنے والے مومنین کے مرحومین کیلئے فاتحہ خوانی بھی ہو رہی ہے۔ کمیٹی کے سکریٹری آفتاب رضوی نے پروگرام کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ 29 جمادی الاول دوشنبہ 2 دسمبر کو پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہوگیا ہے انہوں نے بتایا کہ اس سلسلہ میں پہلی مجلس ٹھیک 15:10 بجے تلاوت ربانی سے شروع ہوئی جس کے بعد احمد کربلائی نے پیش خوانی کی اور مولانا سید ضیغم حیدر نے مجلس کو خطاب کیا۔ 15:11 بجے حسن فراز کی پیش خوانی کے بعد مولانا سید ثقلین عابدی، دن میں ایک بجے شجاع عباس کی پیش خوانی کے بعد مولانا سید حیدر عباس رضوی، شام 6 بجے طاہر کانپوری کے منظوم نذرانہ عقیدت کے بعد مولانا سید شمس الحسن رضوی اور اس دن کی آخری مجلس شام 7 بجے ہوئی جس میں حسن مرزاپوری نے پیش خوانی کی اور مولانا آصف علی غدیری نے مجلس کو خطاب کیا۔ تیسری مجلس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا سید حیدر عباس نے تعلیمات فاطمہ زہرا پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ دختر رسولؐ حضرت فاطمہ کی تعلیمات ہر زمانے میں خواتین کیلئے نمونہ عمل ہے ہمیں چاہئے کہ ہم پیروئ دختر رسول پر عمل پیرا ہے۔ مولانا نے جب بی بی پر گزری مصیبتوں کا ذکر کیا تو یہاں موجود تمام عزادار کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔ مسٹر رضوی نے بتایا کہ 3 جمادی الثانی مطابق 5 دسمبر کو شب میں 8 بجے زنانی مجلس ہوگی جس کے بعد خواتین شہزادی کونین حضرت فاطمہ زہراؑ کا شبیہ تابوت برآمد کریں گی۔ کمیٹی کے صدر نواب عمران علی خاں نے بتایا کہ 6 جمادی الثانی اتوار 8 دسمبر کو فاتحہ کوفہ وشام ثانی زہرا جناب زینب کبریٰ کی المناک شہادت کے موقع پر مردانی مجالس کے بعد خواتین کا پروگرام شروع ہوگا اور شب میں سات بجے زنانی مجلس ہوگی جس کو ذاکرہ سیدہ قدسیہ زیدی خطاب کریں گی اور بعدہ مستورات شبیہ تابوت جناب زینب برآمد کریں گی۔ روضہ کے متولی ایس ایم امن نے بتایا کہ اسی طرح کیم جمادی الثانی منگل 3 دسمبر کو پہلی مجلس کا آغاز ٹھیک 15:10 بجے ہوگا جس کے بعد سید ابرار حسینی پیش خوانی کریں گے اور سید تفسیر حسین رضوی مجلس کو خطاب کریں گے۔ 15:11 بجے اختر اعظمی کی پیش خوانی کے بعد مولانا محمد عسکری، دن میں ایک بجے ظفر فیض آبادی کی پیش خوانی کے بعد مولانا آغا اعجاز مہدی خاں نجفی، شام 6 بجے قمبر مولائی کے منظوم نذرانہ عقیدت کے بعد مولانا سید دانش زیدی اور اس کے دن کی آخری مجلس شام 7 بجے ہوگی جس میں حسن فراز پیش خوانی کریں گے اور مولانا سید فیض عباس مشہدی مجلس کو خطاب کریں گے۔

کمیٹی کے کنوینر زوار حسین نے بتایا کہ 2 جمادی الثانی بدھ مطابق 4 دسمبر کو پہلی مجلس ٹھیک 15:10 بجے تلاوت ربانی سے شروع ہوگی جس کے بعد قاری فرقان پیش خوانی کریں گے اور مولانا آغا مہدی نجفی مجلس کو خطاب کریں گے۔ 15:11 بجے طاہر کانپوری کی پیش خوانی کے بعد مولانا مرزا یعسوب عباس، دن میں ایک بجے حسن مرزاپوری کی پیش خوانی کے بعد مولانا سید محمد حسنین باقری جوراسی، شام 6 بجے اعجاز زیدی کے منظوم نذرانہ عقیدت کے بعد مولانا سید علی انور جعفری اور اس کے دن کی آخری مجلس شام 7 بجے ہوگی جس میں ظفری فیض آبادی پیش خوانی کریں گے اور مولانا مصطفیٰ علی خاں مجلس کو خطاب کریں گے۔ وہیں 3 جمادی الثانی جمعرات 5 دسمبر کو پہلی مجلس ٹھیک 15:10 بجے تلاوت ربانی سے شروع ہوگی جس کے بعد اختر اعظمی پیش خوانی کریں گے اور کرنل سید جرار احمد مرثیہ پیش کریں گے۔ 15:11 بجے خورشید حیدر کی پیش خوانی کے بعد مولانا سید زہید الحسن، دن میں ایک بجے شموم لکھنوی کی پیش خوانی کے بعد مولانا سید فیروز حسین زیدی، شام 6 بجے خوشنود مصطفےٰ کے منظوم نذرانہ عقیدت کے بعد مولانا سید انور حسین رضوی اور اس کے دن کی آخری مجلس شام 7 بجے ہوگی جس میں عارف لکھنوی پیش خوانی کریں گے اور مولانا سید عابس کاظم جرولی مجلس کو خطاب کریں گے۔ کمیٹی کے جنرل سکریٹری سید اطہر عباس چاند نے بتایا کہ 4 جمادی الثانی 6 دسمبر جمعہ کو پہلی مجلس ٹھیک 15:10 بجے تلاوت ربانی سے شروع ہوگی جس کے بعد افسر دبیری پیش خوانی کریں گے اور مولانا سید شبیر حسین رضوی مجلس کو خطاب کریں گے۔ 15:11 بجے ہلال نقوی کی پیش خوانی کے بعد مولانا سید امیر حسن عابدی، دن میں ایک بجے معصوم رضا کی پیش خوانی کے بعد مولانا ظہیر عباس ، شام 6 بجے منظر کانپوری کے منظوم نذرانہ عقیدت کے بعد مولانا سید غلام حسین صدف جونپوری اور اس کے دن کی آخری مجلس شام 7 بجے ہوگی جس میں رضوان علی دانش پیش خوانی کریں گے اور مولانا قمر عباس خاں مجلس کو خطاب کریں گے۔ وہیں 5 جمادی الثانی سنیچر 7 دسمبر کو پہلی مجلس ٹھیک 15:10 بجے تلاوت ربانی سے شروع ہوگی جس کے بعد شجاع عباس پیش خوانی کریں گے اور زوار حسین مرثیہ پیش کریں گے۔ 15:11 بجے ذرے لکھنوی کی پیش خوانی کے بعد مولانا سید اختر حسین رضوی، دن میں ایک بجے ہلال نقوی کی پیش خوانی کے بعد مولانا میثم زیدی، شام 6 بجے ہلال نقوی کے منظوم نذرانہ عقیدت کے بعد مولانا مرزا جعفر عباس اور اس کے دن کی آخری مجلس شام 7 بجے ہوگی جس میں اختر اعظمی پیش خوانی کریں گے اور مولانا سید باقر علی زیدی مجلس کو خطاب کریں گے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ 6 جمادی الثانی اتوار 8 دسمبر کو پہلی مجلس ٹھیک 15:10 بجے تلاوت ربانی سے شروع ہوگی جس کے بعد منظر کانپوری پیش خوانی کریں گے اور مولانا سید ثمر حیدر زیدی مجلس کو خطاب کریں گے۔ 15:11 بجے فرید مصطفےٰ کی پیش خوانی کے بعد مولانا سید عباس ارشاد نقوی مجلس کو خطاب کریں گے۔ ایک بجے دن میں نیر مجیدی کی پیش خوانی کے بعد مولانا سید علی رضوان زیدی پوری مجلس کو خطاب کریں گے۔

سہ روزہ مجالس عزائے فاطمیہ آج سے

لکھنؤ: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کی شہادت کی یاد میں 5,4,3 دسمبر کو شب میں 8 بجے ادارہ تنظیم المکاتب میں مجالس عزا کا انعقاد کیا گیا ہے۔ جسکی پہلی مجلس کو مولانا سید محمد محسن تقوی، دوسری مجلس مولانا سید صفی حیدر اور تیسری مجلس کو مولانا فیروز علی بنارسی خطاب کرینگے۔ یہ مجالس تنظیم المکاتب کے یوٹیوب چینل سے لائیو نشر کی جائینگی۔

شبیہ روضہ زینبیہ میں 7 روزہ مجالس بعنوان '46واں روح پرور اجتماع' شروع

حوزہ علمیہ ابوطالب علیہ السلام میں سہ روزہ مجالس

لکھنؤ 02 دسمبر 2024 حوزہ علمیہ ابوطالبؑ، عقب مچھلی منڈی نزد یونٹی ڈگری کالج، دوبگا، ہردوئی روڈ میں حضرت فاطمہ زہراؑ کی غمناک شہادت کے موقع پر کیم جمادی الثانی سے 3 جمادی الثانی بمطابق 3 دسمبر سے 5 دسمبر تک سہ روزہ مجالس کا انعقاد کیا گیا ہے۔ اولاً نماز مغربین بجماعت ہوگی بعدہ مجلس عزا منعقد ہوگی۔ پہلی مجلس کو مولانا وصی الحسن صاحب، دوسری مجلس مولانا محمد فردوس صاحب، تیسری مجلس مولانا ناظم حسین منہاج صاحب کشمیری خطاب فرمائیں گے۔ ایام فاطمیہ کی پہلی مجلس 1 دسمبر 2024 کو مولانا سید حیدر عباس رضوی صاحب مجلس کو بارگاہ شہزادی ام البنین لکھنؤ میں خطاب کرتے ہیں۔

شہزادیٔ کونین جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کے سلسلے میں مجالس ۱۵، ۱۶ و ۱۷ دسمبر کو

لکھنؤ۔ آج دستہ خطیب الایمان کی جانب سے روضۂ کاظمین میں ایک میٹنگ ہوئی جس میں دستہ کے جنرل سکریٹری سبطین رضوی نے بتایا کہ شہزادیٔ کونین جناب فاطمہ زہراؑ کی شہادت کے سلسلے میں منعقد ہونے والی مجالیسوں کا یہ ۱۷ واں دور ہوگا یہ مجلس (بقید رویت ۲۹ جمادی اوّل) ۱، ۲ و ۳ جمادی الآخر مطابق ۳، ۴ و ۵ دسمبر ۲۰۲۴ء کو شب میں ۸ بجے روضۂ کاظمین میں ہوگی۔ ان مجالس کو عالیجناب مولانا میثم زیدی صاحب خطاب کرینگے۔ ۳ جمادی الآخر مطابق ۵ دسمبر کی آخری مجلس کے بعد شہر کی مختلف انجمن ہائے ماتمی اندرونِ روضۂ کاظمین میں نوحہ خوانی کرکے آقا امام حسینؑ کو انکی ماں کا پرسہ پیش کرینگی۔ مجلس سے قبلقاری جناب دانش صاحب تلاوت اور جناب ہلال نقوی صاحب پیش خوانی کے فرائض انجام دینگے۔ نظامت کے فرائض جناب نیر مجیدی صاحب انجام دینگے۔ بعد مجلس انجمن پنجتنی نوحہ خوانی کرینگی۔ دستہ کے جنرل سکریٹری سبطین رضوی اور سکریٹری حفاظت حسین نے مومنین سے شرکت کی گزارش کی ہے۔

بجلی کمپنیوں کی نجکاری کے معاملے پر ہنگامہ

کنزیومر کونسل نے 'یوپی پی سی ایل' کے خلاف کھولا مورچہ

کنزیومر کونسل نے یوپی پی سی ایل کے خلاف کھولا مورچہ، بجلی کرمچاری سنیوکت سنگھرش سمیتی نے بھی 6 دسمبر کو ملک گیر مظاہرہ کا اعلان کیا ہے

لکھنؤ۔ یوپی میں بجلی کمپنیوں کی نجکاری کی تیاری کو لے کر ہنگامہ مچا ہوا ہے۔ یوپی پاور کارپوریشن لمیٹیڈ سے سنگھرش سمیتی آر پار کی لڑائی کا اعلان کر چکی ہے۔ اس درمیان اسٹیٹ الیکٹری سٹی کنزیومر کونسل نے بھی یوپی پی سی ایل کے خلاف مورچہ کھول دیا ہے۔ کنزیومر کونسل کے چیئرمین اودھیش کمار ورما نے نجکاری پر اتر پردیش پاور کارپوریشن کو بحث کرنے کا چیلنج دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ کونسل یہ ثابت کردے گا کہ نجکاری صارفین مخالف ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا ہے کہ نجکاری کے بعد صارفین کی بجلی کمپنیوں پر نکل رہے 33122 کروڑ روپے سرپلس رقم کا حساب کون کرے گا۔ اس میں سے پوروانچل اور دکھنانچل کے صارفین کا ہی 16000 کروڑ روپے ہے۔ اودھیش ورما نے ریاستی حکومت سے سوال کرتے ہوئے یہ بتانے کے لیے کہا کہ نجکاری کے بعد سبسڈی کا کیا ہوگا؟ کیا نجی گھرانے کسانوں کو مفت بجلی کا فائدہ دیں گے؟ اگر دیں گے تو نوئیڈا پاور کمپنی کسانوں کو مفت بجلی کا فائدہ کیوں نہیں دے رہی ہے؟ انہوں نے یہ بھی سوال کیا کہ کیا ریاستی حکومت کسی نجی گھرانے کو سبسڈی کی رقم دینا چاہے گی؟ کیا نجی گھرانے صارفین کے نکل رہے سرپلس رقم کے عوض میں پانچ سالوں تک بجلی کی شرحوں میں کوئی اضافہ نہیں کریں گے؟ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش پاور کارپوریشن کو ان سارے سوالات کا جواب صارفین کو دینا چاہیے۔ اودھیش ورما نے مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ ریاستی حکومت ایک غیر جانبدار کمیٹی بنا کر اس معاملے پر عوامی مقام پر بحث کرائے۔ ادھر یوپی میں بجلی کمپنیوں کی نجکاری کی پُرزور مخالفت کرتے ہوئے بجلی کرمچاری سنیوکت سنگھرش سمیتی نے 6 دسمبر کو ملک گیر مظاہرہ کا اعلان کیا ہے۔ اس سلسلے میں سبھی اضلاع اور منصوبوں پر بجلی پنچایت کرکے وسیع عوامی بیداری مہم چلائی جائے گی۔

اودھیش ورما نے ریاستی حکومت سے سوال کرتے ہوئے یہ بتانے کے لیے کہا کہ نجکاری کے بعد سبسڈی کا کیا ہوگا؟ کیا نجی گھرانے کسانوں کو مفت بجلی کا فائدہ دیں گے؟ اگر دیں گے تو نوئیڈا پاور کمپنی کسانوں کو مفت بجلی کا فائدہ کیوں نہیں دے رہی ہے؟ انہوں نے یہ بھی سوال کیا کہ کیا ریاستی حکومت کسی نجی گھرانے کو سبسڈی کی رقم دینا چاہے گی؟ کیا نجی گھرانے صارفین کے نکل رہے سرپلس رقم کے عوض میں پانچ سالوں تک بجلی کی شرحوں میں کوئی اضافہ نہیں کریں گے؟ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش پاور کارپوریشن کو ان سارے سوالات کا جواب صارفین کو دینا چاہیے۔ اودھیش ورما نے مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ ریاستی حکومت ایک غیر جانبدار کمیٹی بنا کر اس معاملے پر عوامی مقام پر بحث کرائے۔ ادھر یوپی میں بجلی کمپنیوں کی نجکاری کی پُرزور مخالفت کرتے ہوئے بجلی کرمچاری سنیوکت سنگھرش سمیتی نے 6 دسمبر کو ملک گیر مظاہرہ کا اعلان کیا ہے۔ اس سلسلے میں سبھی اضلاع اور منصوبوں پر ※بجلی پنچایت' کرکے وسیع عوامی بیداری مہم چلائی جائے گی۔

لکھنؤ میں ہوٹل کے باہر سے لڑکی کا اغوا

8 افراد نے کی اجتماعی عصمت دری، سڑک پر چھوڑ کر فرار

لکھنؤ :2 دسمبر (پی این ایس) کار سواروں نے پی جی آئی میں واقع ہوٹل کے باہر سے ایک لڑکی کو اغوا کر لیا۔ لڑکی کو مارنے کے بعد وہ اسے گھسیٹ کر ایک کار میں لے گئے اور اسے شہر سے تقریباً 150 کلومیٹر دور لے گئے اور اس کے ساتھ اجتماعی عصمت دری کی۔ لڑکی کی حالت بگڑنے پر ملزم اسے سڑک کنارے چھوڑ کر بھاگ گیا۔ لڑکی نے پریشان حالت میں کسی طرح پولیس کو اطلاع دی۔ ہفتہ کو متاثرہ نے قنوج تروا کے رہائشی کشن یادو، وویک یادو، اکھلیش یادو، دھرمیندر یادو، رنجیت یادو، سنیل یادو، شانی اور دیگر کے خلاف مقدمہ درج کرایا۔ 24 سالہ لڑکی لکھنؤ کے کرشن نگر میں اپنے خاندان کے ساتھ رہتی ہے۔ پولیس کے مطابق وہ مغربی بنگال کی رہنے والی ہے۔ لڑکی نے پولیس کو بتایا کہ 23 نومبر کو وہ اپنے دوست سے ملنے پی جی آئی رائے بریلی روڈ پر واقع ہوٹل گئی تھی۔ دس بجے کے قریب وہ اپنے دوستوں کے ساتھ ہوٹل سے باہر آئی اور ٹیکسی کا انتظار کر رہی تھی۔ اتنے میں دو کاریں آکر رک گئیں۔ متاثرہ کے مطابق اس کی پٹائی کرتے ہوئے نوجوان اسے گھسیٹ کر ایک کار میں لے گئے اور شہر سے تقریباً 150 کلومیٹر دور لے گئے۔ جہاں اسے ایک ویران جگہ پر 8 افراد نے اجتماعی زیادتی کا نشانہ بنایا۔ اس کی حالت بگڑتی دیکھ کر ملزم اسے تیلی باغ میں چھوڑ کر بھاگ گیا۔ متاثرہ نے کسی طرح پی جی آئی پولیس کو اطلاع دی۔ جس کے بعد اسے علاج کے لیے نرسنگ ہوم میں داخل کرایا گیا۔ ہسپتال سے چھٹی ملنے کے بعد متاثرہ ہفتہ کو پی جی آئی تھانے پہنچی اور ملزم کے خلاف مقدمہ درج کرایا۔ انسپکٹر پی جی آئی روی شنکر ترپاٹھی نے بتایا کہ متاثرہ کی شکایت پر ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ مشتبہ افراد کو حراست میں لے کر پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔

اے ایم یو کے شعبہ نباتیات کے اسکالرز کو ایوارڈ سے نوازا گیا

علی گڑھ، 2 دسمبر: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے شعبہ نباتیات کے اسکالرز ثناء بصری، محمد سہیل اشرف، آفرین اختر اور نیہا چورسیا کو نیسا۔ جونیئر سائنسدانوں ایوارڈ 2024 اور نیسا۔ ینگ سائنٹسٹ ایوارڈ 2024 سے نوازا گیا ہے۔ یہ ایوارڈ حال ہی میں بنارس ہندو یونیورسٹی اور نیشنل انوائرنمنٹل سائنس اکیڈمی (نیسا) کے اشتراک سے منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس کے دوران پیش کیے گئے۔ پروفیسر الطاف احمد اور ڈاکٹر سعد بن جاوید کی رہنمائی میں ان نوجوان محققین نے اپنی غیر معمولی سائنسی خدمات سے شعبہ نباتیات اور اے ایم یو کا نام روشن کیا ہے۔

یوپی کے میڈیکل ہیلتھ فیڈریشن کے عہدیداروں نے بلرام پور اسپتال کے نئے مقرر کردہ ڈائریکٹر ڈاکٹر سشیل پرکاش سے ملاقات کی

لکھنؤ۔ اتر پردیش کے میڈیکل ہیلتھ فیڈریشن کے عہدیداروں نے بلرام پور اسپتال لکھنؤ کے نو تعینات چیف سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر سشیل پرکاش سے ملاقات کی، جس میں بنیادی طور پر ضلع صدر کپل ورما، نائب صدر سرویش پاٹل، نائب صدر رجت یادو، ریاستی ترجمان سنیل کمار اور بہت سے لوگ موجود تھے۔ ممبر ستیہ پرکاش سمیت ممبران موجود تھے۔ وفد نے کہا کہ ڈاکٹر پرکاش نے ہسپتال کے رکے ہوئے کام کو فوری طور پر شروع کرنے میں تمام طبقوں سے تعاون طلب کیا جس پر وفاق نے ہر ممکن مدد کی یقین دہانی کرائی۔ ڈاکٹر سشیل نے کہا کہ مریض کی دلچسپی کے بعد سب سے بڑا مفاد ملازم کا مفاد ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم مل کر ہسپتال کو نئی بلندیوں پر لے جائیں گے۔ اس موقع پر اسپتال کے چیف میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر سنجے تیوتیا اور سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر ہمانشو بھی موجود تھے۔

بی جے پی کو اقتدار سے ہٹانے کے لیے جیل بھی جانا پڑے تو جاؤں گا: شیو پال یادو

باغپت: 2 دسمبر (پی این ایس) اتر پردیش کے باغپت کا دورہ کرنے والے ایس پی رہنما اور ملائم سنگھ کے بھائی شیو پال یادو نے بڑا بیان دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر سماج وادی پارٹی کو اتر پردیش میں بی جے پی کو اقتدار سے بے دخل کرنے کے لیے احتجاج سے لے کر جیل بھرو تحریک تک کرنا پڑے تو وہ کرے گی۔ اس کے ساتھ شیو پال یادو نے بھارتیہ جنتا پارٹی پر فسادات بھڑکانے کا بھی الزام لگایا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی کے وزراء اور لیڈروں کو جھوٹ بولنا اور فساد برپا کرنا سکھایا جاتا ہے۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے شیو پال یادو نے ڈپٹی سی ایم کے اس بیان پر ردعمل ظاہر کیا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ایس پی میں ہر کوئی فسادی ہے۔ شیو پال یادو نے کہا کہ حکومت کے کہنے پر پولیس کی گولیوں سے ہلاکتیں ہوئیں، مسلمانوں پر ظلم کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ بی جے پی انڈیا اتحاد سے خوفزدہ ہے۔ بی جے پی حکومت پر حملہ کرتے ہوئے شیو پال یادو نے کہا کہ یہ جمہوریت کا قتل کر رہی ہے۔

بزم خواتین کے زیر اہتمام مشاعرہ خواتین کا منعقد

لکھنؤ۔ پچھلے دنوں جس طرح سے عورتوں کے خلاف جرائم بڑھے ہیں، ایسا ساری دنیا میں کہیں نہیں ہے۔ آج بزم خواتین کے زیر اہتمام منعقدہ مشاعرہ خواتین میں بیگم شہناز سدرت نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ اب تو حق بولنا ہی ہوگا۔ کیونکہ مردوں نے عورتوں پر اجارہ داری کے چلتے ان کے پیروں میں تہذیبی، سماجی اور اقتصادی بیڑیاں ڈال دی ہیں۔ سب کو معلوم ہے کہ شائستگی عورت کا زیور ہے مگر اسی شائستگی کی آڑ میں اسے کمزور اور بیوقوف بنایا جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ آبروریزی کے کیسز میں اضافہ ہو رہا ہے۔ سرکاروں کو اس پر سخت کارروائی کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد بزم خواتین کے زیر اہتمام مشاعرہ خواتین کا انعقاد ہوا جس میں بطور مہمان خصوصی شامہ اسدالدین شریک ہوئیں جبکہ مہمان ذی وقار کرشنا راجپوت تھیں۔ ذکرہ خان کے نعتیہ کلام سے مشاعرے کا آغاز ہوا۔ مہمان خصوصی نے کہا کہ بزم خواتین لکھنؤ کی خواتین کی سب سے قدیم تنظیم ہے جس کا اصل مقصد دینی و دنیاوی علوم کے ساتھ خواتین میں سماجی، تہذیبی، ادبی اور سیاسی ذوق پیدا کرنا ہے۔ آج کے مشاعرے کا انعقاد بھی خواتین کی چھپی ہوئی صلاحیتوں کو اُجاگر کرکے سامنے لانا ہے اور مجھے خوشی ہے کہ ہماری تنظیم کے ممبران ہر محاذ پر اپنے جھنڈے گاڑ رہے ہیں۔

آر ڈی ایس او ہاسپٹل میں ایڈز کے عالمی دن کے موقع پر بیداری پروگرام کا انعقاد

لکھنؤ۔ آر ڈی ایس او اسپتال میں ایڈز کا عالمی دن منایا گیا۔ اس پروگرام میں ڈاکٹر سرجیت پرتاپ سنگھ نے ایڈز کی بیماری کی وجوہات اور اس کے مضر اثرات کے بارے میں بتایا۔ ایڈز سے متعلق معاشرے میں پھیلی غلط فہمیوں کے بارے میں بات کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ کس طرح گھر والے مریض کو ذہنی طور پر حوصلہ دے کر اس بیماری کے خلاف جنگ میں اس کا ساتھ دے سکتے ہیں۔ سینئر ڈی ایم او ڈاکٹر انوج کمار سنگھ نے بتایا کہ ایڈز کے مریض کو کس طرح نئے جراثیم سے بچایا جا سکتا ہے اور یہ بھی بتایا کہ ایڈز کے مریض کے علاج کے دوران طبی عملے کو کیا احتیاط کرنی چاہیے۔ اس پروگرام میں ڈاکٹر ستیش کمار بھی موجود تھے۔

لکھنؤ کے V2 مال میں زبردست آتشزدگی

فائر بریگیڈ کی چار گاڑیاں موقع پر، لاکھوں کا سامان جل کر خاکستر

لکھنؤ: 2 دسمبر (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ کے پی جی آئی تھانہ علاقے میں پیر کی صبح تقریباً 30.9 بجے V-2 کارگو میں زبردست آگ لگ گئی۔ آگ مال کی دوسری اور تیسری منزل میں لگی۔ چونکہ یہ کپڑے کا شوروم تھا اس لیے آگ بہت تیزی سے پھیل رہی تھی۔ اطلاع ملتے ہی پی جی آئی فائر اسٹیشن پہنچ گیا۔ اس کے بعد فائر بریگیڈ کی دو گاڑیاں موقع پر پہنچ گئیں۔ آگ کی شدت کو دیکھتے ہوئے مزید دو فائر ٹینڈرز کو موقع پر طلب کیا گیا۔ تقریباً 2 گھنٹے کی محنت کے بعد آگ پر قابو پایا گیا، پی جی آئی تھانے کے علاقے میں رام کشن کی عمارت ہے، جس میں V-2 مال کھلا ہے۔ جس میں کپڑوں کے شوروم کے علاوہ دیگر گھریلو ضروریات بھی دستیاب ہیں۔ پیر کی صبح مال سے اچانک دھواں نکلتا دیکھ کر آس پاس کے لوگوں نے اطلاع ملنے پر فائر اسٹیشن کو اطلاع دی، تقریباً 20 منٹ بعد فائر بریگیڈ کی ٹیم موقع پر پہنچی اور دیکھا کہ آگ دوسری منزل سے تیسری منزل تک تیزی سے پھیل چکی ہے۔ آگ لگنے کے سبب عمارت دھویں سے بھر گئی۔ وی ٹو مال سے متصل دکاندار آگ کے تیزی سے پھیلنے سے خوفزدہ ہوگئے۔ آگ کا دھواں اور شعلے دور سے دکھائی دے رہے تھے تاہم فائر بریگیڈ ٹیم کی کوششوں سے بڑا حادثہ ٹل گیا۔

حکومت گنے کی قیمت 500 روپے کرے: محبوب انصاری

دیوبند: 2 / دسمبر (ایچ ایف خان) کسان یونین کے جنرل سکریٹری محبوب انصاری اتوار کو دیوبند پہنچے۔ یہاں یونین سے وابستہ کسانوں نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ اس دوران کسانوں کے مختلف مسائل پر بات چیت ہوئی۔ گنے کی قیمت 500 روپے فی کوئنٹل کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ یونین کے مقامی دفتر میں منعقدہ میٹنگ میں محبوب انصاری نے کہا کہ حکومت کسانوں کو فائدہ مند قیمت کے بجائے ان کی لاگت کی بھی قیمت نہیں دے رہی ہے۔ انہوں نے حکومت سے گنے کی قیمت کم از کم 500 روپے فی کوئنٹل کا اعلان کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مسلسل شکایات موصول ہو رہی ہیں کہ سہارنپور مظفر نگر اسٹیٹ ہائی وے پرٹول پر ملازمین کسانوں کے ساتھ بدتمیزی کر رہے ہیں۔

جشن صحت معید رہبر و جشن سالگرہ محمد علی علوی

لکھنؤ ۲؍ دسمبر: بزم زندہ دلان اودھ کے زیر اہتمام مشاعرہ بعنوان "جشن صحت معید رہبر لکھنوی وجشن سالگرہ ولادت محمد علی علوی منعقد ہوا۔ پروگرام کی سرپرستی منظور احمد سابق ڈی آئی جی نے جبکہ صدارت کہنہ مشق شاعر مرزا شارق لاہرپوری نے کی۔ نظامت کے فرائض قاری حسنین رجولوی نے انجام دئے۔ تلاوت کلام اللہ سے آغاز ڈاکٹر ہارون رشید نے کیا۔ نعت پاک عرفان لکھنوی نے پیش کی۔ کنوینر مشاعرہ، عقیل غازی پوری نے شعراء کا استقبال کیا۔ مہمانان خصوصی کے طور پر ایم، اے، حسیب ایڈوکیٹ، ڈاکٹر ریاض الحق، اکمل شیخ، ڈاکٹر اسرار الحق قریشی، اسلم ایڈوکیٹ وغیرہ نے شرکت کی۔ جن شعراء نے اپنا کلام پیش کیا ان کے اسمائے گرامی اس طرح ہیں: مرزا شارق لاہرپوری، معید رہبر لکھنوی، عرفان لکھنوی، قاری حسنین رجولوی، ڈاکٹر ہارون رشید، ڈاکٹر رضوان الرضا رضوان، ڈاکٹر ڈی، کے سریواستوا علیم، ، حامد لکھنوی، عاصم ملیح آبادی، نیر بسوانی، وقار کاشف، محشر گونڈوی، ماجد نثار آشتی، طارق سخا، داور رضا، ڈاکٹر منصور حسن خاں، جلال لکھنوی، حشیم فاروقی، عقیل غازی پوری، سمیع سدھارتھ نگری، محسن عظیم، ارشد طالب، التمش لکھنوی، ابرار صارم، ناظم بریلوی، امیر فیصل، سلمان ظفر پہانوی، وندنا ورما انم، درویش خان، طلحہ لکھنوی اور محمد علی علوی وغیرہ۔ اس موقع پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے جو اشعار پڑھے گئے وہ حسب ذیل ہیں:

امداد کیا اور نشاں اس کا نہ رکھا
اک ایسا کیلنڈر ہیں محمد علی علوی
اللہ دعا ہے، رہیں صد سال سلامت
اس سال پچھتر ہیں محمد علی علوی
(عاصم ملیح آبادی)

کیا ہے خلق خدا پر جو خرچ اپنا مال
تمام رنج و مصائب دئے خدا نے ٹال
ہوئے ہیں آج پچھتر برس کے علوی میاں
مری دعا ہے سلامت رہیں ہزاروں سال
(حافظ ارشد طالب)

ڈاکٹر مخمور کاکوروی نے بذریعہ واٹس ایپ اپنا قطعہ ارسال کیا۔

مرا ہمدم ہے رہبر، شاعر و فنکار اچھا ہے
سخن میں دلکشی ہے لہجہ گفتار اچھا ہے
میں اے مخمور اس جشن صحت کے خاص موقع پر
خدا کا شکر ادا کرتا ہوں اب بیمار اچھا ہے
(ڈاکٹر مخمور کاکوروی)

شرکاء میں سیف الاسلام کے علاوہ ہاسٹل میں رہنے والے طلبہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی آخر میں محمد علی علوی نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

اودھ نامہ

جن بوتل میں بند بھی ہوسکتا ہے

سابق چیف جسٹس آف انڈیا نے اپنی میعاد کار میں کچھ ایسے فیصلے کئے جس نے مسلمانوں کے زخموں پر مرہم کا کام کیا اور کچھ ایسے فیصلے بھی دئے کہ جس کے دور گامی کے اثرات اب سامنے آرہے ہیں جیسے کہ انھوں نے گیان واپی مسجد کے سروے کا حکم دے کر 1990 میں بنے مذہبی مقامات کے تحفظ کا قانون جلا کر راکھ کردیا۔اور ہندوستان کی تاریخی مسجدوں ارکانقاہوں پر ایک آفت سی آگئی اور اب آئے دن ایک نہ ایک مسجد کے خلاف مقدمہ دائر کیا جارہا ہے اور اسے سنوائی کے لئے منظور کیا جارہا ہے،عدالتیں نوٹس جاری کر رہی ہیں۔حد تو تب ہوئی گئی کہ جب سنبھل کی جامع مسجد کے بارے میں مقدمہ دائر کیا گیا کہ یہ مسجد ہری ہر مندر کو توڑ کر بنائی گئی ہے اور اس کے آثار اب بھی موجود ہیں۔جج صاحب نے فوراً اس کو منظور کیا اور دوسرے فریق کو سنے بغیر سروے کا حکم جاری کردیا اور دو گھنٹے کے بعد سروے کاروائی شروع بھی ہوگئی۔عدالت جسے انصاف کا مندر کہا جاتا ہے وہیں انصاف کی بنیادوں کو اکھاڑ پھینکا گیا۔کوئی بھی فیصلہ کوئی بھی حکم بنا دوسرے فریق کو سنے جاری ہی نہیں کیا جاتا لیکن ایسا لگتا ہے کہ مدعی سے زیادہ جج صاحب جلدی میں تھے،چنانچہ سروے ہوا اور ایک بار میں رپورٹ تیار نہیں ہوسکی تو دوبارہ بھی سروے کے لئے پہنچ گئے اور ساتھ میں بجائے سرکاری آدمیوں کے وہ کچھ ایسے لوگوں کو بھی لے گئے جو مسجد میں گھس گئے اور جن کے نعرے بازی کی وجہ سے فساد کو ہوا ملی۔اور پھر وہی ہوا کہ جو کچھ شرپسند لوگ چاہتے تھے۔یعنی احتجاج کرنے والوں پر گولیاں چلیں اور سات مسلمان شہید ہوگئے تو تشدد کی آگ بھڑک اٹھی۔حکومت اور انتظامیہ میں کوئی سنوائی نہیں ہوئی تو سپریم کورٹ سے رابطہ کیا گیا جو اب بھی ایک ایمید کی کرن باقی ہے۔

سنبھل سانحہ کے بعد عدالتِ عظمیٰ میں اس بابت زیر التواء مقدمہ پر سماعت کی گذارش کی گئی تو 4 دسمبر کی تاریخ مل گئی۔اب چیف جسٹس سنجیو کھنہ کا امتحان ہے کہ وہ فتنہ وفساد کے اس دروازے کو پوری طرح بند کردیں یا کوئی ایسی کھڑکی کھلی چھوڑ دیں کہ جس سے شرانگیزی ہوتی رہے۔سنبھل میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی برقرار رکھنے کی خاطر جامع مسجد کے مزید سروے پر روک لگا کر سپریم کورٹ نے ایک مثبت پیغام ضرور دے دیا ہے۔جس نے مسلم فریق کو اپنی بات پیش کرنے کے لیے مناسب وقت دینے کا حکم دیا۔عدالت عظمٰی نے نچلی عدالتوں کو ہائی کورٹ سے واضح ہدایت نہ ملنے کی صورت میں کارروائی کرنے پر روک لگادی۔چیف جسٹس سنجیو کھنہ کی سربراہی والی بنچ نے معاملے کی سنگینی کو پیش نظر ہم آہنگی کو مقدم رکھتے ہوئے مسجد کمیٹی کو ہائی کورٹ سے رجوع کرنے کا مشورہ دیا۔بینچ نے نچلی عدالت میں پیش کی جانے والی سروے کمشنر کی رپورٹ کو بھی شائع ہونے سے روکنے کی خاطر سیل بند لفافے میں محفوظ کرنے کا حکم دیا۔اس معاملے میں عدالت نے یوگی حکومت کو غیر جانبداری کا مظاہرہ کرنے کی نصیحت کر کے زبردست جوتا مارا اور ہدایت دی کہ وہ امن وامان برقرار رکھنے کے لئے اقدامات کرے۔

سی جے آئی کی گہری تشویش کا اندازہ ان کے حکمنامہ میں درج الفاظ سے لگایا جاسکتا ہے۔انہوں نے سخت ہدایت دیتے ہوئے لکھا کہ ''امن اور ہم آہنگی کو برقرار رکھنا ہوگا۔ہم نہیں چاہتے کہ کچھ بھی ہو...... ہمیں مکمل طور پر غیر جانبدار رہنا ہوگا اور اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ کچھ بھی غلط نہ ہو''۔بی جے پی کے نزدیک تو انسانی جان کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے مگر ملک کا ہر ادارہ اس کی مانند بے حس بھی نہیں ہے۔سنبھل میں اتر پردیش کی پولیس نے پہلے تو ہندو شرپسندوں کو مسجد میں گھسنے کا موقع دیا۔ان کو اشتعال انگیز نعرے لگانے سے نہیں روکا بلکہ خود بھی گالی گلوچ پر اتر آئی۔اس پر مسلمانوں نے احتجاج کیا تو ان پر سیدھے گولی چلادی گئی۔اسی لیے عدالت کو پھٹکار لگانی پڑی مگر یوگی کی یوپی پولیس عادی مجرم ہے۔ایک سے زائد مواقع پر ملک کی مختلف عدالتوں نے یوپی پولیس کو غیر جانبداری سے کام کرنے اور اپنے فرائض پوری سنجیدگی اور دیانتداری کے ساتھ انجام دینے کی نہ صرف ہدایت دی ہے بلکہ سرزنش بھی کی ہے۔اپنی ہدایت میں جسٹس کھنہ نے بلاواسطہ مودی کو لپیٹتے ہوئے کہا کہ ایک معاملے پر پورے ملک کے امن وامان کو بھینٹ نہیں چڑھایا جاسکتا۔مقدمہ کی سماعت کے دوران جامع مسجد کمیٹی کی جانب سے سینئر وکیل حذیفہ احمدی نے اپنے مؤکل کے لیے قانونی حقوق استعمال کرنے کا موقع طلب کرتے ہوئے کہا کہ 1991 کے عبادت گاہ قانون کی موجودگی میں کسی بھی مسجد یا عبادت گاہ کے سلسلے میں ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا جاسکتا۔اس قانون میں بہت واضح طور پر کہا گیا ہے کہ 1947 سے پہلے کی عبادت گاہوں میں کوئی سروے نہیں ہوگا،کوئی جانچ نہیں ہوگی اور ان کو بدلا نہیں جاسکے گا۔مسجد کمیٹی کے وکیل احمدی نے بجا طور پر سابق چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ کی جانب سے گیان واپی مسجد کے سروے کی اجازت دینے کے فیصلے کو غلط اور عبادت گاہ قانون کے منافی قرار دیا۔ان کے مطابق مسجد کے سروے کی رپورٹ عام کردی گئی اور اب وہاں پوجا ہورہی ہے۔اس سے گیان واپی مسجد کی ہیئت بدل گئی ہے۔انھوں نے سنبھل میں مقامی عدالت کی جانب سے شاہی جامع مسجد کے سروے کا حکم دینے یا اجمیر کی عدالت کا خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ پر مندر ہونے کے دعوے کی درخواست منظور کر کے اس پر نوٹس جاری کرنے کو غلط اور غیر قانونی بتایا۔چیف ایڈوکیٹ احمدی نے تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں ایسے 10 مقدمات زیر التوا ہیں،جہاں فوراً سروے کا حکم دے دیا گیا اور سروے کمشنر بھی تعینات کردیا گیا۔انہوں نے درخواست کی کہ ایسے احکامات پر روک لگائی جائے۔

سپریم کورٹ کی واضح ہدایات کے بعد مسلم فریق تو یقینی طور پر الہ آباد ہائی کورٹ جائے گا جہاں اس حوالے سے پہلے ہی کئی پی آئی ایل زیر سماعت ہیں۔سپریم کورٹ کی واضح ہدایات کے بعد وزیر اعلیٰ کا تو کوئی بیان سامنے نہیں آیا لیکن یہ ضرور ہوا کہ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرشاد موریہ نے کہا کہ سنبھل میں امن وامان کے قیام کے لیے سپریم کورٹ کی ہدایت پر حکومت عمل کرے گی۔دوسرے نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے بھی عدالت کے حکم کا احترام کرنے اس پر عمل درآمد کی یقین دہانی کرتے ہوئے کہا کہ کسی کو قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔نظم ونسق کو برقرار رکھا جائے گا اور تشدد کے واقعہ کی غیر جانب دارانہ جانچ کی جائے گی۔عدالتِ عظمیٰ اگر چاہے تو اس جن کو پھر سے بوتل میں بند کرسکتی ہے مگر وہ ایسا کریں گے یا نہیں یہ وقت بتائے گا،جس کا ہم سب کو انتظار ہے۔

نیا عالمی موسمیاتی فنڈ ناکافی: ہندوستان

اسد مرزا

گزشتہ ہفتے، اس وقت تاریخ رقم ہوئی جب 200 ممالک، جن میں سے زیادہ تر گلوبل ساؤتھ سے تھے، نے گلوبل نارتھ کو موسمیاتی تبدیلیوں کے واجبات کی ادائیگی کے لیے مجبور کیا، جس کے نتیجے میں، گلوبل ساؤتھ نے اپنی ماضی کی کوتاہیوں کے لیے فنڈز مختص کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے گلوبل ساؤتھ (یعنی کہ ترقی پذیر یا غیر ترقی یافتہ ممالک) کے بیشتر ممالک کو اپنی معیشتوں اور شہریوں پر تیز رفتار موسمیاتی تبدیلیوں کے منفی اثرات کو کم کرنے کے بارے میں بہت زیادہ مشکلات کا سامنا ہے۔اقوامِ متحدہ کے بیشتر ممالک نے گزشتہ ہفتے باکو، آذربائیجان میں COP29 میں ایک نئے موسمیاتی معاہدے پر اتفاق کیا، جس میں امیر ممالک نے وعدہ کیا ہے کہ وہ 2035 تک غریب ممالک کو سالانہ 300 بلین ڈالر فراہم کریں گے تاکہ موسمیاتی بحران کے بڑھتے ہوئے تباہ کن اثرات سے نمٹنے میں ان کی مدد کی جا سکے۔ لیکن ترقی یافتہ ممالک کے اس معاہدے کو گلوبل ساؤتھ کے زیادہ تر ممالک نے انتہائی ناکافی قرار دیا ہے۔ یہ معاہدہ دو ہفتوں سے زیادہ کی تلخ تقسیم اور اختلافی بات چیت کے بعد طے ہو پایا، بائیکاٹ، سیاسی جھگڑوں اور جیواشم ایندھن کے زیادہ استعمال کو روکنے کے موضوع پر بعض اوقات یہ خدشہ بھی ہوا کہ مذاکرات شاید ٹھپ ہوجائیں کیونکہ کمزور اور چھوٹے جزیروں کی ریاستوں اور کم ترقی یافتہ ممالک کی نمائندگی کرنے والے گروپ نے ہفتے کے روز مذاکرات کا بائیکاٹ بھی کر دیا۔ لیکن اتوار کو، ڈیڈ لائن کے تقریباً 30 گھنٹے کے بعد بالآخر تقریباً 200 ممالک کے درمیان ہونے والے معاہدے پر اتفاقِ رائے قائم ہوگیا۔

نیا موسمیاتی عالمی فنڈ

یہ نیا معاہدہ 2035 تک سالانہ 300 بلین ڈالر گلوبل ساؤتھ کے ممالک کو فراہم کرے گا، جس سے امیر ممالک کے 2020 تک موسمیاتی فنانس میں سالانہ 100 بلین ڈالر فراہم کرنے کے سابقہ وعدے کو تقویت ملے گی۔ اس سے پہلے کا ہدف دو سال کی تاخیر سے، 2022 میں پورا ہوا، اور 2025 میں ختم ہوجائے گا۔ اس معاہدے میں اگلے سال کے موسمیاتی سربراہی اجلاس کے لیے زمینی کام بھی کیا ہے، جو کہ ایمیزون کے جنگلات میں برازیل میں منعقد کیا جائے گا اور جہاں اگلی دہائی کے موسمیاتی عمل کا نقشہ بنایا جائے گا۔ باکو اجلاس نے صنعتی ممالک کی مالی ذمہ داری پر بحث کو اپنا خاص موضوع بحث بنایا تھا- جن کے جیواشم ایندھن کے تاریخی استعمال کرنے نے گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں سب سے زیادہ اضافہ کیا ہے- تاکہ دوسروں کو موسمیاتی تبدیلی سے بڑھتے ہوئے نقصان کی تلافی کی جا سکے۔ اقوامِ متحدہ کے موسمیاتی سربراہ سائمن اسٹیل نے ان مشکل مذاکرات کو تسلیم کیا جس کی وجہ سے معاہدہ ہوا لیکن اس کے نتائج کو گلوبل وارمنگ کے خلاف انسانیت کے لیے انشورنس پالیسی کے طور پر سراہا بھی۔ "یہ ایک مشکل سفر رہا ہے، لیکن ہم نے ایک معاہدہ کیا ہے... یہ ڈیل صاف توانائی کے فروغ کو برقرار رکھے گی اور اربوں زندگیوں کی حفاظت کرے گی۔" اسٹیل نے کہا۔

> ''آخرکار، ایسا لگتا ہے کہ ترقی یافتہ دنیا کو اپنی غلطیوں کا احساس ہوگیا ہے اور باکو میں COP29 کے اجلاس میں، زیادہ تر مغربی ممالک نے نقصان دہ اخراج کی وجہ سے کرہ ارض کو تباہ کن موسمیاتی تبدیلیوں سے بچانے کے لیے ایک نئے موسمیاتی عالمی فنڈ قائم کرنے پر اتفاق کرلیا ہے۔ تاہم ہندوستان نے اس معاہدے کو ناکافی قرار دیتے ہوئے مسترد کردیا ہے۔''

آب و ہوا کی تباہی

اجتماعی طور پر، مختلف ممالک خاص طور پر ترقی یافتہ ممالک اپنے جیواشم ایندھن کے استعمال کو کم کرنے میں اتنی سست روی کا مظاہرہ کر رہے ہیں کہ بہت سے سائنسدان 1.5 ڈگری سیلسیس کے ہدف کو عملی طور پر ناقابلِ حصول سمجھتے ہیں۔ ان ممالک سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ فروری 2025 کی آخری تاریخ سے پہلے آنے والے مہینوں میں اخراج میں کمی کے تازہ ترین ہدف طے کرسکیں گے۔ تاہم زیادہ تشویش چین اور امریکہ پر مرکوز ہے، جو کہ دنیا کے سب سے بڑے گرین ہاؤس گیس خارج کرنے والے ممالک ہیں، گو کہ مختلف وجوہات کی بنا پر۔ چین عالمی اخراج کے 30 فیصد اور گزشتہ دہائی کے دوران اخراج میں دنیا کے تقریباً تمام اضافہ کے لیے ذمہ دار ہے۔

دوسری جانب امریکی عہد اس جانب اشارہ کرے گا کہ صدر بائیڈن کی انتظامیہ یہ یقینی بنانے کی کوشش کرے کہ اس کے دستخط شدہ آب وہوا سے متعلق قانون سازی، افراطِ زر میں کمی کا ایکٹ، صدر منتخب ڈونلڈ ٹرمپ کے نئے دورِ اقتدار کے دوران بھی پابندیِ عمل رہے گا۔ بہت سے اندرونی ذرائع کے مطابق، سعودی عرب نے کانفرنس میں انتہائی منفی کردار ادا کیا۔ اطلاعات کے مطابق، ایک سعودی اہلکار نے مکمل مشاورت کے بغیر ایک اہم متن کو تبدیل کرنے کی کوشش کی۔ زیادہ تر پیٹرول بیچنے والے ممالک نے بھی بار بار کوشش کی کہ "جیواشم ایندھن سے جلد منتقلی" کے حوالہ جات کو معاہدے کے متن سے ہٹا دیا جائے، جس پر گزشتہ سال کے COP28 سربراہی اجلاس میں اتفاق کیا گیا تھا۔

دبئی، متحدہ عرب امارات میں گزشتہ سال کے موسمیاتی سربراہی اجلاس میں، مختلف ممالک نے پہلی بار جیواشم ایندھن اور گلوبل وارمنگ کے درمیان تعلق کو تسلیم کیا تھا، اور وسط صدی تک جیواشم ایندھن سے "منتقلی" پر اتفاق کیا تھا۔ فنانس سے متعلق نئے معاہدے نے بالآخر جیواشم ایندھن سے جلد منتقلی پر گزشتہ سال کے اتفاق رائے کے عزم کی توثیق بھی کی ہے۔ تاہم مندوبین نے ایک علیحدہ دستاویز کو مسترد کردیا جس میں نظریاتی طور پر، فوسل فیول سے جلد منتقلی پر توجہ مرکوز کی گئی تھی، لیکن ان کا ترمیم کے کئی دور ختم ہونے کے بعد تک ذکر نہیں ہوا اور نہ ہی نئے معاہدے میں ان کا ذکر ہوا۔ تاہم، بہت سے مذاکرات کاروں اور سفارت کاروں نے کہا کہ مسٹر ٹرمپ کے انتخاب نے دنیا بھر میں بڑھتی ہوئی ایک دوسرے سے جڑی ہوئی معیشتوں کی تبدیلی کو تیز کرنے کی ضرورت کے ارد گرد فوری ضرورت کا احساس بھی پیدا کیا ہے، جن میں سے بہت سے اب بھی زیادہ تر جیواشم ایندھن جیسے کوئلے، تیل اور گیس پر منحصر ہیں۔ یہ معاہدہ، جو قانونی طور پر کسی ملک کو پابند نہیں کرتا ہے اور بڑے پیمانے پر سفارتی عمل کے ذریعے دباؤ کا کام کرتا ہے، دو ہفتوں کی تفرقہ انگیز بحث کے بعد سامنے آیا کہ کس کو، کون کتنی رقم ادا کرے گا۔

ہندوستانی موقف

ہندوستان نے اپنی طرف سے گلوبل ساؤتھ کے لیے 300 بلین ڈالر کے نئے موسمیاتی مالیاتی معاہدے کو مسترد کر دیا ہے۔ ہندوستان نے مالیاتی پیکج کو اپنائے جانے کے بعد یہ کہتے ہوئے اعتراض اٹھایا کہ یہ بہت کم ہے اور بہت دیر سے آیا ہے۔ ہندوستانی وفد کی سربراہ چاندنی رینا نے اس نتیجے پر مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اس نتیجے سے مایوسی ہوئی ہے اور اس سے واضح طور پر ترقی یافتہ ممالک کی اپنی ذمہ داریاں نبھانے میں عدم دلچسپی ظاہر ہوتی ہے۔" مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہے کہ یہ دستاویز ایک نظری وہم سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ یہ، ہماری رائے میں، ہم سب کو درپیش چیلنج کی وسعت پر توجہ نہیں دے رہا ہے۔ لہٰذا، ہم اس دستاویز کو اپنانے کی مخالفت کرتے ہیں، "انہوں نے مزید کہا۔ 300 بلین ڈالر ترقی پذیر ممالک کی ضروریات اور ترجیحات کو پورا نہیں کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ CBDR (مشترکہ لیکن مختلف ذمہ داریاں) اور ایکوئٹی کے اصول سے مطابقت بھی نہیں رکھتا ہے، اس سے قطعِ نظر کہ موسمیاتی تبدیلی کے اثرات سے جنگ اب اور تیز ہوگئی ہے۔" رینا نے مزید کہا۔ ہندوستان کی حمایت کرتے ہوئے، نائجیریا نے کہا کہ 300$ بلین کا موسمیاتی مالیاتی پیکیج ایک "مذاق" ہے۔ ملاوی اور بولیویا نے بھی ہندوستان کے موقف کی بھی حمایت کی ہے۔☆

لائق رسائی بھارت مہم: ترقی کے 9 برس اور آگے کے لائحہ عمل پر ایک نظر

ارمان علی

اس سے بہتر حسن اتفاق شاید ممکن نہ ہو پاتا۔ ٹھیک اس وقت جب ہم اولوالعزم لائق بھارت مہم (سگمیہ بھارت ابھیان) کے 9 برسوں کا جشن منانے اور اس کا تجزیہ کرنے اور اس پر غور کرنے کی تیاری میں مصروف تھے، سپریم کورٹ نے ایک ایسا سنگ میل فیصلہ دیا جس نے اس مشن کو ایک نئی قوت عطا کردی۔ 8 نومبر کو، عدالیہ عظمیٰ نے مرکزی حکومت کو ہدایت جاری کی کہ وہ معذوری کے شکار افراد کے حقوق سے متعلق ایکٹ 2016 کی دفعہ 40 کے تحت لازمی طور پر ایسے قواعد تشکیل دینے کی ہدایت جاری کی۔ یہ ہدایت، جس کا مقصد عوامی گنجائش اور خدمات کو معذور افراد کے لیے لائق رسائی بنانا تھا، اس نے شمولیت کے سلسلے میں بھارت کی تلاش و جستجو کو ایک نئی قوت عطا کی ہے۔

وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں 2015 میں آغاز کردہ قابل رسائی بھارت مہم ایک وسیع تصوریت کے ساتھ آگے بڑھی تھی: اس امر کو یقینی بنانا کہ تعمیری ماحول، نقل و حمل کے نظام اور اطلاعات و مواصلاتی ایکو نظام کے اندر ہر لحاظ سے رسائی ممکن ہو۔ یہ اپنی نوعیت کی اولین ملک گیر کوشش تھی، جس کا مقصد درجہ اول کے شہروں کی 50 از حد اہم عمارتوں اور درجہ دوئم کے شہروں کی 25 کلیدی عمارتوں کو مکمل طور پر لائق رسائی بنانا تھا۔

مجھے تفصیل سے یاد ہے کہ میں نے اس وقت ریاستوں کے چیف سکریٹری حضرات کی جانب سے منعقدہ متعدد اعلیٰ سطحی میٹنگوں میں شرکت کی تھی جہاں محکموں کو نگرانی اور قابل رسائی اقدامات کے سلسلے میں ذمہ داریاں سونپی گئی تھیں، یعنی انہیں اپنے متعلقہ شعبوں میں تمام تر امر کی نگرانی کرنی تھی۔ ان اجلاسات نے حکومت کے سنجیدہ ارادے کی سنجیدگی کو از سر نو قوت بخشی اور یہ بات بھی ظاہر کی کہ اس طرح کی تغیراتی پہل کے لیے حکومت کے ذریعہ کس پیمانے کی عہد بندگی درکار ہے۔ چنڈی گڑھ جیسے شہر جنہیں ان کی ماہرانہ منصوبہ بندی کے لیے جانا جاتا ہے، نیز بھونیشور اپنی قابل رسائی پہل قدمیوں کے لیے معروف ہے، یہ دونوں شہر اس امر کی روشن مثالیں بن کر ابھرے جو اس مہم کے ذریعہ حاصل کیا جانا تھا۔

اس کے باوجود، اپنی منفرد تصوریت کے ساتھ اس مہم کو اہم چنوتیوں کا سامنا کرنا پڑا، بطور خاص ریاستی سطح پر ایسا ہوا۔ چونکہ لائق رسائی ہونا ریاستی موضوع تھا، لہٰذا اس نے ریاستوں پر نفاذ کا از حد وزن ڈالا، ان میں سے متعدد ریاستیں ان اولوالعزم اہداف کو حاصل کرنے کے لیے کافی نبرد آزمائی میں مصروف ہوگئیں۔ محدود احتساب کا میکنزم اور مرکز و ریاستی حکومتوں کے مابین تال میل کے فقدان کے نتیجے میں ترقی میں مزید رکاوٹیں آئیں۔ اس مہم کے اولوالعزم اہداف مثلاً عوامی بنیادی ڈھانچوں کی از سر نو موزونیت اور ڈیجیٹل لحاظ سے لائق رسائی بنانے کا عمل - متعدد خطوں میں مکمل نہیں ہوسکا۔

سپریم کورٹ نے بروقت طور پر جو دخل اندازی کی اس نے اس مشن میں نئی شدت پیدا کی۔ سفارشات کو لازمی تقاضوں میں بدل کر اس فیصلے نے اس امر کو یقینی بنایا ہے کہ لائق رسائی بھارت کی مہم اپنی فعالیت سے محروم نہیں ہوسکتی۔

آگے کے لائحہ عمل کے سلسلے میں ایک ذاتی نظریہ

اس مہم کے سفر پر غور کرتے ہوئے، میں یقین کرتا ہوں کہ لائق رسائی بھارت 2.0 کو سوچھ بھارت ابھیان جیسی کامیاب پہل قدمیوں کے مماثل ایک مشن موڈ انداز کا طریقہ کار لازمی طور پر اپنانا چاہئے۔ شراکت داران کو مضبوطی کے ساتھ اس کام میں شامل کیا جانا چاہئے۔ احتساب کے میکنزم کو شفاف بنایا جانا چاہئے اور لائق حصول معینہ مدت کا طرز عمل اس تصوریت کو حقائق میں بدل رہے ہیں۔ تبدیلی لانے کے لیے ترغیبات کلیدی ذرائع ثابت ہوسکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، یونیورسٹیاں لائق رسائی ہونے کی سہولت کو این اے اے سی منظوریوں کے لیے ایک کسوٹی قرار دے سکتی ہیں، جبکہ صنعتوں، مقامی بلدیاتی حکومتوں میں اور عوامی اداروں کو آفاقی ڈیزائن کے اصول اپنانے کے لیے انعامات سے نوازا جاسکتا ہے۔

مہم کے تحت لائق توجہ موضوع کو بھی طبیعاتی بنیادی ڈھانچے سے وسعت دے کر مصنوعات، خدمات اور ڈیجیٹل ایکو نظام پر احاطہ کرنے کے لائق بنایا جاسکتا ہے۔ نجی شعبے میں حکومت کی کوششوں میں اپنا تعاون دینے کے زبردست مضمرات موجود ہیں۔ کمپنیاں اپنے دفاتر، مصنوعات اور خدمات میں مبنی بر شمولیت ڈیزائن کے اصول اپنا سکتی ہیں، اس کے علاوہ معذور افراد کی تنظیموں کی شراکت داری (ڈی پی او) معذور برادری کی ضروریات کے سلسلے میں قابل قدر دانشورانہ نظریات فراہم کرسکتی ہے۔ لائق رسائی ہونے کی سہولت کو دونوں یعنی ایک معاشرتی عہد بندگی اور کاروبار کی ایک حکمت عملی کے طور پر تسلیم کرنا بھی تغیر لانے کے معاملے میں معاون ثابت ہوگا۔

غور و فکر سے لے کر عملی پہلو تک

قابل رسائی بھارت مہم کے 9 برسوں نے ایک مضبوط بنیاد ڈال دی ہے، تاہم یہ بات بھی واضح ہے کہ ابھی بہت کچھ کیے جانے کی ضرورت ہے۔ سپریم کورٹ کا فیصلہ امنگوں اور توقعات سے آگے بڑھ کر عملی کارروائی پر مرتکز ہے جس کے تحت لائق رسائی ہونے کے پہلو کو قومی ترجیح دی جاتی ہے۔ کامیابی کے حصول کے لیے، ہمیں ہر سطح پر اجتماعی کوششیں کرنی ہوں گی۔ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کو لازمی طور پر، حکمت عملیوں کو مہذب معاشرے کی تنظیموں کے ساتھ مربوط کرنا چاہئے اور وافر طور پر اس کی حمایت کرنی چاہئے، نجی شعبے کو لائق رسائی ہونے کے تمام تر پہلوؤں کے سلسلے میں اختراع اور سرمایہ کاری کے سلسلے میں کام کرنا چاہئے، اور میڈیا کو اس موضوع کو نمایاں طور پر تشہیر میں رکھنا چاہئے۔

مجھ جیسے شخص جس نے قابل رسائی بھارت مہم کو 9 برسوں میں بالیدہ ہوتے ہوئے ملاحظہ کیا ہے، میں اس کے مضمرات کو لے کر کلی طور پر پُر امید ہوں۔ عمل آوری، شراکت داروں کے ارتباط اور ہمہ گیر پیش رفت پر نئے انداز سے اور تیز تر طریقے سے توجہ مرکوز کرکے، لائق رسائی بھارت 2.0 ایک مبنی بر شمولیت ملک کی تعمیر کے معاملے میں ایک طاقتور کسوٹی ثابت ہوسکتی ہے۔ ایک ایسے بھارت کا خواب جہاں قابل رسائی ہونا محض ایک نظریہ نہ ہو بلکہ سب کے لیے ایک حقیقت ہو، اسے شرمندہ تعبیر کیا جاسکتا ہے شرط یہ ہے کہ ہم اس لمحے کو عزم محکم اور مقصد کے ساتھ بروئے کار لاسکیں۔

☆☆☆

اگزیکیوٹیو ڈائرکٹر (این سی پی ای ڈی پی)، نئی دہلی

ہر مسجد کی تہہ میں بھگوان کیا کریں مسلمان؟

مذمتی بیانات اور قراردادوں سے آگے بڑھنے کی ضرورت ھے

عبدالغفار صدیقی

ایک کے بعد ایک مسجد اور مسلمانوں کے مقدس مقامات کے نیچے کسی نہ کسی مندر کے ہونے کی بات کہہ کر مختلف عدالتوں میں درخواستیں دی جارہی ہیں اور عدالتیں ان درخواستوں کو نہ صرف سماعت کے لیے منظور کررہی ہیں بلکہ فی الفور ایکشن بھی لے رہی ہیں، ایسا لگتا ہے کہ عدالتوں کے نزدیک ملک اور سماج کا سب سے اہم ایشو یہی ہے۔ پہلے سنبھل اور اس کے بعد اجمیر کے معاملہ میں عدالتوں نے جو رویہ اپنایا ہے، اس سے بھارت کی عدلیہ کی شفافیت پر سوالات پیدا ہونا لازمی ہیں۔ یوں تو بھارتی مسلمانوں کو عدالتوں سے کم ہی انصاف ملا ہے۔ جس کی ایک بڑی مثال خود بابری مسجد کا فیصلہ ہے۔ اس کے باوجود بھارتی مسلمان اور ان کے رہنما جس قدر عدالتی کارروائیوں پر یقین رکھتے ہیں اور عدالتی فیصلوں کا احترام کرتے ہیں کوئی اور کرتا نظر نہیں آتا۔ بہرحال یہ تو ہونا ہی تھا۔ ابھی تو ابتداء ہے۔ "آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟" "اور ہوگا بھی کیا؟" "وہی ہوگا جو منظور خدا ہوگا"

مسلمان اکٹھے ہوں کر احتجاج کریں تو ان پر گولیاں چلادی جائیں۔ وہ عدالت جائیں تو تاریخیں لگادی جائیں، وہ کسی سیاسی پارٹی سے فریاد کریں تو انھیں یہ کہہ کر ذلیل کردیا جائے کہ "تم لوگ ہماری پارٹی کو کھل کر ووٹ نہیں کرتے"۔ اپنی جماعتوں اور تنظیموں کی جانب دیکھیں تو وہ ظالموں کی مدح سرائی میں رطب اللسان نظر آئیں۔ پھر آخر کیا کریں مسلمان؟ یہ سوال آج ہر کسی کی زبان پر ہے۔

مسلمانوں کے رہنما کہہ رہے ہیں کہ حکومت نفرت بھڑکا رہی ہے۔ وہ ملک کی سالمیت کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ اس کے وزراء آتش بیانی کر رہے ہیں۔ عدالتیں قانون و آئین کا مذاق بنا رہی ہیں۔ یہ ساری باتیں درست ہیں۔ انھیں یہی کرنا ہے اور کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ابلیس کا یہی رول متعین کیا ہے۔ اسے شرانگیزی کرنے کی ذمہ داری عرش الٰہی سے عطا ہوئی ہے۔ آپ شیطان سے یہ امید کیوں لگائے بیٹھے ہیں کہ وہ اپنی شیطنیت سے باز آجائے۔ خیر و شر کیا معرکہ ازل سے گرم ہے اور ابد تک رہے گا۔ یہاں ہر کوئی اپنا اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔ حکومت کے ذمہ داران اور سنگھ سے وابستہ تنظیموں کے فائر برانڈ نیتا تو آر پار کی بات کر ہی رہے تھے کہ ایک مذہبی رہنما جو آج کل 'پد یاترا' پر نکلے ہوئے ہیں، وہ بھی کہہ رہے ہیں کہ "غزوائے ہند یا بھگوائے ہند میں سے جو ہونا ہے جلد ہوجائے"۔ اس کا مطلب ہے کہ صرف سیاستدانوں کی طرف سے ہی نفرت انگیزی نہیں ہے خود مذہبی خیمے کی جانب سے بھی اس بات کی خواہش ہے کہ ملک میں خون ریزی ہو، خانہ جنگی ہو، ایک دوسرے کے خلاف ہتھیار اٹھائے جائیں اور وطن عزیز کو آگ کے حوالہ کردیا جائے۔ ایسا کہتے ہوئے ان کی زبانیں نہیں لڑکھڑاتیں، ان کے دل نہیں کانپتے۔ اس لیے کہ وہ جانتے ہیں کہ ان کی تعداد زیادہ ہے، وہ منظم اور تیار ہیں، حکومت ان کی پشت پناہ ہے، فوج اور انتظامیہ ان کے ہم رکاب ہے، عدالتیں ان کی ہم خیال ہیں۔ کثرت تعداد کا غرور اور اقتدار کے نشے میں وہ انسانیت کو بھول بیٹھے ہیں۔ وہ یہ بھول بیٹھے ہیں کہ کائنات کا ایک خدا بھی ہے۔ وہ بھول گئے کہ کثرت تعداد سے کوئی جنگ نہیں جیتی جاتی، جب آسمان سے فیصلہ ہوجاتا ہے تو ہزاروں سالہ اقتدار چھوٹی سی ایسٹ انڈیا کمپنی کی آندھی میں اڑ جاتا ہے اور جب خدائی فیصلہ آتا ہے تو برٹش سامراج کا سورج برطانیہ میں ہی غروب ہوجاتا ہے۔ جب اس آسمانی بادشاہت کا فرمان جاری ہوجاتا ہے تو سپر پاورز بھی نہتوں کے سامنے گھٹنے ٹیکنے اور ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہوجاتی ہیں۔ ہمارے جذباتی، مذہبی اور سیاسی لیڈران کو یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ ان کے آگے پیچھے کوئی نہیں ہے۔ اگر وہ خود صاحب عیال نہیں ہیں تو کیا ہوا یہاں ہمارے ہم وطن بھائی تو آل و اولاد والے ہیں۔ ان کی یہ جذباتیت ملک کو جلا کر خاک کردے گی۔

خیر اصل سوال یہ ہے کہ مسلمان کیا کریں؟ میری رائے میں مسلمانوں کو کچھ نہیں کرنا ہے، قانونی کارہ جوئی کے ساتھ ساتھ بس اپنا جائزہ لینا ہے کہ وہ مسلمان ہیں بھی یا نہیں؟ یا صرف ان کے نام ہی مسلمانوں جیسے ہیں۔ یہ جائزہ ہم میں سے ہر کسی کو لینا ہے۔ خواہ وہ عام مسلمان ہو یا خاص مسلمان۔ یعنی وہ امیر ہو یا مامور، امام ہو یا مقتدی، مال دار ہو یا غریب۔ اسے ذرا اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھنا چاہئے کہ وہ کس طرح کا اور کتنے فیصد مسلمان ہے؟ مسلمان کے نزدیک اس کا عقیدہ سب اہم ہے۔ اس کے ایمان اور اسلام کی بنیاد چند عقائد پر ہے۔ اب ذرا توحید کا حال ملاحظہ کریجیے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے نزدیک خدا نام کی کوئی شئی یا تو ہے نہیں یا اگر ہے تو کسی گوشہ میں آرام کررہی ہے۔ جمعہ میں مساجد کا بھر جانا اور باقی پانچ نمازوں میں خالی رہ جانا کیا خدا کے وجود کا انکار نہیں ہے؟ مزارات پر سجدہ ریزیاں، تعویذ کی ڈوریاں، غیر اللہ کے نام پر نذر اور نیازیں شرک کی علامات نہیں ہیں تو اور کیا ہیں؟ معلامات میں بے ایمانی و دھوکا دہی کیا اس امر کا اظہار نہیں ہے کہ نہ خدا ہے نہ آخرت، یہ گروہ بندیاں، مسلکی تنازعات، ان کے نام پر بننے والے فرقے، مناظرہ بازیاں خدا کی کس تعلیم کا نتیجہ ہیں؟ ہمارے اخلاق، ہمارے رسوم و رواج کیا پیغمبر آخر الزماں کی ہدایات و احکامات سے میل کھاتے ہیں؟ ہماری اکثریت کو نماز تک یاد نہیں، قرآن کو سمجھ کر پڑھنے پر ہم نے پابندی لگا رکھی ہے بلکہ اس کو سمجھنا گمراہی قرار دے دیا گیا، اس کی جگہ قصہ کہانیوں نے لے لی ہے۔ آخر ہمارا یہ رویہ کس دین کا غماز ہے؟ ہمارے ائمہ و رہنمایاں دین و مذہب کے رویے، ان کی عوامی اور نجی زندگی میں صحابہ کرامؓ کی کوئی ادنیٰ سی بھی جھلک موجود ہے؟ کارِ خیر کرنے سے پہلے نمود و نام کی خواہش، کیا آخرت کا انکار نہیں ہے؟ کیا ہم وہی مسلمان اور اہل ایمان ہیں جن کے لیے "انتم الاعلون" کا وعدہ ہے؟ کیا ہم کسی پہلو سے "خیر امت" کی میزان پر پورے اتر رہے ہیں؟ کیا ہم جیسے منافقوں کی مدد کے لیے اللہ تعالیٰ فرشتوں کی فوج بھیجے گا؟ اگر ہم بغور جائزہ لیں تو ہماری اکثریت کے اندر ایمان اور اسلام کا دس فیصد حصہ بھی نہیں ہے۔

ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہماری قیادت فرنٹ لائن پر لڑنے کی ہمت تو کیا کرتی وہ بھیڑ کا حصہ بھی نہیں ہوتی۔ آپ جائزہ لیں کہ این آرسی یا دیگر مسائل پر کتنے احتجاجات ہوئے اور اس میں کتنے رہنما شریک ہوئے؟ سنبھل مسجد تنازع میں عام مسلمانوں کی بھیڑ پر پولس نے گولیاں چلائیں، پانچ قیمتی جانیں چلی گئیں کیا ان شہداء میں کسی رہنما کی جان بھی تھی؟ اس سے پہلے بھی ہزاروں بار اس طرح کے حادثات ہوئے ہیں۔ آزادی کے بعد کس جماعت کا امیر یا صدر مسلمانوں کے ایشوز پر پولس کی گولی کا نشانہ بنا۔ لاکھوں کا اجتماع کر کے جان دینے کی بات کرنے والے علماء کے پاؤں میں آزادی کے بعد کانٹا بھی نہیں لگا ہے، ان کے نازک جسموں پر خراش تک نہیں آئی ہے۔ بے چارے غریب مسلمان ہی لقمہ اجل بنتے رہے ہیں۔ اس بات کو عام مسلمانوں کو سمجھنا چاہئے۔ ہماری قیادت اے سی دفاتر اور آراستہ حجروں میں بیٹھ کر بیان بازی کرتی ہے۔ مرغ و ماہی اڑا کر قراردادیں پاس کرتی ہے اور قوم سے حاصل چندہ پر داد عیش دیتی ہے۔ اب ایک حضرت نے اعلان کیا ہے کہ وہ اسی چندے کی رقم میں سے سنبھل کے شہیدوں کو پانچ پانچ لاکھ روپے کی امداد دیں گے۔ کیا کوئی امداد نوجوانوں کی قیمتی جانوں کا بدل ہوسکتی ہے؟

میں جہاں تک سمجھ سکا ہوں یہ حالات ہندوستانی مسلمانوں پر اللہ کی طرف سے عذاب ہیں۔ مسلمان اللہ کی رحمت کے مستحق نہیں ہیں۔ وہ جب تک خود کو اللہ کے فضل و کرم کا مستحق نہیں بنائیں گے لاکھ کوششیں کرلیں یہ حالات سازگار ہونے کے بجائے ناسازگار ہوتے رہیں گے۔ استاذ اپنے نافرمان شاگرد کو انعام نہیں دیتا، والدین اپنی بے عزتی کرنے والی اولاد کو عاق کردیتے ہیں، حکومت اپنے باغیوں کو سولی چڑھادیتی ہے تو ہم اللہ کے باغی اور نافرمان بندے کس منہ سے اللہ سے رحم کی بھیک مانگ رہے ہیں؟ اگر ہم چاہتے ہیں کہ پوری دنیا میں بالعموم اور اپنے وطن میں بالخصوص قعر مذلت سے نکلیں تو خدا کی رحمت کے مستحق بنیں۔ اس کے علاوہ کوئی راستا نہیں ہے۔ آپ لاکھ احتجاج کرلیں، ہزاروں بار عظیم الشان اجتماعات کر کے سیکڑوں قراردادیں پاس کریں، لاکھ عدالتوں کے چکر کاٹیں، بورڈ اور کمیٹیاں بنائیں صورت حال میں کوئی تبدیلی نہیں آنے والی۔ ہاں اگر آپ خود کو مسلمان بنالیں، ملاؤں کا اسلام چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول کا اسلام اپنالیں۔ قصے کہانیاں چھوڑ کر قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھنے لگیں، ہم مانگنے کے بجائے دینے والے بنیں، ایک طرف خیر امت ہونے کا ثبوت دیں اور دوسری طرف دعوتی مشن کو اپنائیں تو مجھے یقین ہے کہ اللہ کی رحمت ہماری جانب متوجہ ہوگی اور ہمارے مسائل حل ہونے لگیں۔ ہوسکتا ہے اللہ اپنا راستا اختیار کرنے والوں کو کسی آزمائش میں مبتلا کرے، لیکن وہ آزمائش ہوگی عذاب نہیں۔ عذاب مجرموں کو دیا جاتا ہے اور آزمائش اپنے دوستوں کی لی جاتی ہے۔

9897565066

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

وقار ناصری بحیثیت ناول نگار

ڈاکٹر وضاحت حسین رضوی

یہ حقیقت ہے کہ کوئی بھی ادب خلا میں پرورش نہیں پاتا۔ ناول میں جو واقعات اور کردار بیان کیے جاتے ہیں ان کا براہ راست تعلق ہمارے سماج، ماحول اور ارد گرد کے حالات سے ہوتا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ واقعات کہاں کے ہوتے ہیں اور یہ کردار معاشرے کی نمائندگی کرتے ہیں یا بہ الفاظ دیگر ناولوں میں کس عہد کی عکاسی کی گئی ہے۔ ان باتوں کی روشنی میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زبان و مکاں کی عکاسی ہی صحیح معنوں میں معاشرہ نگاری ہے اور اس بات کا انکشاف بھی ہوتا ہے کہ ان واقعات اور کرداروں کا تعلق کہاں سے ہے؟ اور کس سے ہے؟

ان باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے اگر وقار ناصری کے ناولوں اور ناولٹ کا جائزہ لیا جائے تو یہ وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ انہوں نے ناول اور ناولٹ کے فن کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے ناول تخلیق کیے ہیں۔ ظاہر ہے کسی ناول نگار کی کامیابی کا راز اس امر میں مضمر ہوتا ہے کہ اسکا ناول حقیقی زندگی سے کتنی مشابہت رکھتا ہے۔ کیا وہ اپنے عصر کی ترجمانی ایمانداری سے کر رہا ہے یا وہ صرف اپنے طرز اظہار کو فکری نوعیت تک محدود رکھتا ہے۔ کیا اس کے کردار فطری انداز میں مکالمہ کرتے ہیں۔ کیا اس میں سماج کی فلاح کا جذبہ موجزن ہے۔ کیا وہ اپنے معاشرے کی نفسیات کا عمیق ادراک رکھتا ہے۔ کیا وہ ہماری تہذیب و ثقافت کا ترجمان ہے۔ جب راقم الحروف نے وقار ناصری کے ناول "دریچے" اور ناولٹ "خزاں کے دنوں میں محبت" کا مطالعہ کیا تو مندرجہ بالا جملہ امور ان کے ناول اور ناولٹ صاف نظر آیا ہے۔

پلاٹ، کردار نگاری، زمان و مکان، زبان و اسلوب کے لحاظ سے وقار ناصری کے یہ ناول اور ناولٹ، فن پر پورے اترتے ہیں۔ زندگی و سماج کی ترجمانی بڑی خوش اسلوبی سے پیش کرتے ہیں۔

ناول "دریچے" ایک ایسے نوجوان کی روداد ہے جس کا تعلق ایک متوسط طبقہ کے خاندان سے ہے۔ یہ خاندان بھی تہذیبی اور ثقافتی شکست و ریخت کا شکار ہے۔ مگر والدین اپنے بیٹے کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرانا چاہتے ہیں اسکے لئے اسکا داخلہ اسکول میں کرا دیا جاتا ہے مگر...... وہاں اسکا دل نہیں لگتا...... کچھ اپنے دوست مل جاتے ہیں جو اسکو آوارہ گردی کی راہ دکھاتے ہیں۔ ناصر ان نوجوانوں کے ساتھ ہو جاتا ہے..... جب والدین ناصر کو اس نوجوان کی صحبت سے بھٹکتا دیکھتے ہیں اور اس میں تعلیم سے کوئی دلچسپی نہیں دیکھتے تو اسے ریلوے میں اپرنٹس شپ کے لئے فارم بھروا دیئے۔ اس طرح اس نوجوان کو اپرنٹس شپ مل گئی۔ دراصل نوجوان ناصر کی زندگی میں جو تبدیلی آئی تھی اور تعلیم میں جو اس کا دل نہیں لگتا تھا اس کے پس پشت ایک کہانی اور بھی تھی وہ کہانی تھی محبت کی شہوار سے محبت کی اور جب وہ اس میں ناکام رہا تو اسکا دل اچاٹ ہو گیا۔ اور وہ اسکول اور گھر سے دور ہوتا گیا۔ اسی درمیان دوسرے دوستوں کی صحبت میں اس عادتیں بگڑ گئیں اور وہ راہ سے ہٹ گیا اور زندگی اس کے لئے مشکل ہو گئی ان حالات میں اسے بہت تلخ تجربے ہوئے زندگی کی وہ سچائیاں اسکے سامنے آئیں جن سے وہ آشنا نہ تھا۔ بہر حال ہر ماحول سے گزر کر وہ زندگی جی رہا تھا۔ مگر ہوا یہ کہ ریلوے میں ہڑتال ہوئی اور مزدور یونین کے لیڈروں کے اپنے مفاد کے لئے ان اپرنٹس والوں کو بھی ہڑتال کرنے کے لئے اکسا دیا۔ جب کہ یہ ابھی نوکری میں نہ تھے نتیجہ یہ ہوا تمام اپرنٹس کو نکال دیا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ نوجواں پھر سڑک پر آ گیا اب اس کے پاس سگریٹ پینے کے پیسے بھی نہ ہوتے تھے۔ گھر سے مانگ نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ وہ گھر والوں کی نظر میں ناکارہ تھا۔ تمام حادثات ہوتے رہے۔ آخرش کچھ ایماندار لیڈروں کی پیروی کی بدولت ان اپرنٹس میں سے کچھ کو پھر سے بلایا گیا۔ مگر ان سے ایک عہد نامہ بھروایا گیا کہ وہ پانچ سال تک کسی طرح کے اس کام میں شامل نہ ہوں گے۔ جو سرکار کے خلاف ہو یعنی آزاد ملک میں بھی احتجاج کے حق سے محرومی کے حکم نامہ دستخط کرنے پڑے۔

ناول کا مطالعہ کرنے پر جو تاثر ابھرتا ہے وہ یہ ہے کہ ناول "دریچے" "ایک فطری پیرائے اظہار کا حامل ہے۔ جس کا پلاٹ اسی کی فنی عمدگی کا مظہر ہے۔ جذبات و احساسات میں ایک حقیقی انداز پایا جاتا ہے۔ اس ناول میں معاشرے کے محاسن و معائب کا بیان بھی ہے۔ جس میں چھوٹی چھوٹی کئی ذیلی کہانیاں ہیں۔ اسلوب کی سلاست و سادگی پائی جاتی ہے۔

جہاں تک اس ناول کے کردار نگاری کا سوال ہے۔ سارے کردار حقیقی اور ہمارے معاشرے کے زندہ کردار معلوم ہوتے ہیں رکزی کردار 'ناصر' کا ہے۔ اس کے تاثرات اور دلی کیفیات پورے ناول میں جابجا نظر آتی ہے۔ شاہوار جس کے ساتھ بچپن کے دن گزرتے ہیں اور دھیرے دھیرے سن بلوغیت تک پہنچتے پہنچتے دلی کیفیات ناصر کی ترجمانی دیکھیے:

"اس وقت تک میں محبت کے مفہوم سے نا آشنا تھا میں نہیں جانتا تھا کہ اس طرح کی قربتیں آگے چل کر چاہتوں میں بدل جاتی ہیں۔ یہ خفگیاں، شکوے شکایت، ہجر فراق کے دفتر بھی کھول دیتی ہے،،

کارخانے میں جہاں ناصر اپرنٹس کرتا ہے۔ اسٹرائک کے دوران اسے نکال دیا جاتا ہے بے روزگاری گھر کی مالی حالت ابتر بھی اور اس کی لاابالی طبیعت کے باعث گھر والوں کی نگاہ میں ذلیل ہوتا رہتا ہے۔ ناول نگار نے اس کے کردار کی ترجمانی کرتے ہوئے اس کے احساسات اس طرح پیش کرتا ہے۔

"اف میرے لئے میرا گھر بھی میرا نہیں تھا ابا ناراض، اماں خفا، بھائی بہن بدظن ہر وقت کی لعنت و ملامت اور پھٹکار۔ جس کا جب دل چاہے گھڑک دیا کرتا۔ میں ابا سے کیا کہتا کہ موج کو دھارے کے ساتھ ہی بہنا ہوتا ہے۔ دریا سے جدا ہو کر موج موج نہیں رہتی پانی بن جاتی ہے۔ اسٹرائیک کا شکار میں ہی نہیں ہوں بلکہ اور بھی ہیں۔ روز روز کی باتوں سے عاجز آ کر میں زیادہ تر باہر رہنے لگا۔ یہ باہری زندگی اور کچھ تو مجھے دے نہ سکی جو کچھ میرا تھا وہ بھی مجھ سے چھین لے گئی۔ میرے اندر بہت سی خرابیاں آگئیں۔"

ناول نگار نے نام کی جنسی جبلیت کو بڑی خوبی سے پیش کیا ہے۔ جب وہ شہوار کو بڑھاتے پڑھاتے ایک مخصوص کیفیت محسوس کرنے لگتا ہے۔

"اکیلے کمرے ہی شہوار کو پڑھاتے پڑھاتے جانے کتنے موسم گذر گئے۔ سردیاں فر کے کوٹ پہنے آتی رہیں، ساون پانی کی چھاگلیں چھلکاتا آتا رہا۔ اور یہ ماہ و سال جاتے جاتے ہمیں وہ سب نعمتیں دیئے گئے جن کے لیے ہم تخلیق کئے گئے تھے۔ شہوار کے جسم سے جوانی کی خوشبو اور مجھ میں خوشبو کا لمس محسوس کرنے کی صلاحیت پیدا ہو چکی تھی۔"

ناصر کے گھریلو حال بالخصوص مالی حالت کا اثرات اور اس کی کیفیات کو ناول نگار نے بڑے موثر انداز میں پیش کیا ہے۔

"میں ابا کے سامنے آتے ہوئے گھبرانے لگا تھا اگر میں ابا کے شانوں کا بوجھ تھوڑا بہت بانٹ لیتا تو یہ دن اتنے روکھے پھیکے نہ ہوتے نہ اتنی پریشانیاں ہوتی۔ میری بے کاری ان کو اور کھائے جا رہی ہیں۔

ایک دوسری جگہ ناصر کے درد کا کرب بیان کرتے ہوئے ناول نگار گھر کی مالی حالات کی حقیقی تصویر پیش کرتا ہے: "ردی بیچ کر جو تھوڑے بہت پیسے ملے اس سے آٹا دال لے کر جب میں گھر پہونچا تو اماں کی جان میں جان آئی۔ رات سے گھر والوں کے منھ میں ایک دانہ بھی نہ پڑا تھا۔،،

ناصر اپنے والد کی اس کے لیے فکر مند ہونے کا احساس کرتے ہوئے کہا ہے:

"ابا مجھے خالی بیٹھے دیکھ کر کڑھتے رہتے۔ اکثر کہتے ابھی وقت ہے پھر سے پڑھنا شروع کر دو۔ کچھ گیا نہیں ہے۔ حوصلے اور محنت سے کام کرو تو زندگی سنور سکتی ہے۔ کہیں نہ کہیں نوکری بھی مل جائے گی۔ میں نے اپنے لیے کسی سے کوئی سفارش نہیں چاہی مگر تمہارے لیے یہ بھی کرونگا۔"

ایک باپ کے جذبہ کو ناول نگار حقیقی پیرائے میں بیان کر دیا ہے۔

ناصر اپنی مالی حالت کو محسوس کرتا ہے۔ اسے شہوار سے بے انتہا محبت تھی اگر وہ بھی صاحب دولت ہوتا تو اس کا ہاتھ مانگ سکتا تھا۔ ناول نگار نے اس کی اس کیفیت یا یوں کہوں کہ احساس کمتری کو اس طرح ظاہر کرتا ہے۔

"اکثر میرا دل بجھ جاتا کیونکہ میں سمجھتا تھا اور جانتا تھا کہ شہوار کے گھر والوں کے لیے پیسہ ہی سب کچھ ہے۔ اگر میرے پاس بھی دولت ہوئی تو میں بھی سر اونچا کر کے شہوار کو مانگ سکتا تھا۔ میں ایک معمولی ماسٹر کا لڑکا کہاں سے ان کے برابر ہو سکتا تھا۔"

شہوار کی شادی طے ہو جانے کے بعد ناصر کی خواہش کے مطابق جب اس کی ملاقات شہوار سے ہوئی ہے۔ ناول نگار نے ان دونوں کے جذبات کی کیفیت جس پیرائے میں بیان کیا وہ حقیقی اور موثر ہے۔ دل شکستہ ہونے کے باعث شہوار بہت ہی غمگیں اور اداس رہنے لگتی ہے۔ ملاقات کے وقت کی منظر نگاری دیکھیے:

"درختوں سے چھن چھن کے آئی ہوئی چاندنی کی مدھم روشنی میں شہوار کا سراپا صاف دکھائی دے رہا تھا نارنجی لباس میں آج وہ اتنی حسین لگ رہی تھی جتنی حسین وہ تھی حالانکہ رخساروں پر وہ پہلی سی سرخی آنکھوں میں وہ پہلی سی چمک اور ہونٹوں پر وہ پہلی کی تازگی موجود نہ تھی.....

کیا اداسیوں نے اس کے سراپے کو جو نیا رنگ بخشا تھا وہ اور ابھی حسین تھا۔ میری نظریں اس کے ایک ایک عضو اور ایک ایک حرکت کا جائزہ لے رہی تھی تھیں... اور وہ چپ چاپ بیٹھی دوپٹہ کے سرے کو انگلیوں پر لپیٹنے اور کھولنے میں مصروف تھی۔ یہ خموشی کی اذیت ناک تھی۔ وہ کتنی بے چین ہے میں سمجھ رہا تھا۔ خاموش بیٹھی رہی۔ دھیرے دھیرے خامشی ٹوٹنے لگی میرے باتوں کے جواب میں ہوں ہاں کرنے لگی۔

ناصر کا یہ کہنا کہ نازو تمہاری شادی سے متعلق کہہ رہی تھی۔ اسکے اسکا سوال نے شہوار پر جیسے بجلی کے ننگے کار سے چھوا دیا وہ چیخنے لگتی ہے۔ اور کہتی ہے:

"کیا آپ کو معلوم نہیں کہ میری شادی ہو رہی ہے۔ نازو نے یہ نہیں بتایا کہ دن تاریخ بھی طے ہو چکی ہے۔ آپ سب جانتے ہیں مگر مجھے جلانے کے لیے مجھ سے پوچھ رہے ہیں.... مجھے آپ کی پروا نہیں شادی میری ہے۔ آپ اپنے کو کیا سمجھتے ہیں۔ جائیے..... آپ جائیے.....

اس کی آواز یہ کہتے ہوئے ہچکیوں میں ڈوب گئی۔ ذرا فاصلے پر بیٹھی ہوئی نازو فوراً دوڑ کر قریب آ گئی۔ اس نے مجھے جانے کا اشارہ کیا۔ اور شہوار کو بانہوں ہی سمیٹ کر خود بھی رونے لگی۔"

ناصر کی دلی کیفیات دیکھے جب شہوار کی شادی سے متعلق سوچتا ہے۔

"اور کل شہوار اس گھر سے رخصت ہو جائے گی اور یہ کہانی چلتے چلتے اس موڑ پر رک جائے گی جہاں سے آگے، اس کا سفر ممکن نہیں۔ ایک ادھوری داستان اور ایک ادھورا قصہ اوراق تمنا پر محرومیوں سے لکھ دیا جائے گا۔"

ناصر کے کردار کے علاوہ دوسرا اہم کردار شہوار کی پھوپھی شہزادی کا ہے۔ جس کے ذریعہ ناول نگار نے معاشرے کی ان عورتوں کی جنسی خواہشات کی ترجمانی کی ہے جو عین جوانی میں طلاق شدہ ہو جاتی ہیں۔ اس کی جنسی ہوس کو ناول نگار نے بڑی شائستگی سے پیش کیا ہے۔

"شہزادی..... شہزادی نہ رہ کر ایک پیاسی عورت کے روپ میں میرے سامنے تھی۔ ان کی یہ پیاس جوان کے سابقہ شوہر نے ادھوری چھوڑی تھی بجھنے کی ہوس میں کچھ اتنی بڑھ گئی تھی کہ ساری اخلاقی حدوں کو توڑ کر گراوٹ پر اتر آئی تھی.... وہ اس ماحول کی پروردہ تھی جہاں کنیزیں راتوں رات بن جاتی تھیں زینت محل، جنت محل کے خطاب مل جائے تھے۔ خود ان کی نانی بھی یوں ہی سی تھیں۔،،

شہزادی۔ واقعی دل کی شہزادی تھیں۔ کیا محمود کیا ایاز کوئی تو ایسا نہ تھا جسے ان سے فیض نہ پہنچا ہو۔ وہ جس کو پا جاتیں اپنی فیاضی کے وہ خزانے عطا کر دیتی کہ ایک ہی دن میں مالا مال ہو جاتا۔

لیکن جب اس کی دوسری شادی سے متعلق بات ظاہر ہوئی تو وہ افراد جو اس کی خواہشات کا لطف لینے کے بعد اس کی دولت کی آس لگائے بیٹھے تھے انہیں بڑا املال ہوا۔ طلاق شدہ شہزادی ان کنواریوں سے بازی مار لے گی"۔ شادی میں رخنہ پیدا کرنے والوں کو اس انداز سے خود سے الگ کر دیتی ہے کہ وہ لوگ پست ہو جاتے ہیں۔

ناول نگار نے شہزادی کے کردار کے ذریعہ اس بات پر زور دیا ہے کہ طلاق شدہ عورتوں کی جلد سے جلد نکاح ثانی کر دیا جانا چاہئے تا کہ وہ اپنی جنسی خواہشات پورا کرنے کے لیے اخلاقی طور پر پست نہ ہو سکیں۔

ناول نگار نے کارخانہ میں ملازمت کرنے والے ہڑتالی مزدوروں کی حالت زار، ان کی بے کسی اور پریشانیوں کو بڑے حقیقی انداز میں پیش کیا ہے۔ ہڑتال کے بعد نکالے گئے مزدوروں کے تاثرات دیکھیے جو اپنے لیڈران کے بارے جو رائے رکھتے ہیں:

"سالے خود تو مزا کر رہے ہیں اور ہم کا اپدیش دیت ہیں۔ انقلاب زندہ باد۔ لو ہو گیا انقلاب زندہ باد۔ اب کوئی سالا آ کر جھوٹوں نہیں پوچھتا۔ ادھر ہم پنچن کی یہ دشا ہے کہ نہ جیت ہیں نہ مرت ہیں۔ اپنے دل کی ساری کڑواہٹ انڈیل کر وہ اپنی مردہ آنکھوں سے ہمیں گھورتے ہوئے پان کی دکان کی طرف چل دیا۔

سرمایہ داران ذہنیت کے مالکوں پر ان غریب مزدوروں کی پریشانیوں کا ذرا بھی خیال نہیں دراصل یہ مالکان انہیں یہ سبق سکھا رہے تھے تا کہ دوبارہ ایسی حرکت نہ کریں۔

"ابھی تک سرکار نے ہمارے لیے کوئی فیصلہ نہیں کیا تھا۔ مزدور کو فاقے دے دے کر وہ اپنے قدموں میں جھکانا چاہتی تھی ایک طرف تو ملک کے سرمایہ داروں کو کھلی چھوٹ تھی وہ چاہے جتنا لوٹیں، بلیک کریں کوئی پوچھنے والا نہ تھا ایک طرف ہم مزدور تھے جس کے جائز مطالبات بھی نا قابل معافی تھے۔

بلا آخر جیت سرمایہ داروں کی ہی ہوتی ہے۔ نکالے گئے ملازمین کو ایک بانڈ پر دستخط کرنے کے بعد ہی کام پر واپس لیا جا رہا ہے۔ جن کی غربت اور پریشانیوں کا ناجائز استعمال کیا جا رہا ہے۔ مزدوروں کے تاثرات کو بڑے موثر انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

"یہ عہد نامہ ان مجبور انسانوں کے لیے تھا جن کی سانسیں بھی ان کی اپنی نہیں تھیں۔ جو چھ مہینے تک بھوک اور بیکاری سے لڑتے لڑتے تھک چکے تھے۔ ایک بار میں نے دیوار کو دیکھا جہاں پردھان منتری اور باپو کی تصویر کے پس منظر ہی سارے دیس پر آزادی کا ترنگا لہراتا نظر آ رہا تھا اور تھر تھراتے ہاتھوں سے فارم پر دستخط کر دیے۔"

(جاری)

لکھنؤ کے کچھ مشہور نوحہ نگار اور ریحان اعظمی

قاضی سید محمد اسدؔ (لکھنؤ)

ریحان اعظمی صاحب پر ان کے مقدس فنون اور لطیف شخصیت پر، بہت کچھ تحقیق و انتقاد کی ضرورت ہے جو پوری تو نہیں ہو پائے گی لیکن ہاں قابل قدر کوشش ضرور ہوگی، اس کی امید ہے، ہندوستان و پاکستان کے اہلِ قبیلہ لکھنے پڑھنے والوں سے۔

مرحوم کے انتقال پر فوری ایک تاثراتی تحریر حوالۂ قلم اور درج اخبارات ہوئی، اسی کو کافی سمجھ لیا جاتا لیکن محترم عباس نقوی صاحب کی ادب نوازی نے کہا، "نہیں، اس سے کام نہیں چلے گا، کچھ اور۔"

وقت کافی تھا لیکن مصروفیاتِ زمانہ میں گرفتار رہے۔ آج جب یادگاری مجلّے کا موسودہ چھپنے کو جانا ہے، میں لکھنؤ کے چند مشہور و معروف و مقبول نوحہ نگاران سے ریحانؔ صاحب کے بارے میں گفتگو کرنے بیٹھا۔ ان تمامی حضرات سے تو گفتگو نہ ہو سکی جو زینتِ فہرست تھے، جن سے بات چیت ہوئی ان کے خیالات پیشِ ضیافتِ طبع ہیں۔ دھیان رکھا گیا ہے کہ ان صاحبان کی تقریر تقریباً as it is پیش کر دی جائے تا کہ between the lines پڑھنے والے، ان صاحبان کے لہجے کے خلوص اور لفظوں کی صداقت کو بھی ملاحظہ فرما سکیں۔ ہاں یہ پیشِ نظر رہے کہ میں ان صاحبان سے ریحانؔ صاحب کے تین رخوں پر مجموعی طور سے گفت و شنید کی۔ پہلا ان کی شخصیت، دوسرا ان کی شاعری جو تقریباً تمام اصنافِ شعر میں موجود ہے اور تیسرا ان کی نوحہ گوئی جو ان کی سب سے بڑی اور اہم پہچان ہے اور رہے گی۔

"اہلبیتؑ نے ان کو فراموش نہیں کیا"۔ عشرت لکھنوی

ریحان اعظمی نوحوں کی دنیا کو زندہ رکھے ہوئے تھے، خاص کر پاکستان میں لوگوں کو انہوں نے آگے بڑھایا؛ جو بہت بڑی بات ہے۔ پوری دنیا میں ان کے نوحے مقبولِ عام ہوئے۔۔۔ خدا ان کو غریقِ رحمت کرے۔ حساس آدمی تھے، کبھی شرمندۂ احسان نہیں ہوئے کسی کے۔ میں نے کلپیں دیکھی ہیں ان کی، پیسہ لے کے کبھی انہوں نے شاعری نہیں کی۔ یہ بہت بڑی بات ہے۔ اس سے بڑھ کر خراجِ عقیدت کیا ہوگا کہ دنیا کہے کہ انہوں نے بغیر کسی لالچ کے عزاداری کی خدمت کی، بلکہ وہ تو گویا پورا ایک مدرسہ چلا رہے تھے، ان کے کلام کی کتابیں، کیسیٹس، یوٹیوب ویڈیوز، مضامین، مرثیے، قصیدے، سلام؛ شاگرد سب اس کے گواہ ہیں۔ اور جن لوگوں نے ان سے استفادہ کیا، انہوں نے ان کو فراموش کیا لیکن اہلبیتؑ نے ان کو فراموش نہیں کیا!

"وہ ایک چھپا ہوا خزانہ تھے"۔ نیر مجیدی لکھنوی

شہرۂ آفاق اور عالمی شہرت یافتہ شاعر جناب ریحانؔ اعظمی صاحب کے انتقال کی خبر سن کے ایک جھٹکا سا محسوس ہوا۔ جہاں جہاں شیعیت ہے جہاں جہاں کربلا کے چاہنے والے ہیں امام حسینؑ کے عقیدت مند ماتم دار موجود ہیں وہاں وہاں ریحانؔ اعظمی کی شاعری ریحانؔ اعظمی کے نوحے ریحانؔ اعظمی کے سلام ریحانؔ اعظمی کے قصیدے موجود ہیں۔ یوں سمجھیے کہ وہ ایک چھپا ہوا خزانہ تھے۔ جب ان کی شاعری اہلبیتِ اطہارؑ سے منسوب ہوئی تو وہ چھپا ہوا خزانہ ظاہر ہو گیا!

ابھی جب وہ لکھنؤ آئے تھے تو ہمارے گھر تشریف لائے اور کئی گھنٹے ان سے گفتگو ہوئی جس کا تاثر مختصراً یہ ہے کہ وہ پہلے شیعہ تھے بعد میں شاعر تھے۔ کیوں کہ چھٹے امام حضرت جعفر صادقؑ کی حدیث ہے کہ ہمارا شیعہ وہ ہے جو ہمارے غم میں غم منائے اور ہماری خوشی میں خوشی منائے۔ اور اس کا ثبوت ریحانؔ بھائی نے تب خوب دیا جس پر رشک ہونا چاہیے کہ جوان بیٹے کو سپردِ خاک فرمایا اور گھر آ کے فرشِ محفل بچھایا، اور عیدِ زہراؑ پر قطعی ایک لمحے کو بھی اپنے لال کی موت کے غم کو ترجیح نہیں دی۔

"وہ آئے۔۔۔اور چلے گئے"۔ کاظم جرولی (لکھنؤ)

ریحانؔ اعظمی صاحب سے ہماری دو تین ملاقاتیں ہوئیں۔ پہلی بار تب جب وہ لکھنؤ تشریف لائے تھے، تو نیر مجیدی صاحب نے انہیں ناشتے پر بلایا تھا۔ اس کے بعد دوسری ملاقات ہماری ان کی ہانگ کانگ میں ہوئی، جہاں ایک محفل تھی جس میں وہ بھی بلائے گئے تھے اور میری بھی شرکت تھی۔ تو وہاں دو تین دن ساتھ رہا۔ پھر ایک تیسری ملاقات کویت میں ہوئی ہماری ان کی۔ چار محفلیں تھیں۔ جس میں یہاں ہندوستان سے ہم تھے، نظیرؔ باقری تھے، جرارؔ اکبرآبادی تھے اور خورشیدؔ مظفرنگری۔

بہ حیثیت انسان وہ بہت ہی خوش اخلاق، منکسر المزاج اور خوش مزاج تھے۔ بہت محبت کرتے تھے، بڑی عزت کرتے تھے۔ یعنی آپ یہ سمجھیے کہ ان سے ہانگ کانگ کی ملاقات کا قصہ یہ ہے کہ ریحانؔ صاحب ہم سے ایک دن پہلے پہنچ چکے تھے۔ اور وہ خود مجھے ریسیو کرنے کے لئے ایرپورٹ پر تشریف لائے۔ کہنے لگے، "بس آپ سے برادرانہ الفت مجھے ایرپورٹ تک کھینچ لائی ہے۔"

ایک بار وہ ابھی کچھ سال قبل لکھنؤ آئے تھے تو خطیب اکبر کے یہاں ایک محفل تھی، مجھے جانا تھا لیکن۔۔۔ نہیں جا سکا۔ جس کا مجھے افسوس ہے!

ہاں ایک ملاقات ہماری اور ہوئی تھی، ۸۹ء میں ہم پاکستان گئے تھے۔ عظمتؔ بلگرامی ہوا کرتے تھے۔۔۔ انہوں نے دبستانِ لوح و قلم ایک تنظیم بنائی تھی، اس کے زیرِ اہتمام محسن ہال، کراچی میں مشاعرہ اور منقبت کی محفل کرتے تھے۔ جس میں ہندوستان سے بھی شعرا بلاتے تھے، اسی سلسلے میں ہمارا بھی ایک بار جانا ہوا۔ اور وہاں ریحانؔ صاحب سے ادھوری ملاقات ہوئی؛ "وہ آئے"، ترنم سے ایک کلام پڑھا حضرت علیؑ کی مدح میں، اور چلے گئے۔۔۔

"ریحانؔ اعظمی پیدا ہی نوحہ گوئی کے لئے ہوئے تھے"۔ ہلالؔ نقوی (لکھنؤ)

ریحانؔ اعظمی جیسی شخصیت کے انتقالِ پر ملال کے موقعے پر تعزیت کے طور پر، اگر کچھ کہنا چاہوں تو میں قطعی ان رسمی و روایتی جملوں کو ادا کرنے سے گریز کروں گا جو عموماً چلن میں ہیں۔ ایک مداحِ اہلبیتؑ اور نوحہ نگار گلشنِ مصطفیٰؐ کے ذکر میں جتنی غم انگیزی اور سادگی جھلکے اتنا اچھا!

جہاں تک ان کی شخصیت کا سوال ہے، براہِ راست میرا کبھی ان سے کوئی تعارف نہیں رہا شاید اس لئے کہ وہ محتاجِ تعارف نہیں تھے! ان کا ذکر مسلسل عزادارانِ حسینِ کربلاؑ کے لبوں کی زینت رہا کرتا تھا۔ خاص طور سے ایامِ عزا میں کوئی شیعہ بالخصوص وہ جو بچپن سے مجلسی و ماتمی ماحول میں رہا ہو، ریحانؔ صاحب کا ذکر اس پر لازم ہو جاتا تھا۔

لوگ جوان کا ذکرِ خیر فرماتے ہیں؛ جو میرے ذہن میں محفوظ ہے؛ اس کے پیشِ نظر یہ کہوں گا کہ ان کے جانے سے جو خلا ہمارے سامنے ہے، اسے پر ہوتے ہوئے ایک زمانہ بھی لگ جائے تو کوئی حیرت کی بات نہیں۔ دوسرے لفظوں میں؛ ان کے رہنے سے پاکستان میں نوحہ خوانی کا جو ایک درد انگیز، تاسف خیز، غم پرور منظر تھا وہ ختم ہو گیا۔

عزائے سیدِ کربلاؑ تو تا بہ قیامت قائم رہے گی، نوحہ گر، نوحہ خوان سامنے آتے رہیں گے لیکن ان کے ساتھ ریحانؔ اعظمی بھی مسلسل ظہور کرتے رہیں گے۔ اس کا واضح سبب یہ ہے کہ اردو نوحہ نگاری کے جو اساتذہ بھی مانے گئے؛ عہدِ رواں کے اعتبار سے کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ ان مشاہیر کے کلام بھی اس قدر زبان زدِ خاص و عام نہیں ہیں جتنے ریحانؔ اعظمی صاحب کے تھے، ہیں، اور رہیں گے انشااللہ۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ ریحانؔ اعظمی پیدا ہی نوحہ گوئی کے لیے ہوئے تھے۔ نوحہ حسینؑ انہوں نے اپنی زندگی کا مقصد بنا لیا تھا۔ تا حیات اسی میں مصروف رہے۔۔۔ یہی ان کی زندگانی کا ماحصل ہے۔

دعا ہے کہ پروردگار ان کو جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے، روح کو سکونِ دائمی عطا کرے اور پسماندگان کو صبر دے۔ اور جیسا کہ میرے علم میں آیا ہے کہ ان کے فرزند اصغر بھی مداحیٔ اہلبیتؑ میں مشق فرما رہے ہیں؛ التماس ہے خدائے لفظ سے کہ صاحبزادے کو بھی عالمی عزت و شہرت نصیب ہو، اپنے والد کی یاد کو لوگوں کے ذہنوں میں تازہ رکھیں؛ اور انشااللہ ایسا ہی ہوگا! اور اب اہلِ غم کی محفلوں میں ان کا ذکر لازم ہو جائے گا۔

"آمد ہی آمد"۔ فدوی نقوی (لکھنؤ)

عظیم شخصیت کے مالک تھے وہ۔۔۔ اور عالمی شہرت یافتہ شاعر تھے۔ اس کے علاوہ پرخلوص شخص تھے وہ۔ کوئی بھی نوحہ خوان آتا تھا نوحہ لینے کے لیے تو نخرے نہیں کرتے تھے؛ چاہے چھوٹا نوحہ خوان ہو چاہے بڑا نوحہ خوان ہو۔ اور ان کے نوحوں کا جو سلسلہ ہے وہ سیلِ رواں ہے، بارش کی طرح سے، جیسے دریا چلا جا رہا ہو؛ روانی بہت تھی، جیسے نزول ہوتا ہے؛ اس طرح سے ان کے شعر ہوا کرتے تھے۔ آمد ہی آمد۔

سوشل میڈیا کے استعمال کی بچوں پہ پابندی والے بل کو آسٹریلیا میں منظوری!

محمد عباس دھالیوال

جب ہم بچپن میں چھوٹی کلاسوں میں پڑھا کرتے تھے تب اکثر ہم اخبارات کے فوائد و نقصانات یا ٹیلی-ویژن کے فائدے اور نقصانات پہ مضمون لکھا کرتے تھے اب جیسے جیسے دنیا ڈیجیٹل ہوتے جا رہی ہے اور انٹرنیٹ کا چلن عام ہوتا جا رہا ہے اور سوشل میڈیا کے اس دور مضامین کے موضوعات یکسر بدلتے جا رہے۔

آجکل مختلف کلاسز کے نصاب میں انٹرنیٹ کے فائدے اور نقصانات جیسے موضوع شامل کیے جا رہے ہیں۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ آج ہماری روزانہ زندگی میں سوشل میڈیا کی مختلف ایپس کا بے جا استعمال ہو رہا ہے اور اس میں کیا بچے کیا بوڑھے کیا جوان اور کیا مرد کیا عورت سبھی ملوث نظر آ رہے ہیں۔

اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ آج سوشل میڈیا کے مختلف ذرائع ہمیں بہت سی معلومات فراہم کروانے میں معاون و مددگار ثابت ہو رہے ہیں لیکن وہیں ان کا بے جا استعمال ہمیں بہت سارے موزی نقصانات پہنچا رہا ہے۔ اگر اس سلسلے میں دیکھا جائے تو اس سوشل میڈیا کا شکار سب سے زیادہ ہمارے ٹین ایج بچے ہو رہے ہیں۔ اس ضمن میں سماجی رویے پر تحقیق کرنے والے ایک گروپ نے تجربے کے بعد اپنے نتائج کے حوالے سے خلاصہ کیا ہے کہ سوشل میڈیا کا مسلسل استعمال نوجوانوں خصوصاً بچوں کو منشیات، شراب، سگریٹ اور جوئے سمیت دیگر منفی عوامی یاریوں کی ترغیب دلانے کا سبب بن سکتا ہے۔

اس ضمن میں یونیورسٹی آف گلاسگو، یونیورسٹی آف اسٹرتھکلائڈ اور پبلک ہیلتھ اسکاٹ لینڈ کے محققین نے 10 سے 19 سال کے درمیان نوجوانوں پر پڑنے والے سوشل میڈیا کے اثرات کا جائزہ لیا۔ 1997 سے 2022 کے درمیان ہونے والے 73 مطالعات میں مجموعی طور پر 14 لاکھ نوجوان شریک ہوئے تھے اور ان کی اوسط عمر 15 برس تھی۔

اس تجربے و تحقیق میں معلوم ہوا کہ روزانہ سوشل میڈیا کا استعمال کرنے والوں میں شراب نوشی (48 فی صد)، منشیات کے استعمال (28 فی صد) اور سگریٹ نوشی (85 فی صد) کے امکانات روزانہ سوشل میڈیا استعمال نہ کرنے والوں کے مقابلے میں زیادہ تھے۔ تحقیق میں سگریٹ نوشی اور تمباکو کا استعمال زیادہ آمدنی والے ممالک کے مقابلے میں کم اور متوسط آمدنی والے ممالک میں زیادہ دیکھا گیا۔ برٹش میڈیکل جرنل میں شائع ہونے والی تحقیق میں محققین نے اس بات کا اعتراف کیا کہ یہ نتائج والدین کے رویے جیسے شامل نہ کیے گئے عوامل سے متاثر ہو سکتے ہیں۔ محققین نے بتایا کہ مختلف پلیٹ فارمز پر الکوحل کے اشتہارات کو نقصان کے سب سے مضبوط ثبوت کے طور پر دیکھا گیا۔

اب بچوں پہ سوشل میڈیا کے پڑنے والے مذکورہ منفی اثرات کو محسوس کرتے ہوئے آسٹریلیا کے ایوان نمائندگان نے گزشتہ دنوں ایک بل کو منظوری دی، جس کے تحت اب 16 سال سے کم عمر بچوں کے لیے سوشل میڈیا کے استعمال پر پابندی ہوگی۔ اب یہ بل حتمی منظوری کے لیے سینیٹ میں بھیجا جائے گا جس کے بعد یہ اس نوعیت کا دنیا کا پہلا قانون بن جائے گا۔

یہاں قابل ذکر ہے کہ اس بل کو ایوان نمائندگان میں موجود بڑی جماعتوں کی حمایت حاصل تھی۔

اس بل کے تحت ٹک ٹاک، فیس بک، اسنیپ چیٹ، ریڈٹ، ایکس اور انسٹاگرام سمیت دیگر پلیٹ فارمز کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ 16 سال سے کم عمر بچوں کو اپنے اکاؤنٹس بنانے سے روکنے کا نظام قائم کریں۔ ناکامی کی صورت میں انہیں 3 کروڑ 30 لاکھ ڈالر تک جرمانے کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اس بل کی منظوری 13 کے مقابلے میں 102 ووٹوں سے ہوئی۔ اگر اس ہفتے بل کو سینیٹ سے منظوری مل جاتی ہے تو سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے پاس جرمانے سے بچنے کے لیے ایک سال کا وقت ہوگا تا کہ عمر کی پابندی کے اطلاق کے لیے نظام وضع کر سکیں۔

حزب اختلاف کے ایک قانون ساز ڈین تہان نے پارلیمنٹ کو بتایا کہ حکومت نے سینیٹ میں ایسی ترامیم قبول کرنے پر اتفاق کیا ہے جس سے رازداری کے تحفظ کو تقویت ملے گی۔

وہیں اب سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو یہ اجازت نہیں ہوگی کہ وہ اپنے صارفین کو پاسپورٹ یا ڈرائیونگ لائسنس سمیت حکومت کی جاری کردہ شناختی دستاویزات فراہم کرنے پر مجبور کریں۔ اسی طرح سوشل میڈیا پلیٹ فارمز شناخت کا سرکاری ڈیجیٹل نظام بھی استعمال نہیں کر سکیں گے۔

تہان نے پارلیمنٹ میں بات کرتے ہوئے کہا کہ کیا یہ کامل ہوگا؟ نہیں۔ کیا کوئی اور قانون کامل ہے؟ نہیں۔ لیکن اگر یہ قانون مدد کرتا ہے، چاہے چھوٹے پیمانے پر ہی مدد دیتا ہے تو اس سے لوگوں کی زندگیوں میں بہت بڑا فرق پڑے گا۔ بل کے مسودے پر تنقید کرنے والوں کا کہنا تھا کہ اس بل کو مناسب جانچ پرکھ کے بغیر ایوان میں پیش کیا گیا ہے۔ اس بل سے مقاصد حاصل نہیں ہو پائیں گے اور یہ قانون ہر عمر کے صارفین کی رازداری کے لیے خطرات پیدا کرے گا اور والدین سے یہ اختیار چھین لے گا کہ ان کے بچوں کے لیے کیا بہتر ہے۔ بل کے مخالفین کا یہ بھی کہنا تھا کہ اس پابندی سے بچے سوشل میڈیا کے مثبت پہلوؤں سے محروم ہو جائیں گے۔ وہ الگ تھلگ ہو جائیں گے اور ان کا ڈارک ویب کی طرف جانے کا خطرہ بڑھ جائے گا۔

ایک آزاد قانون ساز زوئی ڈینئیل کا کہنا تھا کہ سوشل میڈیا میں جو کچھ پایا جاتا ہے، یہ قانون سازی اسے رتی بھر نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

ڈینئیل نے پارلیمنٹ میں بات کرتے ہوئے کہا کہ اس قانون سازی کا اصل مقصد سوشل میڈیا کے ڈیزائن کو محفوظ بنانا نہیں، بلکہ والدین اور ووٹروں کو یہ محسوس کرانا ہے کہ حکومت اس سلسلے میں کچھ کر رہی ہے۔

ان کا کہنا تھا کہ اس قانون سازی کا ایک اور مقصد یہ ہے کہ حکومت عالمی سطح پر اولیت لینا چاہتی ہے کیونکہ کوئی دوسرا ملک اس طرح کا قانون بنانا نہیں چاہتا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز نے ایک حکومتی کمشن کی جانب سے عمر کی پابندی کے اطلاق کے سلسلے میں عمر کی یقین دہانی کی ٹیکنالوجیز سے متعلق رپورٹ کے بعد اس قانون سازی پر ووٹنگ کو کم از کم اگلے سال جون تک موخر کرنے کی درخواست کی تھی۔

میلبرن کے ایک رہائشی وین ہولڈزورتھ نے، جن کے 17 سالہ بیٹے نے گزشتہ سال آن لائن جنسی زیادتی کے ایک اسکینڈل کا شکار بننے کے بعد خودکشی کر لی تھی، کہا کہ یہ بل ہمارے بچوں کے تحفظ کے لیے بہت ضروری ہے۔ میں سمجھتا ہوں آج دنیا کے ہر ایک ملک کے رہنماؤں کو اس بابت سوچنے کی اشد ضرورت ہے اور ساتھ ساتھ ایسے قوانین بنانے بھی بے حد ضرورت ہیں، جن کے نفاذ سے ہم اخلاقی و جسمانی تنزلی کا شکار ہو رہی اپنی نوجوان نسل کو بچا سکیں... اور ہاں اگر وقت رہتے ہم اپنے نوجوانوں کو سوشل میڈیا کی اس دلدل سے باہر نہ نکال پائے تو یقیناً بہت.... بہت دیر ہو جائے گی...

☆☆☆☆

دسمبر کی آمد کے ساتھ دہلی کی فضا ہوئی صاف

ایک مہینے میں پہلی بار اے کیو آئی 300 سے نیچے ہوا ریکارڈ، دھوپ اور تیز ہواؤں نے راجدھانی سے آلودگی کو ہٹانے میں مدد کی

نئی دہلی۔ دہلی کے باشندوں کے لیے فضائی آلودگی کے معاملے میں تھوڑی راحت کی خبر ہے۔ 32 دنوں کے طویل انتظار کے بعد یکم دسمبر کو پہلی بار دہلی کی ہوا انتہائی خراب سے کم سے کم خراب اے کیو آئی زمرے میں پہنچی ہے۔ 29 اکتوبر کے بعد یہ پہلا موقع تھا جب ایئر کوالیٹی انڈیکس (اے کیو آئی) 300 سے نیچے ریکارڈ کیا گیا۔ سی پی سی بی کی بلیٹن میں بتایا گیا ہے کہ اتوار کو اے کیو آئی 285 درج کیا گیا جو خراب زمرے میں آتا ہے۔ دیوالی کے بعد یہ پہلا دن تھا جب دہلی والوں نے گزشتہ دنوں کی بہ نسبت صاف ہوا کا تجربہ کیا۔ اس سال نومبر میں 2 دن سیویئر پلس (450+ اے کیو آئی) زمرے میں رہے، 6 دن سیویئر (401-450) زمرے میں جبکہ باقی 22 دن انتہائی خراب (301-400 اے کیو آئی) زمرے میں تھے۔ ان دنوں میں سب سے صاف ہوا 27 نومبر کو تھی، جب دہلی کا اوسط اے کیو آئی 303 ریکارڈ کیا گیا تھا۔ 18 نومبر کو 494 اے کیو آئی کے ساتھ مہینے میں سب سے زیادہ آلودگی والا دن تھا۔ یہ اے کیو آئی دہلی کے اب تک کے سب سے خراب اے کیو آئی کی برابری کرتا ہے، جو اس سے پہلے 3 نومبر 2019 کو ریکارڈ کیا گیا تھا۔

2018 کے بعد سے گزشتہ 7 برسوں میں یہ سال سب سے بُرا رہا ہے کیونکہ اس دوران ایک دن بھی 300 یا اس سے کم اے کیو آئی درج نہیں ہوا۔ اتوار کو دھوپ اور تیز ہوائیں چل رہی تھیں، جس نے راجدھانی سے آلودگی کو ہٹانے میں مدد کی اور دہلی والوں کے لیے سانس لینے کے لیے تھوڑی راحت فراہم کی۔ واضح ہو کہ آلودگی کی خراب سطح کے پیش نظر ملک کی راجدھانی دہلی میں گریپ-4 نافذ ہے۔ سپریم کورٹ نے جمعرات کو دہلی میں فضائی آلودگی سے نپٹنے کے لیے طے کیے گئے گریڈیڈ ریسپانس ایکشن پلان (گریپ) کے چوتھے مرحلہ کے تحت ایمرجنسی طریقوں میں نرمی دینے سے انکار کر دیا تھا۔ عدالت نے حکم دیا کہ یہ 2 دسمبر تک جاری رہیں گے، حالانکہ اسکول سے جڑے معاملوں میں تبدیلی کی گئی ہے تاکہ بچوں کی پڑھائی متاثر نہ ہو۔

سپریم کورٹ نے دہلی این سی آر میں فضائی آلودگی سے نمٹنے کے لیے لگائی گئی پابندیوں میں نرمی کرنے سے انکار کر دیا

نئی دہلی، 02 دسمبر (یو این آئی) سپریم کورٹ نے قومی راجدھانی خطہ دہلی (این سی آر) میں فضائی آلودگی سے نمٹنے کے لیے لگائی گئی پابندیوں میں نرمی کرنے سے آج انکار کرتے ہوئے کہا کہ متعلقہ اعداد و شمار کا جائزہ لینے کے بعد رعایت دینے سے متعلق وہ 5 دسمبر کو کوئی فیصلہ کرے گا۔ جسٹس ابھے ایس اوکا اور جسٹس آگسٹین جارج مسیح کی بنچ نے کمیشن فار ایئر کوالٹی مینجمنٹ (سی اے کیو ایم) کی جانب سے پیش ہونے والی ایڈیشنل سالیسٹر جنرل ایشوریہ بھاٹی کی درخواست کو یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا کہ دہلی میں ہوا سے نمٹنے کے لیے درج کردہ درجہ بندی کی کارروائی کی گئی ہے۔

آلودگی رسپانس پلان (جی آر اے پی) مرحلے- 4 کے تحت تمام پابندیاں نافذ رہیں گی۔ ایڈیشنل سالیسٹر جنرل کے مطالبے کو مسترد کرتے ہوئے بنچ نے کہا ایئر کوالٹی انڈیکس (اے کیو آئی) مستحکم نہیں ہے۔ اس میں اضافہ ہوا ہے۔ ہم آپ کی تجاویز پر غور کریں گے، لیکن ہم آج نرمی کی اجازت نہیں دے سکتے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ وہ ہوا کے معیار کے انڈیکس میں گراوٹ کے رجحانات کا تجزیہ کرنے کے بعد سی اے کیو ایم کی طرف سے تجویز کردہ نرمی پر جمعرات کو فیصلہ کرے گی۔

درگاہ اجمیر شریف پر مندر کا دعویٰ ہندوستان کے قلب پر حملہ کی مانند

مسلم عبادت گاہوں کے خلاف جاری شرانگیزی کی سرکاری سرپرستی ملک کو سخت نقصان پہنچا رہی ہے: مولانا محمود مدنی

نئی دہلی ۲ دسمبر: خواجہ خواجگان سلطان الہند حضرت معین الدین چشتی اجمیریؒ کی درگاہ پر مندر کے دعوی کو صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے ہندستان کے قلب پر حملے سے تعبیر کیا ہے۔ مولانا مدنی نے حکومت سے ملک بھر میں مساجد کے سلسلے میں جاری شرانگیزی پر فوری روک لگانے کا مطالبہ کیا ہے، انھوں نے اس سلسلے میں اتر کاشی (اتراکھنڈ) کی جامع مسجد کے خلاف مہم اور مقامی انتظامیہ کی طرف سے فرقہ پرستوں کو پنچایت کی اجازت دیے جانے پر سخت تنقید کی ہے اور کہا کہ ایسے لوگوں کو ہر جگہ حکومتوں کی سرپرستی حاصل ہے، جس کے نتائج ملک میں انارکی اور نفرت کی شکل میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ انھوں نے مرکزی حکومت اور ریاستی حکومتوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ایسے عناصر کی سرپرستی سے باز آئیں، ورنہ تاریخ ان کی اس روش کو معاف نہیں کرے گی۔

مولانا مدنی نے کہا کہ جہاں تک اجمیر شریف کی درگاہ کا معاملہ ہے تو اس سلسلے میں کیا جانے والا یہ دعوی مضحکہ خیز اور لائق ملامت ہے، ایسے دعوی کو عدالت سے فوراً خارج کر دیا جانا چاہیے تھا۔ مولانا مدنی نے خواجہ صاحبؒ کی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ حضرت خواجہ صاحبؒ فقیر بے نوا تھے، جنھوں نے کسی اقلیم پر حکومت نہیں کی بلکہ انھوں نے دلوں پر حکومت کی، اسی وجہ سے آپ 'سلطان الہند' کہلائے۔ ایک ہزار سال سے آپ اس ملک کی پہچان ہیں اور آپ کی شخصیت امن کے پیغامبر کے طور پر معروف ہے۔ غریبوں کی بندہ پروری کی وجہ سے عوام نے آپ کو غریب نواز کا بھی لقب دیا۔ خواجہ غریب نوازؒ کی زندگی کا سب سے اہم پہلو خلق خدا سے محبت ہے۔ انسانی اخوت، مساوات اور غریب نوازی کی ہمہ گیر روایات جو انھوں نے قائم کیں، وہ بلا لحاظ مذہب و ملت تمام ہندستانیوں کا یکساں ورثہ ہے۔ ان کے یہاں انسانی خدمت میں مسلموں اور غیر مسلموں میں کوئی تفریق نہ تھی۔ ان کے دروازے جس طرح مسلمانوں پر کھلے ہوئے تھے، اسی طرح دوسرے مذاہب والوں پر بھی کھلے رہے اور کسی امتیاز کے بغیر اپنی محبت سے دلوں میں گرمی اور دماغوں میں تازگی بخشتے رہے۔ ہندستان کے عظیم مفکر مسٹر سی راجگوپال اچاریہ (اولین ہندستانی گورنر جنرل) نے درگاہ کی زیارت کے موقع پر کہا تھا کہ انھوں نے عظیم کردار، محبت کی نگاہ اور شفقت کی زبان میں اس طرح سے لوگوں سے بات کی کہ لوگوں کے دل بدل دیے، مہاتما گاندھی نے ۱۹۲۲ء میں اجمیر شریف کے دورے کے وقت کہا تھا کہ خواجہ صاحب کی زندگی انسانوں سے محبت کی روشن زندگی ہے، سچائی پھیلانے کا ان کا اپنا ایک مشن تھا، لیکن ان کا سارا جیون اہنسا کا اپدیش دیتا ہے۔

روپانی، سیتارمن مہاراشٹر کے لیے مبصر مقرر

نئی دہلی، 02 دسمبر (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے گجرات کے سابق وزیر اعلیٰ وجے روپانی اور مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن کو مہاراشٹر اسمبلی میں پارٹی لیجسلیچر پارٹی کے لیڈر کے انتخاب کے لیے بطور مبصر مقرر کیا ہے۔ پارٹی کے جنرل سکریٹری ارون سنگھ نے آج یہاں ایک ریلیز میں کہا کہ پارٹی کے پارلیمانی بورڈ نے گجرات کے سابق وزیر اعلیٰ اور پنجاب کے ریاستی انچارج مسٹر روپانی اور محترمہ سیتارمن کو مہاراشٹر میں بی جے پی قانون ساز پارٹی کے رہنما کے انتخاب کے لیے مرکزی مبصر مقرر کیا ہے۔ مسٹر سنگھ کے مطابق بی جے پی کی لیجسلیچر پارٹی کی میٹنگ میں دونوں لیڈروں کی رہنمائی میں لیجسلیچر پارٹی کے لیڈر کا انتخاب کیا جائے گا۔

کجریوال پر حملہ کرنے والے شخص پر مقدمہ درج، پولیس کی پوچھ تاچھ جاری

نئی دہلی۔ دہلی کے سابق وزیر اعلیٰ اور عاپ کے قومی کنوینر اروند کجریوال پر سیال مادہ پھینکنے والے شخص کے خلاف پولیس نے معاملہ درج کر لیا ہے اور اس سے پوچھ تاچھ کر رہی ہے۔ واضح ہو کہ دہلی کے مالویہ نگر میں پدیاترا کے دوران کجریوال پر لکوئڈ پھینک کر حملہ کیا گیا تھا۔ ایک سینئر پولیس افسر نے بتایا کہ ملزم اشوک کمار جھا کے خلاف معاملہ درج کر لیا گیا ہے اور اس کی نشاندہی پر ایک تہائی سے پانی سے بھرے 500 ملی لیٹر کی بوتل ضبط کر لی ہے۔ پولیس افسر نے کہا کہ دیگر سیکورٹی ایجنسیوں کے ساتھ الگ الگ ٹیمیں جانچ کر رہی ہیں اور ملزم سے مشترکہ طور پر پوچھ تاچھ جاری ہے۔ پولیس افسر نے کہا کہ مستقبل میں اس طرح کی حرکت دوہرانے سے روکنے کے لیے جھا کے خلاف بی این ایس کی دفعہ 126 (کسی کی آمد و رفت میں رکاوٹ پیدا کرنا) اور 169 (سنگین جرم کرنے کا منصوبہ) کے تحت کارروائی کی گئی ہے۔ اشوک جھا پر الزام ہے کہ ہفتہ کو پدیاترا کے دوران اس نے اروند کجریوال پر کچھ سیال مادہ چھڑک دیا تھا۔ اس معاملے پر عاپ نے دعویٰ کیا کہ یہ اسپرٹ تھی اور حملہ آور کجریوال کو آگ لگانا چاہتا تھا۔ پولیس نے کہا کہ عوامی تقریب کے دوران کجریوال پر پانی پھینکا گیا تھا، جو ان کی اجازت کے بغیر منعقد کی گئی تھی۔ اس سلسلے میں دہلی کی وزیر اعلیٰ آتشی مارلینا نے ملزم کو بی جے پی کا کارکن بتایا تھا جس کی بی جے پی نے تردید کر دی تھی۔ عاپ نے اس واقعہ کے لیے مرکزی حکومت کو ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے کہا کہ گزشتہ 35 دنوں میں کجریوال پر یہ تیسرا حملہ ہے۔

بنگلہ دیش میں امن فوج کی تعیناتی کیلئے مرکز اقوام متحدہ سے بات کرے: ممتا

کلکتہ 2 دسمبر (یو این آئی) وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی اور ترنمول کانگریس کی سپریمو ممتا بنرجی نے ایک بار پھر بنگلہ دیش کے حالیہ صورت حال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا کہ بنگلہ دیش میں امن فوج بھیجنے سے متعلق مرکزی حکومت کو اقوام متحدہ سے بات کرنی چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی وزیر اعلیٰ نے بنگلہ دیش سے متعلق پارلیمنٹ میں وزیر اعظم نریندر مودی یا وزیر خارجہ ایس جے شنکر سے بیان کا مطالبہ بھی کیا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم بنگلہ دیش کے بارے میں پارلیمنٹ میں بیان دیں۔ اگر انہیں کوئی مشکل ہے تو وزیر خارجہ بیان دیں۔ بنگلہ دیش کی حالیہ صورتحال پر ایک بار پھر اپنی پارٹی اور ریاستی حکومت کی پوزیشن واضح کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس معاملے پر فیصلہ لینے میں ریاستی حکومت کا کوئی کردار نہیں ہے۔ اس لیے وہ مرکز کے مشورے پر عمل کریں گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اگر بنگلہ دیش میں ہندوؤں پر حملہ ہوتا ہے تو ان کی حکومت برداشت نہیں کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ اگر بنگلہ دیش میں ہندوؤں پر حملہ ہوتا ہے تو ہم اسے برداشت نہیں کریں گے۔ ہم انہیں وہاں سے واپس لا سکتے ہیں۔" اس تناظر میں انہوں نے مزید کہا، "ہمارا خاندان، جائیداد اور پیارے بنگلہ دیش میں ہیں۔ ہم اس (بنگلہ دیش) معاملے پر بھارتی حکومت کے موقف کو قبول کریں گے۔ لیکن ہم ہر اس شخص کی مذمت کرتے ہیں جسے دنیا کے کسی بھی حصے میں مذہبی وجوہات کی بنا پر ستایا جاتا ہے۔ ہم حکومت ہند اور وزیر اعظم سے اس معاملے میں مداخلت کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔

وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے یہ بھی شکایت کی کہ مرکز بنگلہ دیش کے بارے میں خاموش ہے۔ اس تناظر میں بی جے پی پر تنقید کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ مرکزی حکومت گزشتہ 10 دنوں سے خاموش ہے۔

گجرات بی جے پی کے ذریعہ انجام دیے گئے 'پونزی گھوٹالہ' کی جانچ سپریم کورٹ کی نگرانی میں ہو: کانگریس

نئی دہلی۔ گجرات کے 'پونزی گھوٹالہ' معاملے میں آج کانگریس نے بی جے پی حکومت کو ہدف تنقید بنایا اور اس پورے معاملے کی جانچ سپریم کورٹ کی نگرانی میں کرانے کا مطالبہ کیا۔ کانگریس نے گجرات بی جے پی لیڈر بھوپیندر جھالا کے ذریعہ کیے گئے 6 ہزار کروڑ روپے کے پونزی گھوٹالہ کی سپریم کورٹ جج کی نگرانی میں سی بی آئی جانچ کا یہ مطالبہ دہلی واقع کانگریس ہیڈکوارٹر میں ایک پریس کانفرنس کے دوران کیا۔ کانگریس کے سینئر لیڈر اور گجرات کانگریس صدر شکتی سنگھ گوہل نے پریس کانفرنس کے دوران انکشاف کیا کہ جھالا نے سینئر بی جے پی لیڈران سے اپنے روابط کا استعمال کسانوں، پنشن حاصل کرنے والوں، غریب و متوسط طبقہ کے عام لوگوں کو پونزی منصوبہ میں سرمایہ کاری کے لیے لبھانے میں کیا۔ اس منصوبہ میں لگائی گئی رقم 2 سال کے اندر دوگنی کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ شکتی سنگھ گوہل نے پریس کانفرنس میں مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ، گجرات کے وزیر اعلیٰ بھوپیندر پٹیل سمیت سینئر بی جے پی لیڈران کے ساتھ جھالا کی تصویریں بھی دکھائیں۔ انھوں نے کہا کہ "یہ تصویریں ان عام لوگوں کا بھروسہ جیتنے کے لیے کافی تھا جنھوں نے 2 سال کے اندر اپنے پیسے دوگنے کرنے کی امید میں اس بھوپیندر جھالا کی کمپنی میں سرمایہ کاری کی تھی۔" گوہل نے جھالا کے ذریعہ منعقد ایک تقریب کا دعوت نامہ بھی دکھایا جس میں وزرا، اراکین پارلیمنٹ اور اراکین اسمبلی سمیت کئی سینئر بی جے پی لیڈران کا تذکرہ کیا گیا تھا۔ کانگریس لیڈر کا کہنا ہے کہ اس تقریب میں ایک مرکزی وزیر اور گجرات کے دو وزراء مہمانِ خصوصی تھے۔ شکتی سنگھ گوہل نے نامہ نگاروں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ 6 ہزار کروڑ روپے کے گھوٹالہ کا ماسٹر مائنڈ اب فرار ہے اور پولیس ابھی تک اس کا پتہ نہیں لگا پائی ہے۔ انھوں نے اس معاملے کی جانچ سپریم کورٹ کے موجودہ جج کی نگرانی میں سی بی آئی سے کرانے کا مطالبہ کیا۔ ساتھ ہی انھوں نے نیٹ پیپر لیک واقعہ کا بھی ذکر کیا، جس میں اخذ کیا گیا کہ گجرات میں ایک اسکول چلانے والا بی جے پی لیڈر اس کا ماسٹر مائنڈ تھا۔ انھوں نے کہا کہ گجرات پولیس کے ایک ڈی ایس پی نے حلف نامہ میں یہ بات کہی ہے۔ ایک دیگر واقعہ کا بھی تذکرہ گوہل نے کیا اور بتایا کہ سورت میں ڈرگس اسمگلنگ معاملے میں اہم سازشی اور سرغنہ بی جے پی کا لیڈر ہی نکلا۔

کانگریس لیڈر نے حملہ آور رخ اختیار کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی کے لوگوں کو یہ بتانا چاہیے کہ چور اور دھوکہ باز اس کے لیڈران اور اراکین کیوں بن رہے ہیں، اور بی جے پی انھیں تحفظ کیوں دے رہی ہے۔ بی جے پی کو یہ جواب دینا چاہیے کہ بھوپیندر جھالا نام کے اس ٹھگ کی امت شاہ جیسے سینئر لیڈران تک آسان رسائی کیسے تھی، جن کے ساتھ اس نے اپنی تصویریں بھی کھنچوائیں۔ شکتی سنگھ گوہل نے کہا کہ گجرات میں اگر وزیر اعلیٰ یا وزیر کو کسی عوامی تقریب میں جانا ہوتا ہے تو محکمہ خفیہ پروگرام کرانے والے کا پس منظر پتہ کرتا ہے۔ کیا محکمہ خفیہ نے حکومت کو نہیں بتایا تھا کہ بھوپیندر جھالا نے لوگوں کے ساتھ 6 ہزار کروڑ روپے کی دھوکہ دہی کی ہے؟

عمرہ پر نہ صرف کشمیر بلکہ عالم اسلام کیلئے دعا کی: فاروق عبداللہ

سری نگر، 2 دسمبر (یو این آئی) نیشنل کانفرنس کے صدر اور سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ کا کہنا ہے کہ عمرہ کی ادئیگی کے دوران میں نے نہ صرف کشمیر بلکہ عالم اسلام کے لئے دعا کی۔ انہوں نے کہا: میں نے دعا کی جو مشکلات ہم پر ہیں اللہ ہمیں ان سے نجات دے اور ہمارے ملک ہندوستان میں جو نفرتیں پھیل گئی ہیں وہ دور ہوجائیں۔ موصوف صدر نے ان باتوں کا اظہار عمرہ سے واپسی پر پیر کو یہاں اپنی رہائش گاہ پر نامہ نگاروں کے ساتھ بات کرنے کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا: ہم نے نہ صرف کشمیر بلکہ عالم اسلام کے لئے دعا کی جو مشکلات ہم پر ہیں اللہ ہمیں ان سے نجات دے اور ہمارے ملک ہندوستان میں جو نفرتیں پھیل گئی ہیں وہ دور ہوجائیں۔ ان کا کہنا تھا: ہم نے دعا کی کہ ہمارے مشکلات آسان ہوجائیں اور جو نفرتیں پھیلا رہے ہیں ان کی ہدایت ہوجائے۔ ملازموں کی برطرفی کے بارے میں پوچھے جانے پر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا: ہر ایک چیز پر حکومت نظر رکھے گی اور یہ دیکھا جائے گا کہ ایسا کیوں ہوا۔ اسرائیل اور لبنان کے درمیان جنگ بندی معاہدہ طے پر انہوں نے کہا: یہ ایک اچھا قدم ہے مگر غزہ پر اسرائیل اور امریکہ مل کر حملہ کر رہے ہیں، شام اور ایران پر حملے ہو رہے ہیں یہاں بھی سیز فائر ہونا چاہئے۔

اکال تخت نے سکھبیر بادل کو گولڈن ٹیمپل میں بیت الخلاء اور برتن صاف کرنے کا حکم، رام رحیم کی مدد کرنے کی ملی سزا

چنڈی گڑھ۔ پنجاب کے سابق نائب وزیر اعلیٰ سکھبیر سنگھ بادل اور 2015 کی اکالی حکومت کابینہ کے دیگر ممبران کو گولڈن ٹیمپل میں بیت الخلاء اور برتن صاف کرنے سمیت دیگر مذہبی سزا دی گئی ہے۔ دراصل سکھبیر سنگھ بادل نے پیر کو قبول کیا کہ اکالی حکومت نے ڈیرا سچا سودہ کے سربراہ رام رحیم کو معافی دلانے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ اس معاملہ میں 5 سنگھ صاحبانوں کی میٹنگ ہوئی۔ میٹنگ میں سکھبیر سنگھ سمیت 5 دیگر اکالی حکومت کابینہ کے ممبران کو مذہبی بدفعلی کے الزام میں سزا سنائی گئی۔ واضح ہو کہ دو ماہ قبل اکال تخت نے 'تنکھیا' (مذہبی بدفعلی کا مجرم) قرار دیا تھا۔ اکالی حکومت کے دوران متنازع ڈیرا سچا سودہ کے سربراہ رام رحیم کو دی گئی معافی کی وجہ سے اکال تخت نے سابق وزیر اعلیٰ پرکاش سنگھ بادل کو دیا گیا خطاب فخرِ قوم واپس لے لیا۔ سال 2007 میں صلابت پورہ میں رام رحیم نے گرو گوبند سنگھ کی طرح لباس پہن کر امرت چھڑکنے کا ڈرامہ کیا تھا۔ اس واقعہ کے بعد رام رحیم کے خلاف پولیس نے مقدمہ درج کیا تھا، لیکن اکالی حکومت نے رام رحیم کو سزا دلانے کے بجائے اس کے خلاف درج مقدمہ واپس لے لیا تھا۔ اکال تخت کے 5 سنگھ صاحبانوں کے سامنے سکھبیر سنگھ بادل نے اکالی دور حکومت میں ہوئی اس غلطی کو قبول کیا۔ سکھبیر سنگھ نے کہا "ہم سے بہت ساری بھولیں ہوئی ہیں۔ ہماری حکومت کے دوران بے ادبی کے واقعات بھی ہوئے ہیں۔ ہم مجرموں کو سزا دینے میں ناکام رہے۔" اکال تخت کے جتھہ دار گیانی رگھوبیر سنگھ نے سزا سناتے ہوئے کہا کہ "سکھبیر سنگھ 3 دسمبر 2024 سے روزانہ دوپہر 12 سے 1 بجے تک گولڈن ٹیمپل میں بیت الخلاء کی صفائی کریں گے۔

فلسطین کا مسئلہ انسانیت کا مسئلہ ہے

اسرائیل کی جمہوریت صرف یہودیوں کے لئے ہے: پروفیسر اچین وناٹک ☆ نتنیاہو ہٹلر سے بھی بڑا ظالم شخص ہے: ڈاکٹر سنیلم ☆ حکومتیں اسرائیل کے ساتھ ہو سکتی ہیں لیکن دنیا کے عوام فلسطین کے ساتھ ہیں: ہرش مندر

دلّی میں فلسطین سے یکجہتی کا مظاہرہ

نئی دہلی: یہاں راجندر بھون آڈیٹوریم میں سنیچر کی شام فلسطین اور غزہ کے مظلومین کے ساتھ یکجہتی کا ایک بڑا مظاہرہ ہوا جو غزہ میں ۱۴ ماہ سے جاری جنگ کے دوران ہندوستان میں مظلومین کے ساتھ اظہار یکجہتی و ہمدردی کا سب سے بڑا مظاہرہ تھا۔ اس کانفرنس کا انعقاد مسلم مجلس مشاورت نے کیا تھا اور اس میں ملک کی متحرک حقوق انسانی کی اہم شخصیات شریک ہوئیں۔ پڑوسی ملک نیپال کے سیاسی لیڈر اور سابق نائب وزیر اعظم اوپندر یادو نے اس کانفرنس کی صدارت کی جبکہ معروف صحافی سہیل انجم نے نظامت کے فرائض انجام دئے۔

تمہیدی کلمات کہتے ہوئے صدر مسلم مجلس مشاورت اور دلی اقلیتی کمیشن کے سابق صدر ڈاکٹر ظفر الاسلام خان نے کہا کہ آج ہم یہاں یقیناً انسانیت کی بنیاد پر فلسطینی مظلومین کی تائید میں جمع ہوئے ہیں لیکن ہندوستان کا فلسطین کے ساتھ بڑا تاریخی رشتہ بھی ہے جو تیرہویں صدی میں بیت المقدس میں بابا فرید کی چلہ کشی اور وہاں ان کے برسوں قیام سے شروع ہوتا ہے، پھر بابا گرونانک نے پندرہویں صدی میں وہاں چلہ اور قیام کیا۔ اس تعلق کی یاد میں آج بھی بیت المقدس میں ہندوستانی مہمان خانہ (انڈین ہوسپائس) موجود ہے۔ اس کے علاوہ بھی اس مہمان خانے کے اخراجات پورے کرنے کے لئے بیت المقدس اور غزہ میں ہندوستانی موقوفہ املاک موجود ہیں۔ بیسویں صدی کے دوسرے اور تیسرے دہے میں ہندوستانیوں نے فلسطینی کاز کی بھرپور حمایت کی تھی جس کی وجہ سے فلسطینیوں نے مولانا محمد علی جوہر کو ان کے لندن میں جنوری سنہ ۱۹۳۱ میں انتقال کے بعد بیت المقدس لا کر مسجد اقصی کے کمپاؤنڈ میں دفن کیا جو بہت بڑی عزت کی بات ہے۔ موجودہ زمانے میں بھی جب بھی فلسطین پر افتاد پڑی ہے تو ہمارے ملک نے مظلوم فلسطینیوں کا ساتھ دیا ہے۔ ہندوستان نے ۱۹۹۲ء تک اسرائیل کو قانونی طور سے تسلیم نہیں کیا تھا۔ ہندوستان نے اندرا گاندھی کے زمانے میں فلسطینی تنظیم آزادی (PLO) کو تسلیم کر لیا تھا اور اس کو ہندوستان میں آفس کھولنے کی اجازت دی تھی۔ سنہ ۱۹۹۲ میں اوسلو معاہدے کے بعد ہندوستان نے فلسطین کو تسلیم کیا اور اس کو ہندوستان میں سفارتخانہ کھولنے کی اجازت دی۔ حکومت اور عوام دونوں کی سطح پر ہم نے فلسطین کی تائید کی ہے۔ پچھلے دس سالوں میں حکومتی سطح پر اس تائید میں کمی آئی ہے لیکن عوامی سطح پر اور خصوصاً مسلمانان ہند کی سطح پر ہم پوری طرح فلسطین اور اس کے مظلومین کے ساتھ اور اسرائیل کے خلاف کھڑے ہیں۔

ڈاکٹر ظفر الاسلام نے مختصراً فلسطین کی تاریخ پر بھی روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طرح برطانیہ نے فلسطین میں دنیا بھر کے یہودیوں کو لا کر بسایا، ان کی پرائیویٹ فوج بنوائی اور بالآخر اقوام متحدہ کے ذریعے ان کو فلسطین کا ۵۶ فیصد علاقہ دلوایا۔ یہودیوں نے ۱۹۴۸ء کی خانہ جنگی میں فلسطین کے ۷۸ فیصد علاقے پر قبضہ کر لیا۔ اور پھر ۱۹۶۷ میں باقیماندہ ۲۲ فیصد پر بھی قبضہ کر لیا۔ اوسلو معاہدے کے تحت فلسطینیوں نے صرف ۲۲ فیصد علاقے حصہ میں اپنی حکومت بنانے کی بات قبول کر لی لیکن اسرائیل عملاً اس کے لئے بھی تیار نہیں تھا۔ یہی وجہ ہے جس کی وجہ سے فلسطین میں مزاحمت جاری رہی اور اسی وجہ سے ۷ اکتوبر ۲۰۲۳ء کو حماس نے اسرائیل کے خلاف حملہ کیا۔ اس حملے کے پیچھے اسرائیلی مظالم کی ایک لمبی تاریخ ہے۔ فلسطینی مزاحمت کو بین الاقوامی قانونی حمایت حاصل ہے۔

سیاسیات اور بین الاقوامی تعلقات کے ماہر پروفیسر اچین وناٹک نے کہا کہ دنیا بھر میں صرف اسرائیل کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ موجودہ تاریخ کے طویل ترین غیر قانونی فوجی قبضے میں ملوث ہے۔ انھوں نے کہا کہ اسرائیل دعوی کرتا ہے کہ وہ ایک جمہوری ملک ہے مگر اس کی جمہوریت صرف یہودیوں کے لئے ہے۔ اسرائیل دنیا کا واحد ملک ہے جس نے اقوام متحدہ کو آج تک اپنا نقشہ نہیں دیا ہے۔ کچھ عرصہ قبل نتنیاہو نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں اسرائیل کا ایک نقشہ دکھایا تھا جس میں مشرق وسطی کا ایک بڑا علاقہ شامل تھا۔ دیوار چین کے بعد اسرائیل نے دنیا کی سب سے بڑی دیوار بنائی ہے۔ یہ ۷۰۰ کیلومٹر لمبی دیوار اسرائیل کو مقبوضہ مغربی کنارے سے الگ کرتی ہے۔ تمام ملکوں کی فوجیں ہوتی ہیں لیکن اسرائیل فوج کا ملک ہے۔ تمام اسرائیلی مرد و عورت فوج میں وقت گذارتے ہیں۔ اسرائیل کی فوج اکیلے تمام عرب ملکوں کی فوج کو شکست دے سکتی ہے لیکن پھر بھی وہ مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹتا ہے۔

مسلم پرسنل لا بورڈ کے ترجمان ڈاکٹر قاسم رسول الیاس نے کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دنیا کی تاریخ میں حقوق انسانی کی پامالی اسرائیل سے زیادہ کسی نے نہیں کی۔ مغربی ممالک کی تائید اور سازش سے اسرائیل نے آج فلسطینیوں کو دو کھلے ہوئے جیلوں میں بند کر رکھا ہے اور ان دونوں جیلوں درمیان بھی کوئی کنکشن نہیں ہے۔ لوگ اسرائیل کے ساتھ فلسطینیوں کی بھی مذمت کرتے ہیں لیکن یہ کہنے والے ۱۹۴۸ء سے آج تک ہونے والے واقعات کو بھول جاتے ہیں۔ اگر ۷ اکتوبر نہ ہوا ہوتا تو سعودی عرب اسرائیل کو تسلیم کر چکا ہوتا۔ اوسلو کو بھلایا جا چکا ہے۔ یہ ایک یکطرفہ جنگ ہے۔ ایک فریق دوسرے پر مسلسل بمباری کر رہا ہے۔ اس جنگ کے دوران بھی ہندوستان نے نہ صرف اسرائیل کو نہ صرف مزدور بلکہ اسلحے بھی بھیجے ہیں۔ ہمارے وزیر اعظم یوکرین میں جنگ بندی کے لئے بہت پریشان ہیں لیکن فلسطین کے بارے میں کچھ نہیں بولتے۔ دنیا کے مختلف ملکوں میں اسرائیلی ظلم کے خلاف احتجاج ہو رہا ہے لیکن ہندوستان میں احتجاج کی اجازت نہیں ہے۔ یہ آج پہلی کانفرنس ہندوستان میں منعقد ہو رہی ہے جہاں ہم کھل کر اس مسئلے کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ غزہ اور مغربی کنارے میں سارے ظلم کے باوجود اسرائیل آج تک اپنے لوگوں کو آزاد نہیں کرا پایا ہے اور حماس نے آج شکست نہیں مانی ہے۔ دنیا میں اتنی بہادر اور کوئی قوم نہیں ہے۔ لوگ مر رہے ہیں، گھر تباہ کئے جا رہے ہیں لیکن فلسطینی قوم شکست نہیں مان رہی ہے۔ ہم ان کو سلام کرتے ہیں۔

اشترا کی لیڈر پروفیسر سندیپ پانڈے نے کہا کہ اگر آج اسرائیل کے بجائے کوئی اور ملک ہوتا تو ساری دنیا اس کے خلاف کھڑی ہو گئی ہوتی۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ اسرائیل کی اقوام متحدہ کی ممبر شپ ختم کی جائے۔ میں ایک وفد کے ساتھ ۲۰۱۰-۲۰۱۱ میں غزہ گیا تھا۔ ہم غزہ میں اسماعیل ھنیہ سے بھی ملے تھے۔ ہم نے غزہ سے زیادہ بہادر لوگ دنیا میں نہیں دیکھے۔ اس وقت بھی غزہ کے خلاف اسرائیلی محاصرہ جاری تھا لیکن کسی نے شکایت نہیں کی۔ جو نعرے ہم نے فلسطین کی دیواروں پر لکھے دیکھے وہ ہم نے کہیں اور نہیں دیکھے۔ ہم نے دیکھا کہ لیڈروں کے قریبی رشتے دار بھی شہید ہوئے تھے اور ان کے گھروں میں ان شہیدوں کے فوٹو لگے تھے۔ اسرائیل کا خیال نہیں رہا ہوگا کہ یہ جنگ اتنی لمبی چلے گی۔ انھوں نے بتایا کہ سنہ ۱۹۶۰ میں جواہر لال نہرو نے غزہ میں ریفیوجی کیمپوں کا دورہ کیا تھا، اس لئے لوگ ان کو آج بھی یاد رکھتے ہیں۔ حماس کے لیڈر خالد مشعل نے ہم سے کہا کہ ہتھیار اٹھانا ہماری مجبوری ہے۔ ہم کو گاندھی نے سکھایا ہے کہ ہم ظلم کو کیسے برداشت کریں۔

سماجوادی پارٹی کے جنرل سکریٹری اور کسان لیڈر ڈاکٹر سنیلم نے کہا کہ ان کی تنظیم "انڈیا پالستائن سولیڈریٹی فارم" نے پورے ملک بلکہ نیپال تک میں فلسطین کے لئے فنکشن کئے ہیں۔ بھارت سے بڑا پروگرام نیپال میں ہوا۔ انھوں نے بتایا کہ ان کی تنظیم کے ایک قائد آج وینیز ویلا میں فلسطین کی تائید میں منعقد کانفرنس میں شریک ہیں۔ وہ کوئی مسلم ملک نہیں ہے۔ ساؤتھ افریقہ بھی کوئی مسلم ملک نہیں ہے۔ اس لئے یہ سمجھنا غلط ہے کہ فلسطین ایک مسلم مسئلہ ہے۔ یہ ساری انسانت کا مسئلہ ہے۔ انھوں نے کہا کہ نتنیاہو ہٹلر سے بھی بڑا ظالم شخص ہے۔ جس طرح یہ شخص چن چن کر لوگوں کو قتل کر رہا ہے، اسپتالوں اور اسکولوں پر حملے کر رہا ہے وہ ہٹلر نے نہیں کیا تھا۔ اس کے خلاف آج انٹرنیشنل وارنٹ نکل چکا ہے۔ لاکھوں لوگ دنیا بھر میں اس ظلم کے خلاف نکلے ہیں۔

معروف مجاہد حقوق انسانی ہرش مندر نے کہا کہ جیسے ویٹ نام کے لئے لوگ کھڑے ہوئے تھے ویسے ہی آج لوگ فلسطین کے لئے کھڑے ہیں۔ حکومتیں اسرائیل کے ساتھ ہو سکتی ہیں لیکن آج دنیا کے عوام فلسطین کے ساتھ ہیں۔ ہٹلر نے جو یہودیوں کو مارا تھا وہ صرف حکومت کا کام نہیں تھا بلکہ اس جرم میں عام شہری بھی ملوث تھے۔ اس کے بعد ساری دنیا میں کہا گیا کہ یہ اب کبھی نہیں ہوگا (Never Again) لیکن حقیقت ہے کہ وہی کچھ آج اسرائیل فلسطینیوں کے ساتھ کر رہا ہے۔

نیپالی سیاستدان اور سابق نائب وزیر اعظم اوپندر یادو نے اپنے صدارتی خطبے میں کہا کہ فلسطین میں جو آج ہو رہا ہے وہ دوسری جنگ عظیم میں ہٹلر نے بھی نہیں کیا تھا۔ یہ صحیح ہے کہ ہٹلر نے یہودیوں کی نسل کشی کی تھی اور اس وقت ساری دنیا نے اس کی مذمت کی تھی اور اب بھی اس کو یاد کیا جا رہا ہے۔ اس ظلم کے باوجود ہٹلر نہیں جیتا اور اس نے خودکشی کی۔ ویٹنام چھوٹا سا ملک ہے، وہ امریکہ کی بے تحاشہ لشکر کشی کے باوجود جیتا۔ ایک پترکار نے نیکسن سے پوچھا: امریکہ اتنا طاقتور ہے لیکن وہ ایک کمزور ویتنام کو کیوں نہیں ہرا سکا؟ نیکسن نے جواب دیا: یہ امریکی فوج اور ویتنام کی فوج کے درمیان جنگ نہیں تھی بلکہ امریکی فوج اور ویت نامی عوام کے درمیان تھی، اس لئے وہ لوگ جیتے۔

اپنے ایمان وعقیدہ کو بچانے کی فکر کرنا چاہیے

انجمن فروغ اسلام کے زیر اہتمام تحفظ ایمان کانفرنس، مفتی غلام جیلانی ازہری کا خطاب

شاہجہاں پور (پریس ریلیز) انجمن فروغ اسلام وآل انڈیا جماعت رضائے مصطفی کے زیر اہتمام گزشتہ شب محلہ ایمن زئی جلال نگر میں ملکوں والی ایک مینار مسجد کے پاس جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعنوان تحفظ ایمان کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔جس کا آغاز خلیفہ تاج الشریعہ حافظ فراست اللہ خاں رضوی نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے مقرر خصوصی خلیفہ تاج الشریعہ مفتی غلام جیلانی ازہری نیپال نے کہا کہ کامیاب وہ نہیں جس کے پاس دولت ہے، کامیاب وہ ہے جس کے پاس ایمان کی دولت ہے۔اس پر فتن دور میں آپ کے ایمان وعقیدے پر طرح طرح کے حملے ہو رہے ہیں۔ہم سب کو اپنے ایمان وعقیدہ کے تحفظ کی فکر کرنا چاہیے اور اپنے علماء کا ادب و احترام کرنا چاہیے کیونکہ علماء کا قرب ہی ہمارے ایمان وعقیدہ کو مستحکم بنا سکتا ہے اور ہم ایمان و عقیدہ کے لٹیروں سے بچ سکتے ہیں۔انہوں نے اولیا کے آستانے کی حاضری کے ساتھ ساتھ نمازوں کی پابندی کو بھی بہت ضروری بتایا۔انہوں نے کہا کہ ہم سب کو فرض و واجبات ان کے وقتوں پر ادا کرنا چاہیے۔مفتی عطا محمد مشا٭ دی پیلی بھیت نے اپنے خطاب میں کہا کہ تمام علماء اہلسنت نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلی کو اپنا امام و پیشوا مانا۔ ان کی تصانیف اور فتاویٰ سے اتفاق کیا۔اس لئے اعلیٰ حضرت کی ذات اس دور میں حق و باطل کے درمیان امتیاز بن گئی ہے۔انہوں نے کہا کہ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا نام سنیت کی علامت بن گیا ہے۔ پیر طریقت سید رضوان احمد واحدی بلگرامی نے کہا کہ مومن مومن کا بھائی ہے۔ہم سب کو آپس میں اتفاق واتحاد کو قائم رکھنا ہوگا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کرنی ہوگی کیونکہ جس انسان کا قلب عشق رسول سے خالی ہوگا اس کی کوئی بھی عبادت و ریاضت بارگاہ الٰہی میں ہرگز مقبول نہ ہوگی۔ہم سب کو شریعت مطاہرہ پہ قائم رہ کر اپنی زندگی بسر کرنا ہوگی۔ اسی میں دنیا و آخرت کی کامیابی ہے۔کانفرنس کو علامہ محراب حسین رضوی نے بھی خطاب کیا۔ اس دوران شاعر فہیم اختر بریلی، محمد زرتاب رضا پیلی بھیت، حافظ ذیشان رضا ازہری نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ نظامت کے فرائض ملکوں والی ایک مینار مسجد کے خطیب وامام حافظ محمد عمران رضا قادری نے انجام دیے۔آخر میں حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کا قل شریف ہوا۔ پیر طریقت سید رضوان احمد واحدی بلگرامی نے قوم وملت کی سلامتی اور ملک کی خوشحالی کے لیے دعا کی۔صلاۃ و سلام کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اس موقع پر سید شارق رضا خالدی، مولانا ریاض القادری، سید عبد الشدید، حافظ محمد تسلیم رضا، ارشاد علی خاں ایڈوکیٹ، حاجی کمال احمد، حافظ ریاست اللہ خاں، حاجی ایوب حسن خاں، راشد حسین راہی، ماسٹر غلام عبد القادر، محمد کلیم، عیان خاں حشمتی، حافظ منصور رضا، ڈاکٹر زاہد، محمد راشد از٭ری، منیر رضا، محمد ندیم، محمد کامل، منیر احمد خان، محمد غفران، محسن خان، محمد نواز، محمد عارف، زبیر احمد خان، محمد طالب، حافظ محمد عیان رضا از٭ری، عبد الغفار، محمد حسان، عفوان یار خان، عبد العزیز، دلشاد، حنظلہ وغیرہ موجود رہے۔ آخر میں کنوینر حافظ فراست اللہ خاں رضوی نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

قرآن کے پیغام کو عام کرنے کی اشد ضرورت ہے: عبداللہ سالم چترویدی

جامعہ شمس الہدیٰ سدھور میں دستار بندی ومدارس اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان سے جلسہ

بارہ بنکی (محمد مدثر): قرآن مجید اللہ رب العزت کی آسمانی کتاب اور ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور یہ کتاب اللہ کے محبوب اور خوش نصیب بندوں کو اپنے سینوں میں محفوظ کرنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے مذکورہ خیالات کا اظہار مولانا عبد اللہ سالم قاسمی چترویدی کشن گنج بہار نے جامعہ شمس الہدیٰ قصبہ سدھور میں جلسہ دستار بندی و مدارس اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔انہوں نے کہا کہ قرآن کریم میں تمام مسائل و پریشانیوں کا حل موجود ہے، بس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اس کے اندر اپنے مسائل اور پریشانیوں کا حل تلاش کریں۔مولانا قاسمی نے مزید کہا کہ اللہ نے قرآن کریم کو صرف مسلمانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لئے نازل کیا ہے اسلئے اس کے صحیح پیغام کو عام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔مفتی محمد خالد امام وخطیب شمر گارڈن میرٹھ نے کہا کہ قرآن جو پوری کائنات کے لئے رشد وہدایت کا ذریعہ ہے اللہ نے اس کے ایک ایک لفظ میں برکت، حکمت اور فضیلت رکھی ہے اور قرآن کے مطابق زندگی گزارنے والے لوگ ہی دونوں جہاں میں فلاح و کامرانی حاصل کرتے ہیں اسلئے تمام حضرات اپنے بچوں کو مدارس و مکاتب میں ضرور داخل کرائیں اور انہیں قرآنی تعلیمات سے روشناس کرائیں۔انہوں نے مزید کہا کہ مدارس ملت اسلامیہ کے تحفظ وبقا کی ضمانت ہیں ان کی حفاظت اور استقامت میں دین کا استحکام پوشیدہ ہے۔مولانا محمد سلیم قاسمی استاد مدرسہ امداد العلوم نے کہا کہ آپؐ کے طریقوں کے مطابق و قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا رہنے میں ہی دنیا و آخرت کی کامیابی مضمر ہے۔مولانا نے لوگوں سے اپنی زندگی میں تمام امور قرآن وحدیث کی روشنی میں انجام دینے کی تلقین کی۔قبل ازیں قاری محمد اظہار ناظم مدرسہ کی نگرانی، مولانا محمد شمیر ثاقبی مہتمم مدرسہ دارارقم جہانگیر کی صدارت وقاسم عثمانی محمود آبادی کی نظامت میں منعقد ہونے والے جلسہ کا آغاز قاری علی حیدر سیوانی کی تلاوت وعمر عبداللہ بارہ بنکوی کی نعت پاک سے ہوا بعد ازاں 22 طلباء کی دستار بندی علماء کرام کے بدست عمل میں آئی۔اس موقع پر مولانا رفیق احمد قاسمی، مولانا محمد سرتاج قاسمی، مولانا شعیب مظاہری، حافظ محمد امتیاز، محمد دلشاد سجہاسد، حافظ محمد عمران دادرہ، محمد نفیس انصاری، محمد رضوان، محمد عثمان، عزیز الحسن، محمد اطہر سجہاسد کے علاوہ قرب و جوار کے کثیر تعداد میں لوگ موجود تھے۔جلسہ کا اختتام مولانا عبداللہ سالم چترویدی کی دعا پر ہوا۔

علم کی اہمیت کو سمجھ کر حاصل کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت: مولانا شہوار

سید قیصر رضا تقوی کے چہلم پر مجلس کا اہتمام

امروہہ۔شہر امروہہ کے عزا خانہ وزیر النساء میں سید قیصر رضا تقوی کے چہلم کی مجلس کا انعقاد کیا گیا جسکو حضرت مولانا ڈاکٹر شہوار حسین قبلہ نے خطاب فرمایا۔مولانا کی تقریر سے قبل ظفر عباس ہمنوا نے مرثیہ پیش کیا۔مولانا نے اپنی تقریر میں علم کی اہمیت اسکے مقصد اور اسکے ذریعہ سماج کی خدمت کو عنوان بیان قرار دیا، جناب نے اپنے بیان میں کہا کہ مذہب اسلام ہمیں علم حاصل کرنے کی تاکید کرتا ہے، ہمیں ہر حال میں علم حاصل کر کے تعلیم یافتہ بننا چاہئے، علم ہماری شناخت ہے اور علم کے ساتھ عمل کا ہماری دنیاوی اور اخروی زندگی کی کامیابی میں اہم کردار ہے۔مولانا نے بتایا کہ سید قیصر رضا تقوی ایک بہترین انسان تھے، سماج کی اصلاح کے لیے فکر منداور تعلیم کے لیے عوام کو بیدار کرتے رہتے تھے۔مولانا ڈاکٹر شہوار حسین نے مزید بتایا کہ مرحوم قیصر تقوی نے ابتدائی تعلیم آئی ایم انٹر کالج امروہہ میں حاصل کی اور انجینئرنگ کی تعلیم علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے حاصل کرنے کے بعد ڈی ڈی اے دہلی میں انجینئر رہے اور سپرٹینڈنٹ انجینئر کے اعلی عہدہ پر فائز ہوئے مگر ان تمام مصروفیات کے باوجود آپ متعدد قومی وملی اداروں اور تنظیموں سے وابستہ رہ کر مذہبی وقومی خدمات بھی انجام دیتے رہے۔آپ انجمن تنظیم ماتم دہلی کے صدر، انجمن تحفظ عزاداری امروہہ کے جنرل سکریٹری، شیعہ لٹریری سوسائٹی کے بانی، انجمن وظیفہ سادات ومومنین کے سرگرم کارکن تھے۔آپ نے دہلی سے ماہنامہ ناصر رسالہ اور مبصر جاری کیا جس میں معیاری مضامین شائع ہوتے تھے اس کے علاوہ وظیفہ سادات کے بھی ایڈیٹر رہے آپ نے مختلف موضوعات پر اردو، ہندی میں کتابیں تحریر کی جنمیں حالات انبیاء تھی۔ اس کتاب کے چار ایڈیشن شائع ہوئے پہلا ایڈیشن 1990 اور چوتھا ایڈیشن 2020 میں شائع ہوا تھا۔انکی ایک اور کتاب ہماری نماز۔اس کے پانچ ایڈیشن شائع ہوئے پہلا ایڈیشن 1988 میں شائع ہوا۔ایک اور اہم کتاب۔بعنوان حضرت علی علیہ السلام۔پہلا ایڈیشن 1998 اور دوسرا ایڈیشن 2016 میں شائع ہوا۔ذبح عظیم، طرز حیات۔مجموعہ مقالات، اپریل 2011، مولا علی اور علم، ہم اور ہماری عزاداری، محمد کا نواسہ، اعمال عاشورہ ہندی میں، تحفہ اطفال جیسی اہم کتب آپکی محنت کا نتیجہ تھی۔اس کے علاوہ آپ کے مضامین مختلف رسائل میں شائع ہوتے رہتے تھے آپ نے 24 ربیع الثانی 1446 / 28 اکتوبر 2024 بروز پیر چنڈی گڈھ میں رحلت کی اور دوسرے دن عزا خانہ وزیر النساء محلہ دانشمندان امروھہ میں سپرد لحد ہوئے۔مجلس میں شہر امروہہ کی علمی ادبی سماجی شخصیات کثیر التعداد میں شریک ہوئی۔

عالم پور میں سہ روزہ مجالس عزائے فاطمیہ کا اہتمام

عالم پور (بارہ بنکی) سالہائے گزشتہ کی طرح امسال بھی ضلع بارہ بنکی کے عالم پور (سید واڑا) میں عزائے فاطمیہ کے سلسلے میں سہ روزہ مجالس عزا کا اہتمام کیا گیا ہے مومنین عالم پور کی جانب سے منعقد ہونے والی مجالس کا آغاز 3 دسمبر 2024 بروز منگل کو ہوگا پہلی مجلس 3 دسمبر کو صبح 9 بجے امام بارگاہ حسینیہ محمد شبیہ مرحوم میں ہوگی جسکو مولانا ابن عباس بارہ بنکی خطاب کریں گے دوسرے دن کی مجلس بھی 4 دسمبر کو صبح 9 بجے ہوگی جسکو مولانا محمد عازم باقری استاد وثیقہ عربی کالج خطاب کریں گے تیسرے روز کی مجلس 5 دسمبر کو صبح 9 بجے منعقد ہوگی جسکو مولانا باقر سجاد لکھنؤ خطاب کریں گے بعد مجلس امام بارگاہ سے جلوس عزائے فاطمیہ برآمد ہوکر امام بارگاہ محمد زائر مرحوم میں جائے گا جہاں پر اختتامی مجلس کو مولانا سُلیم مرتضٰی اعظمی خطاب کریں گے دوران جلوس انجمن فروغ عزا انجمن رونق عزا انجمن زینت العزا عالم پور نوحہ خوانی وسینہ زنی کریں گی اسکے علاوہ عالم پور (سید واڑا) میں ایام عزائے فاطمیہ کی مناسبت سے امام بارگاہ حسینیہ امانت علی میں بھی 3 / 4 / 5 دسمبر کو شب میں 7:30 بجے مجالس کا انعقاد کیا گیا ہے جسکی پہلی مجلس کو مولانا سید صبیح الحسین رضوی خطاب کریں گے دوسرے دن کی مجلس کو مولانا سید سعید الحسن نقوی لکھنؤ خطاب کریں گے تیسرے روز کی مجلس کو آیت اللہ سید سبطین عباس رضوی قم المقدس خطاب فرمائے گے پروگرام کے آخری روز 5 دسمبر کو بعد مجلس شبیہ تابوت برآمد ہوگا اور مقامی انجمہائے ماتمی نوحہ خوانی وسینہ کے درمیان یہ جلوس جامع مسجد تک جائے گا اس موقع پر سبھی حضرات سے کثیر تعداد میں شرکت کی گذارش ہے یہ اطلاع مولانا سید سمیر حسین عالم پوری نے دی ہے

مظفر حنفی نے تمام اصناف سخن پر طبع آزمائی کی

مظفر حنفی کی حیات اور ادبی خدمات پر مغربی بنگال اردو اکادمی کے قومی سیمینار میں اے ایم یو کے اساتذہ کی شرکت

علی گڑھ،2 دسمبر: مغربی بنگال اردو اکادمی کی جانب سے کولکاتہ میں مظفر حنفی کی حیات اور علمی و ادبی خدمات پر مولانا آزاد آڈیٹوریم میں یک روزہ سیمینار منعقد کیا گیا، جس میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ اردو کے سابق صدر پروفیسر صغیر افراہیم اور شعبہ انگریزی کے استاد پروفیسر محمد عاصم صدیقی نے شرکت کی۔ مغربی بنگال اردو اکادمی نے معروف اردو شعراء کی تخلیقات کا انگریزی اور بنگالی میں ترجمہ کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔اس سلسلہ میں ہونے والی میٹنگ میں بھی دونوں اساتذہ نے حصہ لیا۔پروفیسر صغیر افراہیم نے سیمینار کے دوران اپنے کلیدی خطبہ میں کہا کہ مظفر حنفی ایک منفرد شاعر اور صاحب طرز ادیب محقق و ناقد کی حیثیت سے معروف ہیں۔ ان کی شاعری، افسانوی اور غیر افسانوی تحریروں میں حسن بیان ہوتا ہے۔وہ اصل مأخذ کو دیکھے بغیر کوئی بات نہیں کہتے اس لئے ان کی تحریروں میں تحقیق وتنقید کا خوبصورت امتزاج ہے۔انھوں نے غزل میں مظفر حنفی کے منفرد انداز کو سراہتے ہوئے کہا کہ ان کی شاعری میں طنز ومزاح کا عمدہ امتزاج پایا جاتا ہے۔انھوں نے حسرت موہانی پر مظفر حنفی کے مونوگراف پر بھی گفتگو کی۔ پروفیسر عاصم صدیقی نے بطور مہمان خصوصی اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ گوپی چند نارنگ، شمیم حنفی اور شمس الرحمٰن فاروقی جیسے ناقدین نے مظفر حنفی کے شعری کائنات کی ستائش کی ہے۔ مظفر حنفی نے تمام اصناف سخن بشمول نثر، شاعری، فکشن، افسانہ، افسانچہ اور ادبی تنقید پر طبع آزمائی کی اور اپنی انمٹ چھاپ چھوڑنے میں کامیاب رہے۔اس سے قبل چنندہ اردو شعراء کے منتخب کلام کو انگریزی اور بنگالی زبانوں میں ترجمہ کرنے کے پروجیکٹ کے سلسلہ میں ایک میٹنگ اردو اکادمی میں ہوئی، جس میں پروفیسر عاصم صدیقی ، پروفیسر صغیر افراہیم، ڈاکٹر دبیر احمد، اردو اکادمی کی سکریٹری نزہت زینب وغیرہ موجود رہے۔ پروفیسر محمد عاصم صدیقی اور پروفیسر صغیر افراہیم نے ترجمے کے پروجیکٹ کو شروع کرنے پر اردو اکادمی کی ستائش کی اور مبارکباد پیش کی۔

بزنس ایڈمنسٹریشن شعبہ میں بیڈمنٹن کورٹ کا افتتاح

علی گڑھ، 2 دسمبر: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے شعبہ بزنس ایڈمنسٹریشن میں نو تعمیر شدہ بیڈمنٹن کورٹ کا افتتاح عمل میں آیا۔تقریب کے مہمان خصوصی اے ایم یو رجسٹرار مسٹر محمد عمران آئی پی ایس نے تعلیمی اداروں کو ہم نصابی سرگرمیوں کے ساتھ مربوط رہنے کی اہمیت پر زور دیا۔انہوں نے شعبہ کے ایم بی اے پروگرام کو بہترین کورسز میں سے ایک قرار دیتے ہوئے طلبہ کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ کنسلٹنسی آرگنائزیشن ریورٹس سمیت متعدد وسائل سے استفادہ کر کے اپنے علم میں اضافہ کریں۔انہوں نے ممتاز بزنس اسکولوں کے ساتھ پلیسمینٹ کے مقابلے کی فضا میں مثبت مسابقتی رویہ برقرار رکھنے کے لئے درس وتدریس میں محنت ولگن کی اہمیت کو اجاگر کیا۔انہوں نے جسمانی اور ذہنی تندرستی کو فروغ دینے میں کھیلوں کی اہمیت پر بھی زور دیا۔شعبہ کی چیئرپرسن پروفیسر سلمٰی احمد نے اسپورٹس اینڈ ویلنس کمیٹی کے فیکلٹی ممبران بشمول ڈاکٹر آصف علی سید، ڈاکٹر ایم آفاق خان اور ڈاکٹر لے بن صابر کے علاوہ اسپورٹس اسٹوڈنٹ کوآرڈینیٹر فیضان خان کی کاوشوں کی ستائش کی۔ پروفیسر ذکی انور صدیقی، ممبر انچارج، لینڈ اینڈ گارڈن، یونیورسٹی انجینئر پروفیسر اظہار الفاروقی اور بیڈمنٹن کلب کے صدر ڈاکٹر جمیل احمد نے بیڈمنٹن کورٹ کے پروجیکٹ کو عملی جامہ پہنانے میں بھرپور تعاون کیا۔شعبہ میں پول ٹیبل، ٹیبل ٹینس، اور کیرم بورڈ کے ساتھ بیڈمنٹن کورٹ کی سہولت سے کھیلوں کا بنیادی ڈھانچہ مستحکم ہوا ہے۔

اپنے بچوں کو ہر حال میں تعلیم یافتہ بنائیں

بیہٹ علاقہ کے پاجرانہ بھوکڑی گاؤں میں منعقد تعلیمی بیداری کانفرنس میں مفتی راشد اعظمی کا خطاب

دیوبند: 2 / دسمبر (ایچ ایف خان) ضلع سہارنپور کی تحصیل بیہٹ علاقہ کے موضع پاجرانہ بھوکڑی میں مکی مسجد کی انتظامی کمیٹی کے زیر اہتمام گزشتہ شب 'تعلیمی بیداری کانفرنس' منعقد کی گئی، جس میں علاقہ کے سرکردہ علماء کرام نے شرکت کی اور تعلیم کی افادیت کو بیان کرتے ہوئے معاشرے کو منشیات اور جہیز جیسی برائیوں سے پاک کرنے پر زور دیا۔مولانا انیس الرحمن نوگاواں کی سرپرستی میں منعقد کانفرنس میں مہمان خصوصی کے طور پر عالمی شہرت یافتہ دینی ادارہ دارالعلوم دیوبند کے نائب مہتمم مولانا مفتی راشد اعظمی نے شرکت کی۔ اس موقع پر مفتی اعظمی نے اپنے خطاب میں تعلیم کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ تعلیم اندھیروں کو روشنی میں بدلنے کا کام کرتی ہے، تعلیم وہ مضبوط ہتھیار ہے جس سے پوری دنیا کو فتح کیا جاسکتا ہے، آج ہماری پسماندگی کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ ہم نے تعلیمات نبویؐ کو ترک کر دیا ہے۔انہوں نے حاضرین مجلس کو اللہ کی رسی مضبوطی سے تھامنے کی تلقین کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ وہ اپنے بچوں کو ہر حال میں تعلیم یافتہ بنائیں، ایک روٹی کم کھائیں لیکن اپنے بچے اور بچیوں کو تعلیم ضرور دیں، مفتی راشد اعظمی نے کہا کہ نسلوں کو دین سے جوڑنے کے لئے بستیوں میں منظم مکاتب کا قیام کیا جائے تاکہ ہمارے عقائد وایمان کا تحفظ یقین ہو سکے۔انہوں نے کہا کہ ہم جدید تعلیم کے خلاف نہیں ہیں بلکہ ہمارا کہنا ہے کہ پہلے اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلائیں پھر انہیں ڈاکٹر انجینئر جو مرضی چاہیں بنائیں۔مفتی راشد اعظمی نے معاشرے میں پھیلنے والی برائیوں اور خرافات سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ اللہ کے احکام اور اس کے رسولؐ کے طریقہ کے مطابق زندگی گزاریں۔علاقہ میں پھیل رہی منشیات کی وباء سے نوجوانوں کو بچنے کی نصیحت کرتے ہوئے مفتی اعظمی نے شادی بیاہ سادگی سے کرنے اور نکاح سنت مطابق کرنے پر زور دیا۔صدارتی خطاب میں مدرسہ فیضان رحیمی مرزاپور پول کے مہتمم اور علاقہ کی بزرگ شخصیت مولانا عبدالرشید نے بھی اپنے خطاب میں تعلیم کی اہمیت اور ضرورت پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اپنے بچوں کو دینی تعلیم ضرور دلائیں، ساتھ ہی انہوں نے اصلاح معاشرہ کے سلسلہ میں ضروری اقدمات کرنے کی بات کہی۔مولانا نے پاجرانہ بھوکڑی گاؤں میں تعلیمی بیداری کانفرنس کے انعقاد پر تمام منتظمین کو مبارکباد پیش کی۔ان کے علاوہ مولانا انیس الرحمن نوگاواں، مدرسہ فیض عزیز فیض پور کے مہتمم مولانا محمد طیب عماد پوری وغیرہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔قبل ازاں پروگرام کا آغاز قاری محمد عارفین پٹلوکر کی تلاوت کلام اللہ اور مولانا محمد زاہد مرزاپوری کی نعت پاک سے ہو۔

قیامت میں چمکنا چاہتی ہے □ مری پیشانی سجدہ چاہتی ہے

بزم افقر کی ماہانہ طرحی نشست شیخ فرزند علی میموریل اسکول میں منعقد

بارہ بنکی۔بزم افقر بارہ بنکی کی ماہانہ طرحی نشست شیخ فرزند علی میموریل اسکول میں منعقد ہوئی جس کی صدارت شعیب انور نے اور نظامت عرفان انصاری نے کی مجوزہ مصرعہ طرح عداوت بھی سلیقہ چاہتی ہے پر طبع آزمائی کرنے والے شعراء کے منتخب اشعار نذر قارئین ہیں:

تجوری اپنی بھرنا چاہتی ہے
حکومت میرا کاسہ چاہتی ہے
شعیب انور

یہاں سب چاہتے ہیں بھائی چارہ
حکومت ماری مارا چاہتی ہے
بیڈھب بارہ بنکوی

سیاست تو بہانہ چاہتی ہے
مری ہستی مٹانا چاہتی ہے
مجیب ردولوی

قیامت میں چمکنا چاہتی ہے
مری پیشانی سجدہ چاہتی ہے
امیر حمزہ اعظمی

زبان خلق ہونا چاہتی ہے
غزل بیباک لہجہ چاہتی ہے
ضمیر فیضی

نہ جانے کیا یہ دنیا چاہتی ہے
محبت میں بھی شجرہ چاہتی ہے
عدیل منصوری

ترا بس اک اشارہ چاہتی ہے
اداسی مسکرانا چاہتی ہے
وقار بارہ بنکوی

نئی دلہن ذرا معلوم کیجے
سبب کیا ہے جو مرنا چاہتی ہے
سلیم تابش

بلندی صرف اتنا چاہتی ہے
قدم درجہ بدرجہ چاہتی ہے
فیض آتش

بس اپنی بھوک اور بچوں کی غلطی
ہمیشہ ماں چھپانا چاہتی ہے
آدرش بارہ بنکوی

بزم کے جنرل سکریٹری ارشاد بارہ بنکوی نے شرکا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا کہ بزم کا آئندہ مصرعہ طرح اے محبت تری ابتدا یاد ہے۔تجویز کیا گیا ہے ابتدا قافیہ ہے نشست میں ڈاکٹر سید محمد حیدر محمد میاں اشو بھائی وغیرہ نے بھی شرکت کی اور شعراء کی حوصلہ افزائی فرمائی

میں خوفزدہ ہوں کیونکہ ملک میں کسی بھی وقت خانہ جنگی ہو سکتی ہے: سماجوادی رکن اسمبلی کا بیان

غازی پور: 2 دسمبر (پی این ایس) ضلع کے ضلع پنچایت ہال میں آئین بیداری پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں سماج وادی پارٹی کے رہنما، ارکان اسمبلی اور ارکان پارلیمنٹ نے حصہ لیا۔اسی پروگرام میں غازی پور کے صدر اسمبلی سے سماج وادی پارٹی کے رکن اسمبلی جے کشن ساہو نے بھی شرکت کی اور اس دوران انہوں نے اسٹیج سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انہیں ڈر ہے کہ ملک میں خانہ جنگی ہو سکتی ہے۔ساتھ ہی انہوں نے راشٹریہ سویم سیوک سنگھ پر کہا کہ خود کو محب وطن سمجھنے والوں نے آزادی کے 65 سال تک ہندوستان کے ترنگا جھنڈے کا استعمال نہیں کیا۔غازی پور کے سماجوادی پارٹی کے رکن اسمبلی جے کشن ساہو نے کہا کہ وہ خوفزدہ ہیں کیونکہ ملک میں کسی بھی وقت خانہ جنگی ہو سکتی ہے۔اس دوران اسٹیج سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے راشٹریہ سویم سیوک سنگھ پر طنز کیا۔انہوں نے کہا کہ جنہوں نے آئین لکھنے کے بعد کچھ نہیں کیا۔انہوں نے آزادی کے 65 سال تک ہندوستان کے ترنگا جھنڈے کا استعمال نہیں کیا۔آج وہ سب سے بڑے محب وطن ہے۔آر ایس ایس کی تنظیم 1925 میں ناگپور سے شروع ہوئی۔1947 تک وہ تنظیم جوان ہو چکی تھی۔

آئی آئی ایم کے زیر انتظام جدید اسکور لائبریری کا ہوا افتتاح

بارہ بنکی (ابو ثمہ انصاری) لکھنو کے دوبگہ میں آئی آئی ایم (IIM) کے زیر انتظام جدید اسکور لائبریری کا افتتاح پروفیسر منتظر قائمی کے ہاتھوں عمل میں آیا۔اس موقع پر پروفیسر منتظر قائمی، جو ایک مایہ ناز ماہر تعلیم اور ممتاز شخصیت ہیں، نے لائبریری کے قیام کو طلبہ اور ریسرچرز کے لیے ایک انقلابی قدم قرار دیا۔اس لائبریری کو جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ کیا گیا ہے اور یہ مختلف موضوعات پر لاکھوں کتب، تحقیقی مقالے، ڈیجیٹل مواد، اور آن لائن ڈیٹا بیسز تک رسائی فراہم کرتی ہے۔لائبریری میں نہ صرف مطالعے کا بہترین ماحول فراہم کیا گیا ہے بلکہ ریسرچرز کے لیے جدید سہولیات بھی مہیا کی گئی ہیں، جن میں ہائی اسپیڈ انٹرنیٹ، ای لرننگ سینٹر، اور کانفرنس روم شامل ہیں۔پروفیسر منتظر قائمی نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا تعلیم کے فروغ اور تحقیق کی حوصلہ افزائی کے لیے جدید لائبریریوں کا قیام وقت کی اہم ضرورت ہے۔یہ لائبریری طلبہ کی علمی صلاحیتوں کو نکھارنے اور تحقیق کے میدان میں نئے افق دریافت کرنے میں مددگار ثابت ہوگی۔منتظر قائمی نے یہ بھی کہا کہ لکھنو شہر تعلیم کا مرکز ہے۔آن کلاس کا زمانہ ہے۔اس لئے شہر کے طالب علموں کی ضرورت کے مطابق یہ لائبریری تیار کی گئی ہے۔جس کی بہت مناسب فیس رکھی گئی ہے۔

ہر چہرے کی سنجیدگی سے کی جارہی ہے پہچان: ڈی ایم

سنبھل: 2 دسمبر (پی این ایس) جامع مسجد سروے کے دوران 24 نومبر کو ہونے والے تشدد کے حوالے سے بھی انتظامیہ سخت رویہ اپنائے گی۔ایک طرف سرکاری اور غیر سرکاری املاک کے نقصان کا ازالہ کیا جائے گا۔دوسری جانب سخت کارروائی بھی یقینی ہے۔ڈی ایم ڈاکٹر راجندر پنسیا نے کہا کہ شر پسندوں نے عام لوگوں کو بھی کافی نقصان پہنچایا ہے۔سرکاری املاک کو بھی نقصان پہنچا ہے۔اس سارے نقصان کا ازالہ کیا جائے گا۔ان کا مزید کہنا تھا کہ پریشانی کا سبب بننے والے بھی چہروں کی شناخت کی جارہی ہے۔ان تمام شر پسندوں کے خلاف ایسی کارروائی کی جائے گی کہ وہ یہ بات یاد رکھیں گے اور پھر کبھی فساد برپا کرنے کی جرات نہیں کر سکیں گے۔اس کے لیے مکمل تیاریاں کی جارہی ہیں۔اس لیے ہر چہرے کی شناخت کا عمل تیزی سے مکمل کیا جارہا ہے۔جس کے بعد سخت کارروائی بھی عمل میں لائی جائے۔جامع مسجد سروے کے دوران ہنگامہ آرائی کرنے والا کون؟ پولیس انتظامیہ کے اہلکار اس سوال کا جواب ڈھونڈ رہے ہیں۔کمشنر انجنیا کمار سنگھ نے اتوار کو محکمہ تعمیرات عامہ کے گیسٹ ہاؤس میں پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ صرف سازش کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

کانگریسی لیڈروں کو سنبھل جانے سے روکا گیا

سنبھل میں تشدد حکومت کی لاپروائی کا نتیجہ ہے: اجے رائے

لکھنؤ:02دسمبر(یواین آئی) اترپردیش کانگریس کے سینئر لیڈروں اور ذمہ داروں نے پیر کو سنبھل جانے کی کوشش کی لیکن پولیس نے ضلع انتظامیہ کے ذریعہ دس دسمبر تک لگائی گئی روک کا حوالہ دیتے ہوئے انہیں جانے کی اجازت نہیں دی۔ پارٹی کے ریاستی صدر اجے رائے نے کہا کہ ایک طرف حکومت اپنے فرائض کی ادائیگی میں ناکام رہی اور دوسری طرف تاناشاہی رویہ اپناتے ہوئے کانگریس لیڈروں کو مہلوکین کے اہل خانہ سے مل کر تعزیت سے روکنے کا ہر غیر جمہوری ہتھکنڈہ اپنا رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ کانگریس کا آئینی حق ہے کہ وہ عوام کے درمیان جاکر ان کے مسائل کو سنیں اور ایوان میں اٹھائیں۔لیکن یوگی حکومت کو اس بات کا خوف ہے کہ کانگریس لیڈروں کے سنبھل جانے سے سچ باہر آجائے گا اور وہ بے نقاب ہوجائے گی۔رائے نے کہا کہ 24 نومبر کے واقعہ کے بعد کانگریس نے یہ اعلان کیا تھا کہ ہم متاثرہ کنبوں سے ملنے کے لئے آئندہ دو دسمبر کو سنبھل جائیں گے۔ کیونکہ حکومت کے ذریعہ 30 نومبر تک اپوزیشن لیڈروں کے سنبھل جانے پر روک لگادی گئی تھی۔لیکن اچانک 29 تاریخ کو اس روک کو بڑھا کر 10 دسمبر کردیا گیا ہے۔اس سے ایک بات آئینے کی طرف صاف ہوگئی ہے کہ سنبھل میں کچھ ایسا ضرور ہے جسے حکومت باہر نہیں آنے دینا چاہتی ہے۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق رائے اور سابق ایم پی پی ایل پنیا ٹیم کے ساتھ باہر نکلے جہاں پولیس نے انہیں طاقت کے ساتھ

روکنے کی کوشش کی جس دوران کانگریس اور پولیس انتظامیہ کے درمیان دھکا۔مکی کے ساتھ نوک جھونک بھی ہوئی۔اس کے بعد کانگریس ریاستی صدر ہیڈکوارٹر سے باہر نکل کر روڈ پر دھرنے پر بیٹھ گئے۔

کانگریس کے وفد کے ارکان، ریاستی کانگریس کے صدر، سابق وزیر شری اجے رائے کی قیادت میں، 02 دسمبر 2024 کو سنبھل ضلع پہنچیں گے جس کا مقصد تشدد میں ہلاک ہونے والوں کے اہل خانہ سے ملاقات اور تعزیت کا اظہار کرنا اور اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنا ہے۔واقعہ کی اصل صورتحال یہ تھی لیکن ایک دن پہلے شام کو ریاست کی یوگی حکومت نے ریاست کے سرکردہ لیڈروں کو گھر میں نظر بند کر دیا تھا، جن میں وفد کے ممبران، کانگریس لیجسلیچر پارٹی کی لیڈر محترمہ آرادھنا مشرا مونا اور سابق وزیر مسٹر بھی شامل تھے۔نسیم الدین صدیقیر یاستی کانگریس صدر شری اجے رائے جی کل کی شام آئے اور ریاستی کانگریس ہیڈکوارٹر پر رک کے اور یہاں سے انہوں نے محتاط رہنے کا اعلان کیا۔ پوری رات ریاستی صدر خود سنبھالنے کی تیاریوں کا جائزہ لیتے رہے، لیکن جیسا کہ اس بزدل حکومت سے توقع تھی، وہی ہوا اور کانگریس ہیڈکوارٹر کو پولیس چھاؤنی میں تبدیل کر دیا گیا۔طے شدہ پروگرام کے مطابق ریاستی کانگریس کے صدر، سابق وزیر شری رائے جی اور سابق ایم پی شری پی ایل پونیا جی اپنے وفد کے ساتھ باہر نکلے، جہاں پولیس نے انہیں زبردستی روکنے کی کوشش کی، اس دوران کانگریسیوں کے ساتھ شدید الفاظ کا تبادلہ ہوا۔ پولیس انتظامیہ میں بھی ہاتھا پائی ہوئی۔اس کے بعد ریاستی کانگریس صدر شری اجے رائے کانگریس ہیڈکوارٹر کے مین گیٹ سے باہر آئے اور سڑک پر ہڑتال پر بیٹھ گئے۔ پولس انتظامیہ نے اپنی طاقت کا بے جا استعمال کرتے ہوئے آخر کار کانگریس کے ریاستی صدر کو سنبھل ضلع جانے سے روک دیا۔اس موقع پر موجود میڈیا والوں سے بات کرتے ہوئے ریاستی کانگریس کے صدر اور سابق وزیر شری اجے رائے نے کہا کہ ہم محتاط رہنے کے پابند ہیں اور اگر حکومت اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہیں آتی ہے تو ہم پوری ریاست میں احتجاج کرنے پر مجبور ہوں گے۔آج کے پروگرام میں سابق ایم پی پی ایل پونیا، سابق ایم ایل سی دیپک سنگھ، ریاستی کانگریس کے خزانچی شیو پانڈے، ریاستی نائب صدر، انچارج ایڈمنسٹریشن دنیش سنگھ، ریاستی جنرل سکریٹری انچارج تنظیم انیل یادو، جنرل جنرل مکیش سنگھ چوہان، ارشد خورشید، جنرل سکریٹری اور دیگر نے شرکت کی۔ سیوا دل کانگریس کے چیف آرگنائزر ڈاکٹر پرمود پانڈے، منوج یادو، منیش سریواستو ہندوی، محمد شمیم خان، کیپٹن بنشیدھر مشرا، پشپیندر سریواستو، کرپاشنکر مشرا، سشیل تیواری سونو پنڈت، ضلع کانگریس کمیٹی کے صدر وید پرکاش ترپاٹھی، سٹی کانگریس کمیٹی کے صدر امیت سریواستو تیاگی، ڈاکٹر شہزاد عالم، کانگریس کے سینئر لیڈر دوجیندر ترپاٹھی، وریندر مدن، سنجے ڈکشٹ، اومکار ناتھ سنگھ، سدھارتھ پریہ سریواستو، لالن کمار، امرناتھ اگروال، سمپورناتھ اور دیگر موجود تھے۔مشرا، سنجے سنگھ، راجیش سنگھ کالی، سشیلا شرما انامیکا یادو، شرد شکلا، رودردمن سنگھ، زینب خان، منوج تیواری، ونود رائے، وجے سکینہ، رامبرن گوتم، یوگیشور سنگھ، مہتاب جائسی شیفا خان، انیل شکلا، عظمت اللہ، کے ڈی شکلا، مسز کشور جہاں، چودھری سلمان، آرین مشرا، اوم پرکاش دوبے، راجو سا۔امیت کمار رائے، ہمام واحد، ڈاکٹر شراون گپتا، واثق اللہ خان، اروند بہادر سنگھ، شاہد علی، سریش پال، سیما چودھری، سنیتا راوت، نوید نقوی، گووند سنگھ، برجیش سنگھ، آلوک سنگھ رانگوار، سوموکیل چنتامنی، نیتان سنگھ، انیس اختر مودی، جتیندر کمار ورما، اجے شرما، ڈاکٹر اجے شکلا، اجیت موریہ، رویندر پٹیل، کرن شرما، رادھی شیام ترپاٹھی، وغیرہ کانگریسیوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔

سپا ایم ایل اے رماکانت یادو کی مشکلوں میں اضافہ

اے ڈی جی نے گینگ کو دیا نیا کوڈ، 15 ارکان پر شکنجہ

اعظم گڑھ :2دسمبر(پی این ایس) اے ڈی جی وارانسی زون نے جیل میں بند سماجوادی پارٹی کے ایم ایل اے رماکانت یادو اور اس سے وابستہ 15 ممبران کو قتل اور ملاوٹ شدہ دیسی شراب بنانے اور لائسنس یافتہ دیسی شراب کی دکان پر فروخت کرنے جیسے گھناؤنے جرائم کے لئے IR-42 گینگ کے طور پر درج کیا ہے۔ سپا ایم ایل اے جولائی 2022 سے جیل میں ہیں۔ایڈیشنل ڈائرکٹر جنرل آف پولیس وارانسی زون پیوش موریا نے 30 نومبر کو رماکانت یادو کی فہرست میں تحریری حکم جاری کیا ہے۔لکھا گیا ہے کہ 60 سالہ رماکانت گینگ کے ارکان کے ساتھ اعظم گڑھ، جونپور اور لکشمی اضلاع میں مجرمانہ سرگرمیوں سے زیادہ پیسے کمانے کے مقصد سے کام کرتا تھا۔اور لکھنؤ میں وہ گھناؤنے جرائم کرتا ہے جیسے قتل، ملاوٹ والی دیسی شراب بنانا اور لائسنس یافتہ دیسی شراب کی دکان پر فروخت کرنا وغیرہ شامل ہے۔ ان کی سرگرمیوں کو مؤثر طریقے سے روکنے کے لیے، انہیں IR سطح پر درج کیا گیا ہے۔اس کا کوڈ نمبر IR 42 ہوگا جس میں 15 ارکان ہیں۔ان ارکان میں رنکیش یادو کے ٹھیکے کے ذریعے زہریلی شراب فروخت کی جاتی تھی۔رنکیش یادو جونپور کا رہنے والا ہے۔جب

کہ سوریہ بھن دیدارگنج تھانہ علاقہ کا رہنے والا ہے، پونیت کمار یادو دیدارگنج، رام بھوج اہیرولا کا رہنے والا ہے، اشوک یادو پھول پور کا رہنے والا ہے، محمد فہیم اہیرولا تھانہ علاقہ کا رہنے والا ہے۔ پنکج یادو دیدارگنج، محمد ندیم اہیرولہ، محمد کلیم اہیرولا، محمد نعیم، اہیرولا، محمد سلیم، اہیرولا، شہباز اہیرولا، نسیم نیتا عرف نسیم روپی پور اہیرولا، روی کمار کشتریہ عرف راجکمار، وارسنی کے کاشی پور کا جبکہ سنتوش کمار مغربی بنگال کے 24 پرگنہ کا رہنے والا ہے۔آپ کو بتادیں کہ 21 فروری 2022 کو اعظم گڑھ کے اہیرولا تھانہ علاقے کے ماہل میں زہریلی شراب پینے سے 7 سے زیادہ لوگوں کی موت ہوگئی تھی۔جبکہ 60 سے زائد افراد بیمار ہوچکے تھے۔ کئی لوگ اپنی بینائی کھو چکے تھے۔جس ٹھیکے سے یہ زہریلی شراب بیچی گئی وہ ایس پی کے طاقتور ایم ایل اے رماکانت یادو کے بھتیجے رنکیش یادو کا تھا۔اس معاملے میں اس وقت کے ایس پی انوراگ آریہ اور ڈی ایم امرت ترپاٹھی نے موثر کارروائی کرتے ہوئے 13 ملزمان کے خلاف گینگسٹر اور 21 ملزمان کے خلاف این ایس اے کے تحت کارروائی کی۔ پولس جانچ کے دوران اس پورے معاملے میں ایس پی ایم ایل اے رماکانت یادو کا نام سامنے آیا۔ایم ایل اے اس معاملے میں 26 جولائی 2022 سے جیل میں ہے۔ 23 فروری 2023 کو رات 2 بجے ایس پی انوراگ آریہ نے اہیرولا تھانہ علاقہ کے روپی پور میں چھاپہ مار کر زہریلی شراب کے اس سنڈیکیٹ کا پردہ فاش کیا تھا۔ ایس پی اعظم گڑھ ہیمراج مینا نے بتایا کہ رماکانت یادو پر قتل اور ملاوٹ والی شراب بنانے کا الزام ہے۔اس وجہ سے اس کے گینگ کو لسٹ کیا گیا ہے۔ان کے گینگ کو IR-42 کوڈ ملا ہے۔ رماکانت کے علاوہ اس میں مزید 15 ممبران ہیں۔رماکانت یادو جیل میں ہیں۔سب کے خلاف گینگسٹر ایکٹ کے تحت کارروائی کی جارہی ہے۔ ایس پی نے کہا کہ گینگ پر کڑی نگرانی رکھی جارہی ہے۔

وارانسی: ایک کروڑ کی غیر قانونی شراب پکڑی گئی، اسمگلر بھی گرفتار

وارانسی ج2دسمبر(پی این ایس) کمشنریٹ پولیس نے بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ٹرک میں رکھی گئی غیر قانونی شراب کے900 ڈبوں کو ضبط کیا گیا ہے جس کی مالیت ایک کروڑ روپے بتائی جاتی ہے۔ بتادیں کہ لنکا پولیس کو مخبر سے اطلاع ملی کہ غیر قانونی شراب کی ایک بڑی کھیپ گزرنے والی ہے، جس پر انہوں نے مشتبہ گاڑیوں کی چیکنگ شروع کردی۔ ڈافی ٹول پلازہ سے گزرنے والی تمام گاڑیوں کی چیکنگ کی جارہی تھی۔اسی دوران ایک مشکوک ٹرک گاڑی کو آتے دیکھا۔ جب پولیس نے اسے رکنے کا اشارہ کیا تو اس نے رفتار بڑھانے کی کوشش کی لیکن آگے نہ بڑھ سکا اور پولیس اہلکاروں نے اسے پکڑ لیا۔ٹرک نمبر آر جے09 جی سی1631 کی تلاشی لی گئی جس میں سے انگریزی شراب کی900 پیٹیاں برآمد ہوئیں۔ معلومات کے مطابق ضبط کی گئی شراب پانی پت، ہریانہ سے بہار لے جائی جارہی تھی۔ٹرک ڈرائیور اسمگلنگ کر رہا تھا اس لیے پولیس نے اسے پکڑ لیا اب وہ اسمگلر کو بے نقاب کرنے میں مصروف ہے۔ بتایا جارہا ہے کہ یہ شراب بہار کی طرف جارہی تھی لیکن راستے میں پکڑی گئی۔

سنبھل کشیدگی کی ذمہ دار سماج وادی پارٹی: کیشو پرساد موریہ

لکھنو:2دسمبر(پی این ایس) میرٹھ کی ایک شادی کی تقریب میں پہنچے ڈپٹی سی ایم کیشو پرساد موریہ نے سماج وادی پارٹی پر سخت نشانہ لگایا۔انہوں نے کہا کہ سنبھل واقعہ کو ہار سے مایوس سماجوادی پارٹی نے انجام دیا۔ ایس پی ایم پی اور ایم ایل اے کے حامیوں نے ہنگامہ کیا۔جب ڈپٹی سی ایم کیشو پرساد موریہ میرٹھ پہنچے تو بی جے پی ایم ایل اے اور کارکنوں نے ان کا استقبال کیا۔ ڈپٹی سی ایم نے میرٹھ کے سرکٹ ہاؤس میں صحافیوں سے بات کی۔ انہوں نے کہا کہ سنبھل میں جو ماحول خراب ہوا اس میں سماج وادی پارٹی کا ہاتھ ہے۔کہا کہ ضمنی انتخابات کے بعد اکھلیش یادو کی پارٹی گھبراہٹ میں ہے۔ اس طرح لوگوں کو اکسانے کا کام کیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ضمنی انتخاب میں شکست کے بعد اب سماج وادی پارٹی اپنا غصہ نکال رہی ہے اور غلط بیانات دے رہی ہے۔ ڈپٹی سی ایم نے کہا کہ لوگ باشعور ہوچکے ہیں اور ہندو مسلم مسائل کے بجائے ترقی پر توجہ دے رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ لوگ

کس طرح بی جے پی پر بھروسہ کر رہے ہیں اس کی سب سے بڑی مثال مرادآباد کی کندرکی سیٹ ہے۔ جہاں بی جے پی نے جیت حاصل کی ہے اور سماج وادی پارٹی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا کام کیا ہے۔ کنڈرکی سیٹ پر مسلمانوں نے بی جے پی کو ووٹ دیا اور سماج وادی پارٹی کو شکست دی۔ سنبھل میں ہنگامہ آرائی پر ڈپٹی سی ایم نے کہا کہ عدالت کے حکم پر سروے کی کارروائی کی آڑ میں سنبھل کے ایم پی اور ایم ایل اے کے کارکنوں نے تنازعہ کھڑا کر دیا۔جس میں کچھ لوگوں کی موت ہوگئی۔انہوں نے کہا کہ ایک طرف ایس پی والے آپس میں لڑتے ہیں، ڈرامہ رچاتے ہیں، اس میں بہت سے لوگ مرجاتے ہیں اور پھر سماج وادی پارٹی 5-5 لاکھ روپے معاوضہ دینے کا ڈرامہ رچاتی ہے۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ پانچ لاکھ روپے دینے کے بجائے پانچ کروڑ روپے دیں۔سرکٹ ہاؤس کے بعد ڈپٹی سی ایم کیشو پرساد موریہ نے پارٹی عہدیداروں سے بات کی۔اس کے بعد عہدیداروں کے ساتھ میٹنگ کی۔اس کے بعد ڈپٹی سی ایم نے سنگھ سے وابستہ امیت اگروال کے بیٹے کی منگنی کی تقریب میں شرکت کی۔

نجی اسپتال میں اسٹاف نرس کی عصمت دری

لکھنو2دسمبر(پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ کے ٹھاکر گنج میں ایک پرائیویٹ اسپتال کی اسٹاف نرس کے ساتھ ٹیکنیشن نے ریپ کیا۔ متاثرہ نے ہسپتال کے مالکان سے شکایت کی تو انہوں نے بھی فحاشی کی۔ پولیس نے تینوں ملزمان کے خلاف ایف آئی آر درج کر کے ملزم ٹیکنیشن کو گرفتار کرلیا۔ پارہ کی رہنے والی لڑکی کے مطابق وہ تین ماہ سے ٹھاکر گنج میں واقع اسپتال میں کام کر رہی ہے۔ کاکوری کے ہلواپور کا رہنے والا نکھل اسپتال میں ٹیکنیشن ہے۔ الزام ہے کہ اس نے اس پر بری نظر رکھی۔ وہ ہر روز چھیڑ چھاڑ کرتا تھا اور فحاشی کرتا تھا۔ احتجاج کرنے پر گالیاں دیتا تھا۔ متاثرہ 18 نومبر کی رات 11 بجے اپنا کام کر رہی تھی۔ تب نکھل اس کے پاس پہنچا، اسے گھسیٹ کر کمرے میں لے گیا اور اس کی عصمت دری کی۔ چلانے پر ملزم جان سے مارنے کی دھمکی دیتے ہوئے فرار ہوگیا۔ متاثرہ نے کسی طرح خود پر قابو پایا اور گھر پہنچی۔ اگلے دن، سارا واقعہ ہسپتال کے مالکان کملیش اور راجیش اگروال کو بتایا گیا۔ الزام ہے کہ دونوں نے کارروائی کرنے کے بجائے اس سے نازیبا سوالات کرنے شروع کردیئے۔ احتجاج کرنے پر انہوں نے چھیڑ چھاڑ اور فحاشی کا استعمال کیا اور انہیں دھمکیاں دے کر بھگا دیا۔ ہمت باندھتے ہوئے اس نے ہفتہ کو ٹھاکر گنج پولیس اسٹیشن میں اس واقعہ کی شکایت کی۔

خدمت خلق انسانی اخلاق کا اعلیٰ جوہر ہے: مفتی ابوالعرفان

محمدی مشن کے جانب سے ضرورت مندوں میں وظیفہ و گرم کپڑے تقسیم

لکھنؤ 2 فروری (پریس ریلیز) آل انڈیا محمدی مشن کی جانب سے مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی قاضی شہر لکھنؤ و سرپرست اعلیٰ آل انڈیا محمدی مشن کی سرپرستی و سید اقبال ہاشمی قومی صدر ال انڈیا محمدی مشن کی صدارت و مہمان خصوصی کی حیثیت سے شیلہ حق کی موجودگی میں وظیفہ تقسیم کیا گیا۔ مفتی ابوالعرفان فرنگی محلی قاضی شہر، سرپرست آل انڈیا محمدی مشن نے کہا کہ خدمت خلق بہترین عبادت ہے۔ مخلوق خدا کی خدمت انسانی اخلاق کا اعلیٰ جوہر ہے۔ جو انسان بندگان خدا کی خدمت کرتا ہے، اللہ رب العزت کے نزدیک اس کا مقام و مرتبہ بلند ہو جاتا ہے۔ خدمت خلق کی مہم قابل تعریف ہے۔ مہمان خصوصی شیلا حق جنرل سکریٹری علی گڑھ مسلم اولڈ بوائز ایسوسیشن نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ خواتین کو بنیادی طور پر تعلیم پر توجہ دینا ضروری ہے جو ہمارے سماج کی ایک بڑی کمزوری

ہے تعلیم کے ساتھ ساتھ سلائی مہندی، کڑھائی جیسے ہی اسان ٹیکنیکل ایجوکیشن حاصل کر کے اپنے پیروں پر کھڑی ہوسکتی ہیں یا اپنے بچوں کی تعلیم کو آگے بڑھا سکتی ہیں ہم ٹیکنیکل ایجوکیشن حاصل کرنے میں ہر ممکن مدد کرنے کی کوشش کرے گا جس سے ہمارے سماج کی خواتین حضرات بھی اپنے پیروں پر کھڑی ہوسکے یا اپنے بچوں کی تعلیم کو آگے بڑھانے میں اہم رول ادا کرسکیں۔ سید اقبال ہاشمی قومی صدر محمدی مشن نے اپنے بیان میں فرمایا کہ موجودہ حالات میں عوام الناس مختلف پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ ان حالات میں غریب اور نادار افراد تک کھانے پینے کی اشیاء پہنچانا بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔واضح رہے ال انڈیا محمدی مشن قوم اور ملت اسلامیہ کی ترقی اور تحفظ کے لیے متعدد پروگرام مختلف تنظیموں کے ساتھ مل کر مختلف علاقوں میں کر رہا ہے۔ صاحب ثروت اور ذمہ داران و معزز شہر سے گزارش ہے کہ محمدی مشن کو اپنے بیش قیمتی مشوروں اور تعاون سے سرفراز فرمائے تاکہ مستقبل میں محمدی مشن مزید خدمات کو بخوبی انجام دے سکے۔ فیضان عتیق فرنگی محلی ایڈوکیٹ آل انڈیا محمدی مشن نے مہمان خصوصی اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا سبھی انجمنوں سے اپیل کی ہے کہ وہ آل انڈیا محمدی مشن کی تحریک جس میں ملت اسلامیہ کی ترقی اور تحفظ کے لیے کام کیا جارہا ہے اس میں شریک ہوکر اپنے اپنے علاقوں میں خدمت خلق کے کاموں کو انجام دیں۔ اس موقع، پر نبی احمد صاحب ڈائریکٹر اسٹار ایلومینیم، ڈاکٹر افتاب احمد ہاشمی سابق ڈائریکٹر یونانی سروسز یو پی، انیس احمد خان ایکس ڈپٹی ڈائریکٹر ارڈی ایس او، سائرہ ہاشمی سلائی سینٹر تعلیم گاہ نسوا، آصف اقبال ہاشمی، ایڈووکیٹ فیضان فرنگی محلی وغیرہ خاص طور سے موجود رہے۔

صحافی قطب اللہ کے انتقال سے محبان اردو میں غم کی لہر

شہر کے مختلف طبقات اور حلقوں کی مشہور و معروف شخصیات نے تعزیت پیش کی

لکھنؤ ۲ دسمبر (پریس ریلیز) اردو کے ممتاز صحافی قطب اللہ خاں کے انتقال پر محبان اردو میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ان کے انتقال پر شہر نگاراں کے ادباء شعراء صحافی و دانشور نے خراج عقیدت پیش کی ہے۔اس موقع پر ان کے قریبی عزیز ڈاکٹر مسیح الدین خاں نے ان کے انتقال کو اردو ادب و صحافت کیلئے ایک خسارہ بتایا، ایک ہفتہ قبل تک ان کے 'مغربی ایشیاء کی ڈائری اور غزہ، غزہ' کے عنوان سے مضامین اخبارات میں شائع ہوتے رہے ہیں۔اور وہ صحافت کی خدمت انجام دیتے رہے ہیں۔ان کے انتقال پر تعزیت پیش کرنے والوں میں ڈاکٹر مسیح الدین خان، سینئر صحافی عبیداللہ ناصر، اسلامک سینٹر آف انڈیا کے چیئرمین مولانا خالد رشید فرنگی محلی، وسیم حیدر، سید اطہر نبی، ڈاکٹر اکبر بلگرامی، پرویز ملک زادہ، اعزاز حسین، سید بلال نورانی، رحمت لکھنوی، علی ندوی، ڈاکٹر مجاہد الاسلام، شمیم احمد ندوی، خلق اللہ، حبیب اللہ بوخان، کشفی شمیل، محمد خالد، سلمان علی خاں، ڈاکٹر عارف نگرامی، ڈاکٹر عمار نگرامی، احمد نگرامی، ڈاکٹر جانثار عالم، پروفیسر نسیم احمد خاں، ایس این لعل، عطیہ بی رحمانی، روہت کمار میت، مسعود خاں، راشد علی مینائی، منظور پروانہ، افضال احمد صدیقی، ڈاکٹر انیس انصاری، حیدر علوی، بدر عالم، ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی، ڈاکٹر عشرت ناہید، ڈاکٹر احتشام احمد خان، پروفیسر شفیق اشرفی، ڈاکٹر منتظر قائمی، ڈاکٹر طارق قمر، ارشد اعظمی، ظفر نبی، فرحانہ سالکی، پریم کانت تیواری، عامر ندوی، ندیم اشرف جائسی، عرفان علی، خالد اعظمی، شافع قدوائی، ناہید فرزانہ، وندنا مشرا، پردیپ کپور اور پروفیسر انور الحق وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

صحافی قطب اللہ کا انتقال ملت کے لیے بڑا خسارہ ہے

ممتاز ندوی فاضل قطب اللہ ندوی کے انتقال کی خبر سن کر ہم سب اہل تعلق کو دلی صدمہ پہنچا، وہ ایک معروف صحافی تھے اور ملی اور سماجی مسائل پر بے لاگ لکھتے تھے، انہوں نے متعدد اخبارات ورسائل میں بطور ایڈیٹر اپنی خدمات انجام دیں اور مشہور اخبارات انقلاب، آگ، اخبار مشرق، راشٹریہ سہارا وغیرہ میں مستقل کالم نگار کی حیثیت سے لکھتے رہے، ان کا انتقال ملت کے لیے بڑا خسارہ ہے۔ مرحوم کا ندوہ اور ذمہ داران ندوہ اور خاص طور پر حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ اور ان کے جانشین مولانا سید محمد رابع حسنی ندویؒ سے گہرا اور مخلصانہ تعلق رہا اور انہوں نے دارالعلوم ندوۃ العلماء کے شعبہ صحافت ولسانیات میں کافی عرصہ تک اپنی خدمات پیش کیں اور طلباء کو ان سے بڑا فائدہ ہو رہا تھا، مرحوم ایک کہنہ مشق اور تجربہ کار صحافی ہونے کی وجہ سے صحافت کی نوک و پلک سے طلباء کو آگاہ کرتے تھے، وہ ملک کے نامور صحافی حیات اللہ انصاری صاحب (سابق ایڈیٹر اخبار قومی آواز) کے زیر سرپرستی رہے اور برسوں تک ان کے ساتھ انہیں کام کرنے کا موقع ملا اور ان کے بعد معروف صحافی پدم شری عشرت علی صدیقی اور آخر میں عثمان غنی کے ساتھ بھی ایک عرصہ تک کام کیا جسکی وجہ سے مرحوم کی صحافتی صلاحیت میں نکھار پیدا ہوا اور صحافت کے میدان میں خاصی شہرت حاصل کی۔ صحافت کے راستہ سے مرحوم قطب اللہ ندوی نے قوم وملت کی جو خدمت انجام دی اس کو بھلایا نہیں جاسکتا، اللہ تعالی ان کی خدمات قبول فرمائے اور ان خدمات پر ان کو بہتر سے بہتر صلہ عطا فرمائے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے۔

ظفر قطب کے انتقال سے صحافتی حلقوں میں غم کی لہر

لکھنؤ 2دسمبر (پریس ریلیز) مولانا آزاد میموریل اکادمی کے صدر شارق علوی و جنرل سکریٹری ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی نے سینئر صحافی معروف کالم نگار، اسکرپٹ رائٹر ظفر قطب ندوی کے سانحہ ارتحال پر ایک تعزیتی پیغام دلی رنج و غم کا اظہار کیا۔ ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی نے تعزیتی قرارداد میں ان کے انتقال کو اردو صحافت کا عظیم نقصان قرار دیا۔ انہوں نے کہا قطب اللہ صاحب کا مولانا آزاد سے والہانہ لگاؤ تھا انہوں نے 30 سال قبل دور درشن کے ساتھ ملکر مولانا آزاد پر ایک ڈاکومنٹری تیار کی جس کی انہوں نے مضبوط اسکرپٹ لکھی ساتھ ہی ساتھ ان تاریخی مقامات کی شوٹنگ بھی کرائی جہاں مولانا آزاد کی قیام گاہ سے لیکر قید بند کی جگہوں کی عکس بندی کی۔ ساتھ ہی ساتھ مولانا آزاد میموریل اکادمی کے بھی معاون رہے۔ انہوں نے دوردشن اور آکاش وانی میں مولانا آزاد کی حیات و خدمات پر میرے ہمراہ بھی کئی پروگرام کیے تھے۔ انہوں نے اُردو ادب اور صحافت کو ایک نیا مقام دیا قومی آواز سے سبکدوش ہونے کے بعد وہ اردو کے کئی ہفت روزہ اور روزناموں کو شائع کرانے میں اپنا اہم کردار ادا کیا۔ صحافت کے ساتھ ہندی اردو ڈراموں پر ان کی مظبوط پکڑ تھی۔ کئی ڈراموں کے وہ ہدایت کار بھی رہے۔ ایسی ہمہ جہت شخصیت اردو ادب و صحافت کو ہمیشہ ہمیش کے لیے الوداع کہہ کر ابدی نیند سوگئی۔ تعزیتی قرارداد میں مست حفیظ رحمانی، عارف نگرامی، پروین شجاعت، محمد خالد، درفشاں چاندنی، ایم اے حسیب ایڈووکیٹ، نے ان کے انتقال پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ان کے انتقال سے صحافت کے ساتھ ساتھ ملی وسماجی نقصان ہوا ہے۔ اخیر میں ان کے لیے دعا مغفرت اور پسماندگان سے دلی رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔

صحافی قطب اللہ کے انتقال پر وسیم حیدر کا اظہار رنج

راشٹریہ لوک دل اترپردیش کے نائب صدر وسیم حیدر نے اپنے ایک تعزیتی بیان میں معروف صحافی، قومی آواز اور راشٹریہ سہارا اردو اخبار کے سابق ایڈیٹر قطب اللہ کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے، وسیم حیدر نے کہا کہ مرحوم سے میرا برسوں پرانا تعلق تھا ان کی علمی صلاحیت و قلم کی طاقت سے میں کافی متاثر تھا، وہ جب گورکھپور راشٹریہ سہارا کے ایڈیشن انچارج تھے اس وقت بھی میری ان سے برابر بات ہوتی رہتی تھی، لکھنؤ آنے کے بعد ملاقات کا سلسلہ برابر جاری رہا، ان کے انتقال کی خبر سے جہاں شہر لکھنو کے ادبی حلقوں میں افسوس کا اظہار کیا جارہا ہے، وہیں مرحوم کے جانے کا مجھے خود بھی بہت افسوس ہے، انھوں نے کہا کہ لکھنو ایک ادبی و علمی شخصیت سے محروم ہوگیا ہے، اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور گھر والوں و متعلقین کو صبر جمیل عطا کرے

ارم یونانی میڈیکل کالج میں سی۔ایم۔ای پروگرام کا آغاز

لکھنؤ۔ ارم ایجوکیشنل سوسائیٹی، لکھنؤ کے زیر انتظام ارم یونانی میڈیکل کالج، لکھنؤ میں آج مؤرخہ 02 / دسمبر، پیر سے وزارتِ آیوش، حکومت ہند کے تعاون سے ڈاکٹر خواجہ سیّد محمد بزمی یونس (منیجر ارم ایجوکیشنل سوسائیٹی) کی صدارت میں شعبۂ معالجات کے زیر اہتمام سی۔ایم۔ای پروگرام کا شاندار آغاز ہوا جس میں بطورِ مہمانِ خصوصی فن طب کے ممتاز ماہر پروفیسر سید شاکر جمیل (سابق ڈائریکٹر جنرل، سی۔سی۔آر۔یو۔ایم۔ و سابق ڈین، فیکلٹی آف یونانی میڈیسن، جامعہ ہمدرد، نئی دہلی)، بطورِ مہمانِ اعزازی ڈاکٹر وسیم احمد (ڈین، فیکلٹی آف یونانی میڈیسن، مہایوگی گرو گورکھ ناتھ، آیوش یونیورسٹی، گورکھپور و پرنسپل، اسٹیٹ یونانی میڈیکل کالج اینڈ ہاسپٹل، پریاگ راج)، انجینیئر خواجہ سیّد محمد فیضی یونس (ڈائریکٹر ارم ایجوکیشنل سوسائٹی) اور انجینیئر خواجہ سیّد محمد سیفی یونس (سکریٹری، ارم ایجوکیشنل سوسائٹی) نے اپنی گراں قدر شرکت سے پروگرام کو زینت بخشی، علاوہ ازیں مذکورہ سی۔ایم۔ای پروگرام میں ہندوستان کے متعدد صوبوں سے تقریباً 30 سے 35 گزیٹڈ میڈیکل آفیسر شریک ہوئے۔ واضح رہے کہ آج کے پروگرام کو تین دورانیہ میں تقسیم کیا گیا تھا۔ پروفیسر محمد عارف اصلاحی (صدر شعبۂ معالجات) کی نظامت اور ڈاکٹر محمد مزمل کی خوش لحن آواز میں تلاوت کلام ربانی سے باضابطہ پروگرام کے پہلے سیشن کا آغاز ہوا، ترانۂ ارم کے بعد انتظامیہ کی

جانب سے مہمانان کرام کو گلدستہ، رداء تعظیمی اور مومنٹو پیش کرتے ہوئے والہانہ استقبال کیا گیا۔ سیشن کے خاتمے پر پروگرام کے کنوینر ڈاکٹر شاہد سہیل نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ مہمانانِ گرامی کے خطابات سے قبل ارم ایجوکیشنل سوسائٹی کے بانی مرحوم خواجہ سیّد محمد یونس کی تعلیم و تعلّم کے میدان میں عظیم الشان خدمات پر مختصر اور جامع ڈاکیومنٹری پیش کی گئی۔ کالج کے پرنسپل پروفیسر ڈاکٹر عبدالحلیم قاسمی نے اپنے استقبالیہ خطاب میں جملہ مہمانان اور دیگر شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ دوسرے سیشن میں صدرِ پروگرام منیجر ارم ایجوکیشنل سوسائٹی، ڈاکٹر خواجہ سیّد محمد بزمی یونس کے صدارتی خطبہ اور سکریٹری انجینیئر خواجہ سیّد محمد سیفی یونس کے بیان کے بعد متصلاً مہمانِ خصوصی پروفیسر سید شاکر جمیل نے علاج و معالجہ میں "تدابیرِ مشائخ" کے عنوان پر اپنے تجربات سے مزیّن بے حد قیمتی اور معلوماتی خطاب کیا، انہوں نے خصوصی طور سے موجودہ دور میں اس کی اہمیت و ضرورت کو واضح کیا، مزید انھوں نے طب یونانی میں ریسرچ و تحقیق سے زیادہ پریکٹس اور جدید سائنسی تحقیقات کو طب یونانی سے ہم آہنگ کرنے پر زور دیا۔ ظہرانہ کے بعد پروگرام کے تیسرے حصہ میں مہمانِ اعزازی ڈاکٹر وسیم احمد نے " یونانی طبی نظام میں جدید تحقیقات" کے موضوع پر اپنے مشاہدات، اور معلومات و تجربات ساجھا کیے، انھوں نے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ جدید سائنسی تحقیقات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کیا جائے اور علاج و معالجہ میں اس سے مدد لی جائے۔ غور طلب ہے کہ مذکورہ سی۔ایم۔ای۔ کا سلسلہ مؤرخہ 7 / دسمبر تک جاری رہے گا۔